

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ط

الفیض

جلد اول

مختصر سوانح حیات قطب الاقطاب، قیوم زمان قبلہ عالم
خواجہ پیر سید فیض محمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ

المعروف حضرت پیر قندھاری نقشبندی مجددی

بحسن سعی: سراج الصوفیاء، نقیب العرفاء، نقش پیر قندھاری صاحبزادہ
الحاج سید حسین علی شاہ صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ (اول سجادہ نشین)
فیض آباد شریف چک ۴۱۱ گ ب، نزد تاندلیانوالا، فیصل آباد

**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.**

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ



لے فرما دینا

جناب محمد اقبال صاحب

پاکستان اور دعاؤں کی کتاب

ملا دینا دعاؤں کی

پاکستان اور دعاؤں کی کتاب

7/12/2013

033374242095

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ط الْعَظَمَةُ



الفیض

جلد اول

مختصر سوانح حیات قطب الاقطاب، قیومِ زمانِ قبلہ عالم

خواجہ پیر سید فیض محمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ

المعروف حضرت پیر قندھاری نقشبندی مجددی

بحسن سعی: سراج الصوفیاء، نقیب العرفاء، نقش پیر قندھاری صاحبزادہ

الحاج سید حسین علی شاہ صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ (اول سجادہ نشین)

فیض آباد شریف چک ۴۱۱ گ ب، نزد تاندلیانوالا، فیصل آباد

سوانح حیات قیوم زماں حضرت پیر سید فیض محمد شاہ بخاریؒ المعروف پیر قندھاریؒ

نام کتاب: الفیض (جلد اول) 129829

اشاعت: بار اول: 1975ء

بار دوم: 1414ھ، 1996ء

بار سوم: 1422ھ، 2001ء

بار چہارم: ربیع الثانی 1434ھ، 2013ء

تعداد: 1100

مطبع:

زیر نگرانی: پیر سید پرویز شاہ صاحب قندھاری مدظلہ

کمپوزر، ڈیزائنر سگ قندھاری حبیب احمد کوب

ہدیہ: 100 روپے

جملہ حقوق بحق پیر سید پرویز شاہ قندھاری صاحب محفوظ ہیں

ملنے کا پتہ

استانہ عالیہ فیضیہ قندھاریہ

فیض آباد شریف چک ۴۱۱ گ ب، نزد تاندلیانوالا، ضلع فیصل آباد

۱۲۸ علی بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن لاہور

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

میاں عبدالحکیم قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ نور محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ شیر محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ ملاں محمد عالم قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ ملاں راحم دل قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

سید فیض محمد شاہ بخاری المعروف حضرت خواجہ پیر قندھاری

فہرست [جلد اول]

صفحہ	مضمون	
۱	بیعت اور طریق صحبت کی ضرورت.....	اللہ
	تذکرہ مشائخ رحمۃ اللہ علیہم	
۷	امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی ”.....	اللہ
۱۰	عروۃ الوثقی صاحبزادہ خواجہ محمد معصوم.....	اللہ
۱۲	حضرت خواجہ میاں عبدالحکیم قندھاری.....	اللہ
۱۲	حضرت خواجہ نور محمد صاحب.....	اللہ
۱۵	حضرت خواجہ شیر محمد صاحب.....	اللہ
۱۵	حضرت خواجہ ملاں محمد عالم قندھاری.....	اللہ
	حضرت خواجہ ملاں احمد دل قندھاری رحمۃ اللہ علیہ	
۱۶	مرشد کامل قبلہ عالم سید فیض محمد شاہ صاحب.....	اللہ
۱۶	خواجہ ملاں احمد دل کا مقام زہد.....	اللہ
۱۷	خبردار! یہ میرا مرید ہے.....	اللہ
۱۸	حضرت خواجہ سید احمد دل کی نگاہ لطف.....	اللہ
۱۸	سید ملاں احمد دل کا تصرف.....	اللہ

۱۹ خلفائے عظام <small>رضی اللہ عنہم</small>	اللہ
۱۹ مراقبہ اور سیرِ افلاک	اللہ
❁	خواجہ سید فیض محمد شاہ (حضرت پیر قندھاری)	❁
۲۱ حلیہ مبارک	اللہ
۲۲ لباس مبارک	اللہ
۲۲ حسب و نسب اور خاندانی حالات	اللہ
۲۳ ولادت، پاکیزہ طبیعت اور تربیت	اللہ
۲۳ مادر زاد ولی ہونے کی علامات	اللہ
۲۶ ایک درویش کی پیشین گوئی	اللہ
۲۶ زمانہ ابتدائے تعلیم	اللہ
۲۷ شیخ طریقت کی جستجو	اللہ
۲۸ حضرت ملا راحم دل کی زیارت و بیعت	اللہ
❁	تکمیل علوم اسلامیہ کا سفر	❁
۳۰ حصول علم دین کے لئے ہجرت	اللہ
۳۱ درس گاہ پیر خانہ سے متوسط کتب پر عبور	اللہ
۳۱ تکمیل درس نظامی کیلئے مزید سفر	اللہ
۳۲ دوران تعلیم شب بیداری کا معمول	اللہ
۳۲ طلباء میں آپ کا مقام	اللہ
۳۳ زمانہ تعلیم میں آپ کا کشف	اللہ
۳۴ زاہد و متقی متعلم	اللہ
۳۴ صاحب قبر سے گفتگو	اللہ
۳۵ دورِ طالب علمی میں ہی چور کو ولی بنا دینا	اللہ
۳۶ نوجوانی میں خلعتِ خلافت	اللہ

❁	صوفیانہ سفر و حضر	❁
۳۷ دورانِ سفر سی (کوئٹہ) میں فیضِ رسانی	اللہ
۳۸ شکار پور سے نوشہرہ تک پیدل سفر	اللہ
۳۹ سفر پاک و ہند	اللہ
❁	ریاضت و مجاہدہ اور چلہ کشی	❁
۴۱ حضرت کا کا صاحبؒ کے مزار پہ چلہ کشی	اللہ
۴۱ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مزار پہ حاضری و چلہ کشی	اللہ
۴۳ مزارِ حضرت شاہ محمد غوثؒ پہ حاضری و چلہ کشی	اللہ
۴۳ مزاراتِ ملتان پہ حاضری و چلہ کشی	اللہ
۴۳ حضرت باقی باللہؒ کے مزار پہ حاضری و چلہ کشی	اللہ
۴۴ خواجہ معین الدین چشتیؒ کے مزار پہ حاضری و چلہ کشی	اللہ
۴۵ ممبئی کے سفر کا ارادہ اور پھر دہلی واپسی	اللہ
۴۵ سرہند شریف دوبارہ حاضری	اللہ
۴۶ داتا گنج بخش اور میاں میرؒ کے مزارات پہ حاضری	اللہ
۴۷ خواجہ شاہ ہمدان کے مزار پہ حاضری و چلہ کشی	اللہ
❁	پچاس سالہ سفر کے بعد سکونت	❁
۴۸ زیارت و صحبتِ شیخ کی آرزو	اللہ
۴۹ حضور قبلہ عالمؒ کا عقد مبارک	اللہ
۴۹ شاہدہ میں قیام	اللہ
۵۰ خوش بخت شریک حیات کی چند یادیں	اللہ
۵۰ سادگی و مقامِ فقر	اللہ
۵۱ اپنے کام خود کرنے کی عادتِ شریفہ	اللہ
۵۱ تانہ لیا نوالہ (فیصل آباد) نقل مکانی	اللہ



۵۲ خلوت گاہ اور مقامِ حضوری	اللہ
۵۳ احوالِ کشف اور زہد	اللہ
۵۳ عارفِ حق حضرت صوفی محمد صدیق کو بشارت	اللہ
❁	کتاب و سنت اور کراماتِ اولیاء	❁
۵۶ قرآن میں کرامتِ آصف بن برخیا کا ذکر	اللہ
۵۷ قرآن میں کرامتِ مریم کا ذکر	اللہ
۵۹ اصحابِ کہف کے عجب احوال کا ذکر	اللہ
۵۹ اعمالِ صالحہ کا وسیلہ و دعا اور خرقِ عادت	اللہ
۶۱ تین بچوں کا گہوارے کے اندر کلام	اللہ
۶۲ صحابی علاء بن الخضر <small>رضی اللہ عنہ</small> کا دریا پہ تصرف	اللہ
۶۳ عبداللہ بن عمر <small>رضی اللہ عنہ</small> کا تابعدار شیر	اللہ
۶۳ ابراہیم علیہ السلام کے امتی کا ہوا پہ تصرف	اللہ
۶۳ سیدنا عمر فاروقؓ کے محافظ شیر	اللہ
❁	کشف و کراماتِ حضرت پیر قندھاری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	❁
۶۵ مریدوں کے انجام کی خبر	اللہ
۶۶ مقامِ استغناء اور ملائکہ سے بات چیت	اللہ
۶۷ مرید کو کبیرہ گناہ سے بچانے کی تدبیر	اللہ
۶۸ چہرے سے نوشتہء تقدیر پڑھ لینا	اللہ
۶۹ مرید کی نگہبانی اور تصرف	اللہ
۶۹ عامۃ الناس کے احوال کی خبر	اللہ
۷۰ دور دراز سے مدد فرمانا	اللہ
۷۲ نگاہِ فیض رساں کا کرشمہ	اللہ
۷۳ اپنا اعمال نامہ مشاہدہ فرمانا	اللہ



۷۴	نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی!	اللہ
۷۵	بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی!	اللہ
۷۶	رُموز و اسرار کی باتیں	اللہ
۷۶	بد مذہبوں سے نفرت	اللہ
۷۶	دل میں چھپی بات جان لینا	اللہ
۷۷	چور پہ بھی دستِ شفقت	اللہ
۷۸	دیوانے اونٹ کی فرمانبرداری	اللہ
۷۸	نگاہِ عشق و مستی کا اثر	اللہ
۷۹	کیفیاتِ ذکر اور اصلاحِ احوال	اللہ
۸۰	کرامتِ بیت اللہ شریف کا طواف	اللہ
۸۰	مطلع علی الغیب اور تصرف	اللہ
۸۱	مرید کے اہل و عیال کی نگرانی	اللہ
۸۲	کمبل مبارک کی برکت	اللہ
۸۳	اتباع و عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مقامِ فناء	اللہ
۸۴	رتِ خضر علیہ السلام سے ملاقات	اللہ
۸۵	ابراہیم خلیل اللہ کی مہمان نوازی	اللہ
۸۶	روحانیت کی پروازیں	اللہ
۸۶	مرید کو خانہ کعبہ کی زیارت کرا دینا	اللہ
۸۷	آخرت میں معیت کا عہد	اللہ
۸۷	منزلِ مقصود کی طرف راہنمائی	اللہ
۸۸	حالتِ بیداری میں زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کرا دینا	اللہ
۸۹	سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے نسبت و تعلق	اللہ
۹۰	مرید کے افعال سے مطلع ہونا	اللہ



۹۱ شیخ الحدیث حافظ محمد عالم کو بشارت بیعت	اللہ
۹۲ صاحبزادہ سید حسین علیشاہ کو منازل سلوک طے کرانا	اللہ
۹۲ انہیں دیکھو تو خدا یاد آجائے!	اللہ
۹۳ سوز و گداز مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض	اللہ
۹۳ سراپا کرامت نقش قندھاری	اللہ
❁	وصال، تبرکات، اولادِ پاک اور خلفاء	❁
۹۵ حضور قبلہ عالم کا وصال مبارک	اللہ
۹۶ آپ کی تاریخ انتقال اور مقام وصال	اللہ
۹۷ مستبرک جائے نماز	اللہ
۹۷ شیشی مبارک	اللہ
۹۸ مردِ حق کے نعلین شریفین	اللہ
۹۸ قبلہ عالم کے بال مبارک	اللہ
۹۹ اولادِ پاک - تین صاحبزادگان والا شان	اللہ
۹۹ اولادِ پاک - تین پاکیزہ سیرت صاحبزادیاں	اللہ
۱۰۰ خلفاء کے اسماء شریفہ	اللہ
❁	علم و عمل اور تعلیمات و معمولات	❁
۱۰۱ فقہ و اصول حدیث میں مہارت	اللہ
۱۰۲ علمِ کلام میں مہارت	اللہ
۱۰۲ معارفِ روحانی کا بیان	اللہ
۱۰۳ گیارہویں شریف کا حکم	اللہ
۱۰۴ شریعتِ مطہرہ کی پاسداری	اللہ
❁	تعلیماتِ تصوف و روحانیت	❁
۱۰۶ اجزائے شریعت	اللہ

۱۰۷	بیعتِ طریقت.....	اللہ
۱۰۷	نجات یافتہ گروہ.....	اللہ
۱۰۸	مذہب و مسالکِ فقہیہ.....	اللہ
۱۰۹	مسالکِ تصوف.....	اللہ
۱۰۹	اقرب و اکمل طریق.....	اللہ
❁	سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ	❁
۱۱۰	حضرت مجدد الف ثانی کا فیصلہ.....	اللہ
	آٹھ بنیادی اصطلاحاتِ سلسلہ	اللہ
۱۱۲	۱۔ نظر بر قدم.....	اللہ
۱۱۲	۲۔ ہوش در دم.....	اللہ
۱۱۳	۳۔ سفر در وطن.....	اللہ
۱۱۳	۴۔ خلوت در انجمن.....	اللہ
۱۱۴	۵۔ یاد کرد.....	اللہ
۱۱۴	۶۔ بازگشت.....	اللہ
۱۱۵	۷۔ نگاہ داشت.....	اللہ
۱۱۵	۸۔ یاد داشت.....	اللہ
۱۱۵	لطائف کا بیان	اللہ
۱۱۶	پہلا لطیفہ قلب.....	اللہ
۱۱۶	دوسرا لطیفہ روح.....	اللہ
۱۱۶	تیسرا لطیفہ سر.....	اللہ
۱۱۶	چوتھا لطیفہ خفی.....	اللہ
۱۱۶	پانچواں لطیفہ انخفی.....	اللہ
۱۱۶	اسم ذات یا نفی اثبات سے ترکیب.....	اللہ



۱۱۸ سلسلہ نقشبندیہ میں تزکیہ کٹائف	اللہ
✽	نفلی مسنون عبادات	✽
۱۱۹ تہجد	اللہ
۱۲۰ اشراق، چاشت اور اوّابین	اللہ
۱۲۰ ذکر و مراقبہ	اللہ
۱۲۰ درود و سلام کی کثرت	اللہ
۱۲۱ ختم مبارک خواجگان نقشبندیہ	اللہ
۱۲۲ نماز قضائے حاجات	اللہ
✽	شجرہ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	✽
۱۲۳ شجرہ طیبہ (عربی)	اللہ
۱۲۷ شجرہ شریفہ (فارسی)	اللہ
۱۲۹ منظوم شجرہ مبارکہ (اردو)	اللہ
۱۳۱ ختم شریف باجارت حضرت پیر قندھاری	اللہ

اپیل

جملہ پیر بھائیوں اور عقیدتمندوں سے اپیل ہے کہ قیومِ زماں حضرت پیر قندھاریؒ کا دستی خط، کوئی واقعہ یا ہدایت آپ کو یاد ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر لکھ کر روانہ کر دیں۔ تاکہ اسے بھی الفیض جلد دوم میں جو کہ زیرِ طبع ہے شامل کر دیا جائے۔

۱۲۸ علی بلاک، نیوگارڈن ٹاؤن لاہور، فون:



1	مجلس اول
2	مجلس دوم
3	مجلس سوم
4	مجلس چهارم
5	مجلس پنجم
6	مجلس ششم
7	مجلس هفتم
8	مجلس هشتم
9	مجلس نهم
10	مجلس دهم

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد واله الطيبين
الطاهرين

تحریر: ...

نگاہِ اوّلین

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ط
بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

بیعت اور طریق صحبت کی ضرورت

تمام سلاسل طریقت حضور رسالتما ب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر منتہی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور پر نور نور علی نور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کا منصب عطا فرما کر اس وقت عالم میں مبعوث فرمایا جب تمام عالم انبیائے سابقہ علیہم السلام کی تعلیمات سے روگرداں ہو کر گمراہی کی اتھاہ گہرائیوں میں غرق ہو چکا تھا، کہیں توحید تثلیث میں گم تھی، اور کہیں سینکڑوں ہزاروں بلکہ کروڑوں بتوں نے خدائے وحدہ لا شریک کی جگہ لے رکھی تھی، بے محابا بت پرستی کا رواج تھا، جس کے نتیجہ میں اخلاقی اقدار کا انحطاط خلق خدا کو ہولناک تباہیوں کی طرف دھکیل رہا تھا،

وَ كُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُم مِّنْهَا ۖ

اگر رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم معلم دین بنا کر مبعوث نہ ہوتے اور آپ کی بجائے کوئی فرشتہ کتاب اللہ کو آسمان سے لا کر لوگوں کے سامنے رکھ دیتا اور یہ کہہ کر آسمان پر چلا جاتا کہ عامۃ الناس اس کی تلاوت اور فہم کے بعد خود بخود اپنی زندگی کو اس کے لائحہ عمل کے مطابق ڈھال لیں، تو کیا یہ کتاب ہدایت لوگوں کو نور ہدایت عطا کر سکتی تھی؟ ہر صاحب فہم و فراست اس کے جواب میں یہی کہے گا کہ یہ ناممکن تھا، کیونکہ جب تک کتاب اللہ عملی سانچہ میں ڈھل کر لوگوں کے سامنے نہ آئے، اور تعلیم الہی مجسم ہو

کر ایک قابلِ تقلید مثال پیش نہ کرے، مناسبت نہ ہونے کے باعث خلقِ خدا کا رجحان اس طرف نہ ہو سکے گا، خواہ وہ تعلیم بے حد مفید اور ارفع و اعلیٰ ہی کیوں نہ ہو۔

جب حضورِ اکرم رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم خداوندی اپنی رسالت و نبوت کا اعلان فرمایا تو عورتوں میں سے سب سے پہلے اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ لآپ پر ایمان لائیں، وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت کے شرف کے ساتھ دنیوی معاملات میں بھی آپ کی صداقت، دیانت، امانت اور خدا ترسی کا کامل مشاہدہ کر چکی تھیں۔ معمر مردوں میں سب سے پہلے خلیفہ اول خلیفہ برحق امیر المؤمنین سیدنا ابو بکر صدیق تایمان سے مشرف ہوئے، اور نو عمروں میں سب سے پہلے علی المرتضیٰ شیر خدا مشکل کشا مولائے گل کائنات کرّم اللہ وجہہ الکریم نے اسلام قبول کیا، یہ دونوں حضرات بھی آپ کی رفاقت اور قرابت کے لحاظ سے آپ کی صداقت و دیانت پر یقین کامل رکھتے تھے۔

لہذا یہ اظہر من الشمس ہے کہ ہر وہ شخص جو مشرف باسلام ہوا، آپ کے فیضانِ صحبت سے بہرہ یاب ہوا، ایمان و اسلام اس کے دل و دماغ اور رگ و پے میں سراپت کرتا چلا گیا، یہ آپ کی صحبت و محبت کی تاثیر تھی کہ جو شخص ایک مرتبہ اس سے کیف آشنا ہوا پھر نہ قریش کی سختیاں اسے اسلام سے رُو گرداں کر سکیں اور نہ بڑی سے بڑی اذیتیں اس کی راہ میں حائل ہو سکیں، مؤمنین نے جان دینا اور مصائب جھیلنا گوارا کر لیا مگر اسلام سے انحراف کا نام سننا بھی برداشت نہ کیا۔ ع

یہ وہ نشہ نہیں جسے تُرشی اتار دے!

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر احکامِ خداوندی کی تعلیم بھی حاصل کرتے تھے، اور آپ کی محبت و تربیت سے تزکیہٴ نفس و تصفیہٴ قلب کی دولت سے بھی مالا مال ہوتے تھے۔ حکمت الہیہ اور اسرارِ دین کا درس ان سب عنایات پر مستزاد تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب

نبوت کے تقاضوں کا بیان اس آیت قرآنی میں فرمایا ہے:-

يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ۝

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیات قرآنی اور احکام خداوندی اپنے اصحاب کو سناتے ہیں، ہوا جس نفسانی سے ان کے قلوب کی تطہیر بھی کرتے ہیں کہ انہیں کتاب اللہ اور حکمت الہیہ کی تعلیم بھی دیتے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے پروردہ ہیں، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تربیت یافتہ تابعین اور عہد تابعین کے تربیت یافتہ تابعین ہیں۔ ہر دور سابقہ دور سے فزوت رہے، اور اب تو یہ بعد چودہ سو سال تک پھیلا ہوا ہے، اس اعتبار سے ضعف بھی تقریباً انتہا کو پہنچ چکا ہے۔

لیکن بجمہ تعالیٰ دنیا ہنوز ایسے نفوس قدسیہ سے خالی نہیں جو ظاہری و باطنی کمالات سے آراستہ ہوں، ہر چند کہ ان کی تعداد مجموعی طور پر قلیل تر ہو گئی ہے مگر ان کے وجود مسعود کی برکات سے انکار نہیں کیا جاسکتا، اس لئے ہر دور میں طالب حق پر یہ لازم آتا ہے کہ وہ عارفین کا ملین کی تلاش میں رہے اور جس شیخ کو اتباع شریعت میں سرگرم پائے اور علم و عمل کے درجہ میں کامل و مکمل دیکھے، اس کی صحبت اختیار کرنے کے بعد اصلاح نفس کی کوشش کرے۔ سالک پر یہ فرض بھی عائد ہوتا ہے کہ وہ اصل مقصود اور معیار حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کو ٹھہرائے اور قلب و روح کو شریعت کے ظاہر و باطن سے آراستہ و پیراستہ کرے۔ امام ربانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ الثورانی نے کتنی ہی بار حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ کا یہ شعر مکتوبات شریف میں نقل فرمایا ہے:

گر ملک باشد یہ ہستش ورق

بے عیاد حق خاصان حق

یعنی خدا اور خدا والوں کی عنایات کے بغیر اگر کوئی کہے میں فرشتہ ہوں تو بھی بد بخت ہے۔
ڈاکٹر محمد اقبالؒ نے اسی کا ترجمہ یوں کیا ہے:

اگر کوئی شعیب آئے میسر ثبانی سے کلیم دو قدم ہے

اولیائے کرام ہر طرح روشنی کا مینار ہیں اور طالبانِ راہ نے ان سے مختلف طریقوں سے اخذِ فیضان اور کسبِ عرفان کیا ہے۔ کوئی ان کی صحبت سے منور ہو گیا، کسی نے ان کے مزار سے زندگی پائی اور کوئی انہیں یاد کر کر کے منزل پر پہنچ گیا۔

تَنْزِيلُ رَحْمَةِ اللَّهِ عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِينَ

(صالحین کے یاد کرنے سے بھی خدا تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے)

پھر یاد کرنے کے لئے بھی دو زبانیں ہیں، ایک زبانِ جسم ایک زبانِ قلم (الْقَلَمُ أَحَدُ اللِّسَانَيْنِ) پھر زبانِ قلم سے یاد کرنے کے بہت سے فائدے ہیں، ایک تو وہی جو مجنوں نے بیان کیا تھا یعنی کہ لیلیٰ کا نام لکھتے رہنے سے اپنے دل کو اطمینان ملتا ہے، دوسرے یہ کہ مردِ حق کی زندگی کے حالات دوسروں کے لئے مشعلِ راہ بنتے ہیں اور اس کے تجربات سے فائدہ اٹھا کر کئی بھولے بھٹکے لوگ جادہ و منزل سے ہمکنار ہو جاتے ہیں۔ مردِ خدا کی محبت جو مسِ آدم کے حق میں کیمیا سے کم نہیں عموماً انہیں تذکروں سے پیدا ہو جاتی ہے، اور انسان کو سفلی جذبات سے نکال کر ملائے اعلیٰ کی طرف مائل پرواز کرتی ہے۔

زیر نظر کتاب ایک ایسے ہی مردِ کامل کا ذکر ہے۔ اس میں قیومِ زماں قطبِ الوقت شیخ المشائخ قبلہ عالم حضرت سید فیض محمد شاہ قندھاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کے سوانح و کوائف درج ہیں۔ حضرت شیخ دورِ حاضر کی ایک عظیم شخصیت تھے۔ سرزمینِ قندھاران کا مولد ہے مگر تلاشِ یار کے جذبہٴ صادق نے کس کوہ و کمر کی انہیں سیر نہ کرائی

اور کس دشت و وادی میں انہیں نہ پھرایا، وہ تو بیدم وارثی کے اس شعر کی زندہ تصویر تھے:

بسا کیں دولت از گفتار خیزد

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد

گویا کہ:

عدم سے ہستی میں لائی ہے آرزوئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کہاں کہاں لئے پھرتی ہے جستجوئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

انہیں منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے کتنے طویل راستے طے کرنے پڑے کتنے عمیق سمندروں کو پاٹنا پڑا، کتنے گرداب ہائے حوادث کا سامنا کرنا پڑا اور کتنے فلک بوس پہاڑوں کو عبور کرنا پڑا، فی الواقع ایک لمبی داستان ہے جس کے بیان کرنے کے لئے جادہ عشق کے کسی ایسے ہی مسافر کی ضرورت ہے۔ ہر شخص نہ غم ہجر کی تنہائی سے واقف ہے نہ لذت وصل کی کامیابی سے دوچار ہے۔

زیر نظر کتاب ان کی سوانح حیات کے چند ظاہر واقعات پر مشتمل ہے لیکن اس موضوع پر جو کتاب بھی لکھی گئی ہے وہ اس سے زیادہ اور کیا بتا سکتی ہے۔ اہل حال کی دنیا اہل قال کی دنیا سے مختلف ہے اور اگر حال بھی قال میں آسکے تو حال کیسا ہوا:

أُولِيَاءِي تَحْتَ قِبَائِي لَا يَعْرِفُهُمْ إِلَّا أَنَا (حدیث قدسی)

ہاں اتنی احتیاط ضرور ملحوظ رکھی جاسکتی ہے کہ کوئی بات واقعہ کے خلاف نہ ہو اور کوئی روایت ثقاہت سے ساقط نہ ہو۔ خدا کا شکر ہے اس کتاب کے متعلق پوری ذمہ داری سے یہ بات کہی جاسکتی ہے۔

عوام و خواص کے استفادے کے پیش نظر اس کی زبان بھی سادہ و سلیس رکھی گئی ہے، ہاں انشاء المولیٰ اتنی توقع ضرور ہے کہ صدق دل سے پڑھنے والا اس سے

بہت کچھ حاصل کر سکے گا۔ یہ درست ہے کہ اہل حال کی باتیں قال میں نہیں آسکتیں مگر سمجھانے والا خود اہل حال ہو تو اشاروں کنایوں میں بہت کچھ بتا جاتا ہے، اور ذوق والا اندر ہی اندر بہت کچھ سیکھ جاتا ہے، میں نے یہ بات اس لئے عرض کی ہے کہ زیر نظر کتاب مردِ کامل کے حالات پر ہی مشتمل نہیں بلکہ اسے لکھنے والا بھی خاندانِ سادات کا چشم و چراغ اور خود اسی مردِ کامل کا گل سرسبز ہے۔

رَبِّ عَالِیٰ كِی بَاغَاہِ بَیكْسِ پِنَاہِ مِیْ بَصْدِ تَضْرُّعِ التَّجَاہِ ہِے كِه وَہِ اِپْنِے حَبِیْبِ لَبِیْبِ عَلَیْہِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ كِه طَفِیْلِ اَسْے قَبُولِ فَرْمَاے اُور قَبُولِ عَامِ كَا شَرَفِ بَخْشْے۔

والسلام

یکے از نیاز مندانِ درگاہ

مولانا حافظ محمد عالم عَلَيْهِ السَّلَامُ نقشبندی
(سیالکوٹ)



تذکرہ مشائخ

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی ولادت باسعادت بوقت نصف شب جمعہ 14 شوال 917ھ بمقام سرہند شریف ہوئی۔ آپ کا نسب نامہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ جب آپ سن تعلیم کو پہنچے تھوڑی مدت میں قرآن پاک حفظ فرمایا بعد ازاں سیالکوٹ میں مولانا کمال الدین علیہ الرحمۃ کشمیری سے علوم عربیہ پڑھ کر سترہ سال کی عمر شریف میں تحصیل علم سے فارغ ہو کر درس و تدریس میں مشغول ہو گئے، طلبہ کو نہایت محنت سے پڑھایا کرتے تھے۔ آپ 1008ھ کو بارہویں حج شریف کے لئے عرب شریف گئے تو راستہ میں دہلی سے گزرے وہاں دہلی میں اپنے مخلص دوستوں سے خواجہ خواجگاں حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف سنی تو ان کی خدمت سراپا قدس میں حاضری دینے کا اشتیاق پیدا ہوا، حاضر ہوتے ہی کیفیت یکسر بدل گئی اور وہاں پر ہی بیعت ہو گئے۔ عرصہ قلیل دو ماہ و چند روز میں تمام نسبتِ نقشبندیہ بالتفصیل حضرت کو حاصل ہو گئی۔ حضرت خواجہ صاحب آپ کی بکمال عظمت ملحوظ رکھتے اور فرماتے شیخ احمد آفتاب ہیں کہ ہم جیسے ستارے ان کی روشنی میں گم ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کے خصائص و تصرفات بی شمار ہیں، منجملہ ان کے یہ ہے کہ آپ کا ضمیر طینت اسی مبارک مٹی سے بنا کر جو جناب سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق و تکمیل سے باقی رہ گئی چنانچہ آپ نے مکتوب نمبر 100 جلد سوم میں اس بات کو واضح فرمایا ہے کہ یہ بات عقلاً کچھ بعید نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ ۝

(الحجر، 15: 21)

اور (کائنات) کی کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے مگر یہ کہ ہمارے پاس اس کے خزانے ہیں اور ہم اسے صرف معین مقدار کے مطابق ہی اتارتے رہتے ہیں ۝

(ترجمہ عرفان القرآن)

پس جائز ہے کہ جس خاک کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب اکرم کے واسطے تیار کیا ہو اور اس کی اپنے انوار و برکات سے پرورش کی ہو اس کی کچھ بقیہ سے اپنے کسی اولیاء کی خمیر طینت بھی کر دی ہو اور ازاں جملہ آپ مجدد الف ثانی بھی ہیں، چنانچہ جلد ثانی مکتوب نمبر ۴ میں ارقام فرماتے ہیں کہ جس طرح مائتہ اور الف میں فرق ہے، اسی طرح ان کے بعد دین میں بھی فرق ظاہر ہے، بلکہ اس سے زیادہ مجدد وہ ہے کہ اس مدت میں امت کو جتنا فیض حاصل ہوتا ہے اس کے توسط سے ملتا ہے، حتیٰ کہ اقطاب۔ اوتاد۔ ابدال۔ نجباء جو بھی ہوں اُس سے فیض پاتے ہیں۔ بقول

فیض روح القدس از باز مدد فرماند

(دیگر) ہم بکنند آنچہ میسما میکرد

حضرت مجدد صاحب فرماتے ہیں کہ جو کوئی میرے طریقہ میں بواسطہ یا بلا واسطہ مرد یا عورت قیامت تک داخل ہوں گے، سب کو میرے پیش کیا گیا، اور ان کا نام۔ نسب۔ ولادت گاہ۔ مسکن بتلایا گیا، اگر چاہوں تو تمام بیان کر دوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو طریقہ جدیدہ الہام کیا۔ آپ سے قبل سیر سالکین صرف ولایت صغریٰ پر منحصر تھی اور شاز و نادر ہی کسی کو ولایت کبریٰ بھی ہو جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے حضرت مجدد پر اور مراتب منکشف فرمائے جو آج تک اس طریقہ

میں جاری ہیں، جس کو سلوک مجددی کہتے ہیں۔

آپ کے تصرفات سے ایک مشہور واقعہ ہے کہ آپ نے فرمایا ایک دن میں یاروں کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم یہ ہوا کہ شیخ طاہر لاہوری کا نام دفترِ سعداء سے خارج کر کے دفترِ اشقیاء میں داخل کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ میں اس وقت متوجہ دفعِ شقاوتِ شیخ ہوا، عین التجاء تضرع میں معلوم ہوا کہ یہ امر لوح محفوظ میں قضاء معلق نہیں ہے مبرم ہے اور مشروط کسی شرط کے نہیں۔ اس وقت کمال ناامیدی ہو گئی، تو فوراً حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کا قول یاد آیا کہ فرمایا قضاء مبرم میں کسی کو مجال تبدیلی کی نہیں لیکن مجھے ہے اگر میں چاہوں تو تصرف کر سکتا ہوں، از سر نو ملتجی ہوا اور زاری کی، یا خدا یا! جس طرح تو نے اپنے بندہ خاص کو اس نوازش سے نوازا ہے تیرے کمالِ کرم سے بعید نہیں اگر اس عاجز کو بھی ممتاز فرما دے، چنانچہ شیخ طاہر کو نجات ہوئی مگر اس وقت معلوم ہوا کہ ایک قسم کی قضاء ہے کہ وہ لوح محفوظ میں مبرم ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے علم میں معلق ہوتی ہے اور اس میں بعض خواص کو تصرف حاصل ہوتا ہے، یہ معاملہ بھی اس آخری قسم میں سے تھا۔

اولیاء را ہست قدرت از الہ

تیر جتہ باز گردانند ز راہ

حضرت مجدد الف ثانیؒ کا انتقال ۲۸ صفر المظفر ۱۰۳۲ھ میں

بمقام سرہند شریف ہوا، حضرت کا وجود مسعود قدرت کا ایک نمونہ تھا، جس کے ظہور کی بشارت ایک ہزار برس اس سے پیشتر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ چنانچہ اس کی تصدیق مکتوبات شریف جلد ثانی مکتوب نمبر ۲ میں موجود ہے۔

ایک دفعہ حضرت والا حلقہ ذکر میں اپنے یاروں کے ساتھ بیٹھے تھے کہ حضرت سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بمع تمام خلفاء حضرت شاہ کمال کیسٹھلی تشریف لائے اور اپنی نسبتِ خاصہ کے انوار سے مالا مال کر دیا۔ اس اثناء میں حضرت عبدالخالق غجدوانی سے لے کر تا حضرت خواجہ باقی باللہ سب تشریف لائے اور غوث الاعظم کے برابر بیٹھے۔ اکابر نقشبندیہ نے فرمایا کہ شیخ احمد ہماری تربیت سے کمال کو پہنچے، آپ کو ان سے کیا واسطہ ہے، اکابر قادریہ نے کہا کہ انہوں نے اول چاشنی ہمارے خوان سے کھائی ہے، کہ ایام شیر خوارگی میں حضرت شاہ کمال کی زبان مبارک چوسی ہے، اس بحث میں حضراتِ چشتیہ و کبرویہ و سہروردیہ بھی تشریف لائے، کہ ہم اس کے دعویدار ہیں۔ حتیٰ کہ اس قدر ارواح اولیاء جمع ہوئے کہ تمام مکان و گلی و کوچے و دشت و صحراء بھر گیا، اور مناظرہ میں صبح سے ظہر کا وقت ہو گیا۔ اسی اثناء میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ اور بکمال کرم نوازی سب کو تسلا دی اور فرمایا کہ چونکہ شیخ احمد کی تکمیل طریقہ نقشبندیہ میں ہوئی ہے اس واسطے اس کی ترویج کریں، باقی دیگر سلاسل کی نسبت بھی القاء کریں، ان کا حق بھی ثابت ہے۔ اس دعاء خیر کے بعد سب رخصت ہو گئے۔

عروۃ الوثقیٰ صاحبزادہ خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام ربانی سیدنا مجدد و ائف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ اور فرزند ثالث ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت بروز دوشنبہ ۱۰ شوال المکرم ۱۰۰۰ھ میں بمقام بسی متصل سرہند شریف ہوئی۔ سولہ سال کی عمر شریفہ میں آپ جامع علوم معقولہ و منقولہ سے فارغ ہو کر ہمہ تن متوجہ سلوک طے کرنے کو ہوئے۔ بعنائتِ الہی اپنے والد بزرگوار کے احوال و اسرار سے بہرہ وافر حاصل کیا۔

مجذد بتوصیف او لب کشاد بفرمود کائے پور عرفاں نژاد
 ز عرفاں نوشتم ورق در ورق ہمہ خواندی از من سبق در سبق
 تو یک نکتہ زیں لوح نگزاشتی ہر آنچہ نہادم تو برداشتی
 تو آخر چومن قطب دوراں شوی ز من ایس بشارت بہ یاد آوری

یہاں تک کہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ محمد معصوم تیری تخمیر طینت
 میں بھی بقیہ طینت جناب حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم مندرج ہے، اور مجبوبیت ذاتیہ جو
 تجھ میں پائی جاتی ہے اس کے آثار ہیں۔ چنانچہ مکتوبات معصومیہ جلد اول مکتوب ۱۹۲
 میں اس کو بیان فرمایا ہے۔

آپ مدینہ منورہ حاضر ہوئے وہاں دو دن اعتکاف کی نیت کر لی، رات کے
 وقت مواجہ شریف میں جا کر مراقبہ کیا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ شریفہ سے باہر
 تشریف لائے اس طرح تہجد کے وقت بھی محسوس ہوا کہ حضرت مقصورہ سے باہر تشریف
 لائے اور بکمال عنایت مجھ سے بغلگیر ہوئے، اس وقت مجھ کو الحاق خاص آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت سے حاصل ہوا، فرمایا مجھے محسوس ہوتا ہے کہ وجود شریف حضرت
 رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم مرکز جمیع عالمیاں ہے، عرش سے فرش تک تمام
 مخلوق کیا جن و انس، حور و ملک سائر الہی آپ کے محتاج ہیں، آپ سے فیضیاب ہوتے
 ہیں، ہر چند عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہے لیکن قیام افاضات آپ کے توسل
 شریف سے ہوتا ہے، اور مہمات ملک و ملکوت آپ کے اہتمام سے سرانجام ہوتے
 ہیں۔

حضرت خواجہ محمد معصومؒ کی وفات سے ایک دن قبل جمعہ کا دن تھا۔ آپ نماز
 جمعہ کو تشریف لے گئے۔ بعد نماز کے فرمایا کہ امید نہیں کہ کل اس وقت تک دنیا میں

رہوں، پھر سب کو پسند و نصائح دے کر عبادت خانہ میں گئے، وہاں علی الصبح بکمال تعدیل ارکان نماز ادا کی، بعد مراقبہ معمولہ کے اشتراق پڑھی، پھر سورت یسین کی تلاوت کرتے ہوئے دوپہر کے وقت شنبہ کے دن ۹ ربیع الاول شریف ۱۰۷۱ھ کو انتقال فرمایا۔

حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات سے ہے کہ ماہ رمضان شریف کے چاند میں اختلاف پڑ گیا تو حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ دریافت کرو کہ محمد معصوم نے آج دودھ پیا ہے یا کہ نہیں۔ دریافت کرنے پر پتہ چلا کہ دودھ نوش نہیں فرمایا، تب مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ آج رمضان ہے، لہذا سب کو روزہ کی نیت کرنی چاہئے۔

آپ کو معمول تھا کہ سال میں دو عرس کیا کرتے تھے، ایک عرس حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دوسرا عرس مبارک حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا۔ ان عرسوں میں حفاظ کرام تلاوت کلام پاک کرتے اور مختلف قسموں کا کھانا و شیرینی اور میوہ جات وغیرہ آدمیوں میں تقسیم کیا کرتے تھے۔ مکتوبات معصومیہ جلد نمبر ۳ مکتوب نمبر ۱۶۲ میں ہے کہ آپ طریق صوفیہ میں طریقہ نقشبندیہ کو اکمل و افضل سمجھتے تھے، اگرچہ دیگر طریق میں بھی بیعت لے لیا کرتے تھے، اور وظیفہ "یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیناً اللہ" کا پڑھنا جائز قرار دیتے تھے۔

حضرت خواجہ میاں عبدالحکیم قندھاری رحمۃ اللہ الباری

حضرت قبلہ عالم پیر قندھاری علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ خواجہ میاں عبدالحکیم قندھاری علیہ الرحمۃ اولاً شہر قندھار میں رہائش رکھتے تھے۔ وہاں آپ کی بزرگی کا بہت چرچا تھا، آپ کے عقیدتمندوں کا شمار تقریباً دو لاکھ تک تھا بہت سے لشکری بھی آپ

کے مرید تھے ایک مرتبہ وزیر نے بادشاہ وقت سے کہا کہ میاں صاحب کے مریدین اس قدر ہیں کہ اگر میاں صاحب ان کو تمہاری مخالفت کا اشارہ فرمائیں تو تم ان کا کسی صورت میں مقابلہ نہیں کر سکتے، لہذا تم کو چاہئے کہ کسی طریقہ سے ان کو اپنے ملک سے باہر چلے جانے کا حکم دے دو، کیونکہ ان کی موجودگی میں لوگوں کی نگاہوں میں آپ کی کوئی وقعت نہیں ہے، ایسا کرنے سے آپ کی جاہ و حشمت ہر طرح سے مستحکم ہو جائے گی۔ بادشاہ کو یہ رائے بہت پسند آئی، چنانچہ اس نے حضرت میاں صاحب کی جلاوطنی کا حکم دے دیا۔ حضرت میاں صاحب نے بادشاہ کی اطاعت حکم شرعی سمجھتے ہوئے شاہی حکم کی تعمیل کی اور ملک کی حدود سے باہر چلے جانے کی تیاری شروع کر دی، آپ کے مخلص مریدین بھی آپ کے ہمراہ تیار ہو گئے، حالانکہ میاں صاحب علیہ الرحمۃ نے ان کو اپنے ساتھ چلنے کا حکم نہیں دیا تھا۔

وزیر مذکور بزرگوں کی نگاہوں کی تاثیرات سے واقف تھا، اس نے شہر قندہار کے اونچے اونچے مکانات پر جھنڈے نصب کرادئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ حضرت میاں صاحب اپنی نگاہ جلال سے شہر کو جلا کر راکھ کر دیں۔ بالآخر حضرت میاں صاحب چل دئے، پیچھے مریدین بھی چلے آ رہے تھے، فقط انسان ہی نہیں چل رہے تھے بلکہ وہاں کے درخت بھی بیقراری سے پیچھے چلنے لگے، شہر قندہار سے کچھ فاصلے پر جا کے آپ نے اپنے پیچھے آنے والوں کو ملاحظہ کیا، اور انہیں واپسی کا حکم دے دیا اور درختوں کو بھی رک جانے کا اشارہ کیا۔ چنانچہ سب لوگ واپس چلے گئے اور سب درخت بھی وہیں رک گئے، مگر ایک طالب صادق خواجہ نور محمد علی الرحمۃ اور ایک درخت ویسے ہی پیچھے چلتے رہے، تھوڑی دور آگے جا کر میاں صاحب نے پیچھے دیکھا تو دوبارہ رک جانے کا حکم دیا، چنانچہ وہ درخت وہیں رک گیا۔ حضرت خواجہ پیر قندہاری رحمۃ اللہ الباری فرمایا کرتے تھے کہ اس درخت کو میں نے دیکھا ہے جو آج تک وہیں الگ کھڑا ہے۔

خواجہ نور محمد علیہ الرحمۃ کو بھی واپسی کا حکم دیا گیا تھا لیکن اس طالب صادق نے عرض کی حضور اب آپ کو میری آنکھیں کب دیکھیں گی، آپ نے فرمایا قیامت کے روز۔ طالب صادق نے یہ سنتے ہی اپنی دونوں آنکھوں کو ضائع کر دیا، عرض کیا حضور! جب آپ کی زیارت ہی نہیں ہوگی تو ان کا کیا فائدہ۔ حضرت صاحب نے فوراً خواجہ نور محمد کو سینے سے لگایا اور خصوصی توجہ سے نوازا۔ اور روحانی و جسمانی آنکھیں مرحمت فرما دیں، ساتھ ہی خلافت باسعادت بھی عطا فرمادی۔

قبلہ عالم پیر قندھاریؒ سے یہ بھی منقول ہے کہ حضرت میاں عبدالحکیم صاحب نے کچھ دور جا کر شہر قندھار کی طرف نگاہ فرمائی تو آپ کی نگاہ اُن جھنڈوں پر جا پڑی جو شہر کے اونچے اونچے مقامات پر نصب کئے ہوئے تھے، آپ کی نگاہ جلال سے وہ سب خاکستر ہو گئے۔ ممکن ہے کہ یہ جھنڈے نصب نہ کئے ہوتے تو آپ کی وہ نگاہ پر جلال ان مکانات کو ہی نہیں بلکہ پورے شہر کو راکھ کر دیتی بالآخر حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ بادشاہ مذکور کے حکم سے اس کی حدود مملکت سے باہر تشریف لے گئے اور حدود سے باہر قیام پذیر ہوئے، چنانچہ آپ کا مزار مقدس قندھار سے کوئٹہ کی طرف واقع ہے، جو مرجع خواص و عام ہے

حضرت خواجہ نور محمد صاحب علیہ الرحمۃ

آپ حضرت میاں عبدالحکیم علیہ الرحمۃ کے مقبول نظر اور اخص مرید تھے آپ کو اپنے شیخ طریقت سے اس قدر محبت تھی کہ ایک دفعہ ان کی ہمیشہ کی جدائی کے تصور ہی سے اپنی دونوں آنکھیں نکال دی تھیں، لیکن شیخ طریقت نے کمال شفقت و محبت سے اپنے اس طالب خاص کو ظاہری و باطنی کمالات عطا کرنے کے ساتھ ساتھ خرقة خلافت عطا فرمایا آپ کے دستِ حق پرست پر ہزار ہا لوگوں نے بیعت کی نیز بیشمار گمراہوں اور

نامور خطا کاروں کو معصیت سے ہٹا کر پابندِ صوم و صلوة بنا دیا۔ آپ نے کئی حضرات کو
واصل باللہ بنا دیا اور ان کو خلقتِ خلافت سے نوازا۔ جن میں حضرت خواجہ شیر محمد قدس
سِرُّہ العزیزان کے سجادہٴ خاص منتخب ہوئے۔

حضرت خواجہ شیر محمد صاحب علیہ الرحمۃ

آپ کو اپنے شیخ طریقت خواجہ نور محمد علیہ الرحمۃ سے بے پناہ محبت و عقیدت
تھی، آپ شیخ طریقت کے ہر حکم و ارشاد پر عمل پیرا ہونے کے لئے ہمہ وقت کمر بستہ رہتے
تھے، آپ نے اپنے مرشدِ کامل کی خلوص نیت سے اس قدر خدمت کی کہ آپ سعادتِ
خلافت سے نوازے گئے آپ سے بی شمار تشنگانِ علم و عرفان مستفیض ہوئے۔ آپ کی
کرامات زبان زدِ خاص و عام تھیں، آپ کے خلفاء میں سے حضرت خواجہ ملا محمد عالم
علیہ الرحمۃ کا نام سرفہرست ہے۔

حضرت خواجہ ملا محمد عالم علیہ الرحمۃ

آپ حضرت خواجہ شیر محمد علیہ الرحمۃ کے اجل خلفاء میں سے تھے، آپ نے
اپنی زندگی میں شریعت و سنت کی تبلیغ فرمائی اور راہِ حق سے بھٹکے ہوئے لاتعداد لوگوں کو
صراطِ مستقیم پر گامزن کیا۔ آپ صاحبِ کشف و کرامات تھے اور علومِ ظاہری و باطنی
سے مالا مال تھے۔ آج بھی ان کے مزار پر نوارِ پراہن پر ایک دینی درسگاہ آپ کی یادگار قائم
ہے جس میں دور دراز کے لوگ اس مادرِ علمی سے دینی علوم کے زیور سے آراستہ اور باطنی
علوم سے پیراستہ ہو رہے ہیں۔ آپ کا مزار مقدس قندھار شہر کے باہر شمال کی جانب واقع
ہے۔

حضرت خواجہ ملا سید راحم دل قندھاری

مرشد کامل حضرت خواجہ سید فیض محمد شاہ صاحب

آپ حضرت خواجہ ملا محمد عالم علیہ الرحمۃ کے اخص خلفاء میں سے تھے ورع و زہد میں آپ کا مقام بہت بلند تھا، ظاہری اور باطنی علوم سے مالا مال تھے، شریعت مطہرہ علی صابہا الصلوٰۃ والسلام کی پابندی آپ پر ختم تھی، عشق مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء سے سرشار تھے۔ آپ صوفیہ مقام پر رہتے تھے۔ حضرت ملا محمد عالم نے اپنے مریدین میں سے حضرت ملا سید راحم دل علیہ الرحمۃ اور حضرت احمد جان علیہ الرحمۃ کو خلافت عنایت فرمائی حضرت خواجہ ملا راحم دل علیہ الرحمۃ خاندان سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے باکمال بزرگ اور اپنے وقت کے غوث تھے، بقول حضرت قبلہ عالم پیر قندھاری آپ کا ملک افغانستان میں ایسا مقام اور رتبہ ہے جیسا کہ پاک و ہند میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ الرحمۃ کا مقام ہے۔ آپ کو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی سے صرف پانچ واسطوں سے روحانی نسبت حاصل تھی۔

خواجہ ملا راحم دل کا مقام زہد

حضرت خواجہ ملا راحم دل کی پاکیزہ سیرت کا ایک ادنیٰ واقعہ بطور نمونہ پیش کیا جاتا ہے، کہ جس رات حضور قبلہ عالم پیر قندھاری علیہ الرحمۃ آپ کے مہمان ہوئے اور سیاہ کبیل کی جھونپڑی میں کھانا تناول فرمایا عین اُس وقت حضرت کی اہلیہ محترمہ نے دودھ کا ایک پیالہ آپ کی خدمت میں پیش کیا، پینے سے قبل آپ نے پوچھا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے، محترمہ مائی صاحبہ نے عرض کیا کہ فلاں گھر سے آیا ہے، آپ نے دودھ

کا پیالہ نیچے رکھ دیا اور فرمایا کہ میں اسے نہیں پیوں گا کیونکہ مذکورہ گھرانہ کے دو مالک ہیں، اور ان میں سے ایک ابھی نابالغ ہے، ہو سکتا ہے کہ دودھ کے بھجوانے میں نابالغ فرد کی رضامندی حاصل نہ کی گئی ہو، میں نہیں چاہتا کہ کسی نابالغ کا حق استعمال کروں اور روز قیامت مجھے اس کا جواب دینا پڑے۔

خبردار! یہ میرا مرید ہے

حضرت قبلہ عالم پیر قندھاری علیہ الرحمۃ الباری نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ ایک دن میں افغانستان میں اپنے استاد صاحب سے سبق پڑھ رہا تھا کہ اچانک ایک بزرگ تشریف لائے اور تھوڑے فاصلہ پر کھڑے ہو کر میری طرف بنظر شفقت دیکھنے لگے، بعد ازیں میرے استاد صاحب سے فرمایا کہ یہ طالب علم کہاں کا رہنے والا ہے، استاد صاحب نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں بعد ازاں وہ بزرگ واپس تشریف لے گئے کچھ دن گزرے تھے کہ میں اپنے معمول کے مطابق بعد از نماز عشاہ وہاں کی مسجد میں ٹھہرا، ایک رات وہ بزرگ بھی نماز عشاء کے بعد اسی مسجد میں تشریف لائے اور اپنے ورد میں مشغول ہو گئے۔ جب نمازی اپنے اپنے گھروں کی طرف چلے گئے تو آپ نے مجھے اپنے پاس بلا لیا اور فرمایا کہ تمہارے پیر صاحب فلاں شکل کے ہیں، اور فلاں مقام پر رہتے ہیں، اور اپنی ریش مبارک کو مہندی لگاتے ہیں، میں نے ان کو دیکھا ہے وہ بہت کامل بزرگ ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ نے میرے شیخ کامل کی کب زیارت کی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ فلاں روز جبکہ آپ اپنے فلاں استاد سے سبق پڑھ رہے تھے، تو میں نے تم پر اپنی نگاہ ڈالنی چاہی مگر فوراً کیا دیکھتا ہوں کہ تمہارے شیخ طریق تشریف لائے اور مجھے دھمکی دی کہ خبردار یہ مرید ہے تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ میرے مرید پر نگاہ کرو۔ میں نے اس دن آپ کے شیخ کی زیارت کی، وہ بہت بڑے بزرگ ہیں اور صاحب تصرف ہیں۔

حضرت خواجہ سید راحم دل کی نگاہِ لطف

حضور قبلہ عالم پیر قدھاری علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ایک روز سید ملاراحم دل کہیں سیاحت کے لئے تشریف لے گئے، چلتے چلتے بہت دور نکل گئے۔ واپسی پر پیاس نے بہت غلبہ کیا لیکن پینے کے لئے پانی کا وہاں نشان تک نہ تھا کیونکہ وہ جگہ آبادی سے بہت دور تھی۔ اس اثناء میں کیا دیکھتے ہیں ایک شخص اپنے گھوڑے پر انار لادے ہوئے بیچنے کے لئے جا رہا تھا۔ وہ شخص ملاراحم دل علیہ السلام کو جانتا تھا، اس نے عرض کیا بندہ نواز آپ اتنی دور کیسے تشریف لائے ہیں۔ آپ نے فرمایا سیر و سیاحت کے لئے آپ نے اس شخص سے پانی طلب فرمایا اس کے پاس پانی تو نہیں تھا لیکن اناروں کا رس نکال کر ایک پیالہ آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت نے وہ رس نوش فرمائی جس سے پیاس کی شدت دور ہو گئی، چونکہ آپ نہایت نحیف اور عمر رسیدہ تھے سفر کرتے کرتے بہت تھک چکے تھے، اس شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ بندہ نواز آپ میرے اس گھوڑے پر سوار ہو جائیں میں آپ کو گھرتک پہنچا کر پھر انار فروخت کر لوں گا، آپ نے اس کی یہ درخواست منظور فرمائی اور گھر تشریف لے آئے، حضور اس شخص پر بہت خوش ہوئے اور اپنی نگاہِ لطف سے فیض یاب کیا، چنانچہ وہ شخص تھوڑے دنوں بعد ہی تارکِ دنیا ہو کر گوشہ نشین ہو گیا، ہمہ وقت متوجہ الی اللہ رہتا دنیا سے بالکل مستغنی ہو گیا اور فیوض و برکات کا منبع بن گیا۔

سید ملاراحم دل کا تصرف

حضور قبلہ علم علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ اپنے شیخ طریقت حضرت سید ملاراحم دل علیہ الرحمۃ کی زیارت کے لئے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، آپ کے حجرہ مبارک میں داخل ہوا تو آپ نے اس حجرہ مبارک کے کونہ میں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا

چنانچہ اشارہ کے مطابق میں بیٹھ گیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ زائرین کا ہجوم تھا۔ اس کے بعد جب بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا تو اسی جگہ پر بیٹھنے کا اتفاق ہوتا اور صرف وہی جگہ خالی پاتا، آپ نے فرمایا یہ بھی آپ کا تصرف تھا ورنہ کبھی تو اس کے خلاف ہوتا۔ حضرت خواجہ ملا راحم دل سے لے کر حضرت خواجہ میاں عبدالحکیم تک کے بزرگوں کے کمالات کا اندازہ حضور قبلہ عالم پیر قندھاری کے کمالات کو پڑھنے سے اچھی طرح لگایا جاسکتا ہے۔

خلفائے عظام

حضرت خواجہ ملا راحم دل نے اپنے سب مریدین میں سے صرف چار خوش نصیب معتقدین کو خلافت سے سرفراز فرمایا، ان میں سے دو خلفاء کو اندرون ملک رہنے کا حکم فرمایا و دیگر دو خلفاء میں سے ایک علاقہ ہرات ایران سرحد اور حضور قبلہ عالم پیر قندھاری کو علاقہ پاک و ہند جانے کا حکم فرمایا۔

مراقبہ اور سیر افلاک

حضور قبلہ عالم پیر قندھاری رحمۃ اللہ الباری نے ایک مرتبہ بیان فرمایا کہ ہمارا ایک پیر بھائی تھا جو کہ بہت عالم اور حضرت کا خلیفہ اول تھا۔ ایک دفعہ شیخ طریقت کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں بھی مجلس میں حاضر تھا۔ مرشدی کافی دیر تک حسب معمول مراقب رہے ہمارے پیر بھائی مذکور نے عرض کیا آپ کافی دیر تک مراقبہ کرتے ہیں، مریدین اکتا جاتے ہیں، اس قدر مراقبہ کیوں فرماتے ہیں؟ حضرت کو جلال آ گیا، جواباً فرمایا جب تم قندھار کے ایک کوچہ میں داخل ہو کر اسے عبور کرتے ہو تو کتنے کوچے درمیان میں آتے ہیں یہ تو ایک معمولی شہر کی حالت ہے۔ اسی طرح جب آسمانوں کے کسی مقام پر کوچے در کوچے ہوتے ہیں تو کافی وقت درکار ہوتا ہے۔

ہر کہ پیر و ذاتِ حق را یک نہ دید

نے مریدو نے مریدو نے مرید

پیرِ کامل صورتِ ظنِ خدا

یعنی دید پیر دید کبریا

اولیاء اللہ اللہ اولیاء

ہیچ فرق درمیاں نبود روا

تو بہر حال کہ باشد روز و شب

یک نفس غافل و مباح از ذکر رب

در بہاراں کے شود سر سبز سنگ

خاک شو تا گل بروند رنگ رنگ

چند سالے سنگ بودی و خراش

آزمودہ یک زمانہ خاک باش

گر تو سنگ خارہ مرمر شوی

چوں بصاحب دل رسی گوہری شوی

یک زمانہ صحبت با اولیاء

بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

حالات زندگی حضرت خواجہ پیرقندھاریؒ

اسم مبارک:	سید فیض محمد شاہ (علیہ الرحمۃ)
عرف:	حضرت پیرقندھاری (رحمۃ اللہ الباری)
سن ولادت:	۱۸۵۰ء
مقام ولادت:	قلعہ سیداں (افغانستان کے شہر قندہار سے جانب مشرق ۴۰ میل پر واقع)
القاب:	غوثِ زماں۔۔۔ قیومِ دوراں۔۔۔ قبلہء عالم۔۔۔ آیۃ من آیات اللہ

علیہ مبارک

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا رنگ مبارک سرخ و سفید با ملاحظت تھا، موئے مبارک سیاہ سفید تھے، سر مبارک عزت و وقار پر مشتمل تھا، سر مبارک کے بال لمبے شرعی پٹے تھے، پیشانی مبارک کشادہ و روشن تھی، ابرو مبارک لمبی اور کمان کی شکل میں ملی ہوئی تھیں، چشمان مبارک مثل چشم آہو تھیں، پتلیاں مبارک نیلگوں تھیں، پلکیں بڑی بڑی تھیں، رخسار مبارک خوبصورت درازی مائل، جن پر ہلکا ہلکا گوشت تھا، ناک مبارک بلند، کان مبارک متوسط اور خوبصوت، دندان مبارک سفید و چمکدار، بوقت تبسم بجلی کی مانند چمک اور کلیوں کی طرح کھلے ہوئے تھے، حضور قبلہ عالم لبوں کے بال قینچی سے کترواتے تھے، سر مبارک اور ریش مبارک کے بال بالکل سفید، آخری زمانہ میں سر اور داڑھی کے بال دوبارہ سیاہ ہونے شروع ہو گئے تھے، گردن مبارک صاف اور شفاف، ہاتھ مبارک اور انگلیاں لمبی اور خوشنما، سینہ مبارک ابھرا ہوا اور کشادہ تھا،

پیشانی مبارک پر قدرے سر کی طرف ایک تل نما گول سیاہ نشان تھا جس کا قطر تقریباً انچ تھا۔

لباس مبارک

حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے جو ابتدائی بیس برس افغانستان میں گزارے تھے اس میں آپ افغانستانی طرز کا سادہ اور پروقار لباس پہنتے رہے۔ بیس سال سے ستر سال کی عمر تک لباس ایک تہبند اور ایک سیاہ کمبل پر مشتمل تھا، لوہے کی ایک چھڑی جس کا ایک سرا ہلال نما ہوتا، ہاتھ مبارک میں رکھتے تھے، سیاہ ہڈی کا ایک کشلول کھانے پینے لئے ہوا کرتا تھا، نیز سر پر ٹوپی اور رومال رکھا کرتے تھے۔

ستر برس سے آخر عمر تک حضور قبلہ عالم ہمیشہ کپڑے کی سفید ٹوپی بغیر کلف ململ کا عمامہ شریف استعمال کیا کرتے تھے، بغیر کالر کبھی سفید کبھی دھاری دار کرتا پہنا کرتے تھے، ٹخنوں سے اونچی چھوٹے پانچے کی شلوار پہنا کرتے تھے، کبھی کبھار موسم گرما میں تہبند اور سر پر رومال باندھا کرتے تھے، موسم سرما میں کبھی بند گلے کی واسکت اور لمبا کوٹ بھی زیب تن فرمایا کرتے تھے، شانہ مبارک پر ہمیشہ زرد رنگ کا دھاری دار سفید سوتی رومال ہوا کرتا تھا، پاؤں مبارک میں لمبے پنے کی سرخ کھال کا جوتا پہنا کرتے تھے۔

حسب و نسب اور خاندانی حالات

حضور قبلہ عالم نَوَزَ اللّٰهُ مَرْقَدَهُ وَالِدِ مَرْحُومٍ اُوْر وَاوَالِدِهِ مَغْفُورِهِ دُوْنُوْ نَسَبُوْتُوْ سِے حسنی سید ہیں آپ کے والد مکرم کا اسم مبارک سید امیر محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپ صاحب فراست مومن تھے اس کا اندازہ اس ارشاد سے ہوتا ہے جو آپ نے حضور قبلہ عالم کیلئے بچپن میں فرمایا تھا۔ اور جدا مجد کا نام نامی سید خان محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ حضرت سید خان محمد

129829

شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد بخارا شریف سے ترک وطن کر کے قندھار شریف میں تشریف لائے تھے، اور شہر قندھار سے جانب شرق قریباً (۴۰) چالیس میل کے فاصلہ پر موضع قلع سیداں میں متمکن ہوئے تھے اور موروثی پیشہ زمینداری کو اختیار فرمایا اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں کے حالات اور روایات کے مطابق فن باغبانی کو بھی اپنایا۔ چنانچہ ایک طویل عریض قطعہ زمین میں انار، انگور، سردا اور دوسرے مقامی پھلوں کا باغ لگایا جو کہ قندھار کے علاقہ میں اپنی نظیر آپ تھا۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ملک ہند (پاک و ہند) کی طرف ہجرت کے زمانہ میں یہ باغ خوب جو بن اور عروج پر تھا، حضور کے تین اور بھائی اور پانچ ہم شیرگان تھیں۔ آپ اپنے والدین کریمین کے دوسرے بیٹے تھے،

ولادت، طبیعت اور تربیت

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ۱۸۵۰ء میں بمقام قلعہ سیداں ہوئی۔ آپ نے عین بچپن اور عالم طفولیت میں انتہائی خاموش طبیعت پائی تھی، آپ کھیل کود، لہو و لعب سے مبرا تھے، عام بچوں کی طرح کبھی بھی بستر پر بول و براز نہیں کیا تھا۔ رونادھونا اور ضد آپ کے قریب تک نہ پھٹکی تھی، دن بھر اور تمام رات مالک حقیقی کی یاد میں مستغرق رہنا آپ کا شیوہ تھا چنانچہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد سید امیر محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ فیض محمد شاہ صاحب ہمارا دنیاوی امور میں معاون نہیں ہوگا، اور ایک روحانی پیشوا کی حیثیت حاصل کرے گا۔

مادر زاد ولی ہونے کی علامات

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ ضریحہ پیدائشی ولی تھے، بالکل بچپن کا زمانہ تھا کہ آپ کی عمر شریف بمشکل تمام کوئی پانچ برس تھی جب یہ راز افشا ہوا کہ نہ جانے کتنے عرصہ سے جناب رات کی تاریکیوں میں تن تنہا سوئے دریا نکل جاتے اور صبح صادق

ہوتے ہی واپس لوٹ آتے، اور چپکے سے اپنی چار پائی پر لیٹ جاتے۔ جب اس ماجرا کا شبہ حضور قبلہ عالم کی والدہ ماجدہ کو ہوا تو مائی صاحبہ نے آپ کے ساتھ لیٹنا شروع کر دیا، لیکن اللہ تعالیٰ کے شیروں کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی، اگرچہ لاکھوں تدابیر کی جائیں۔ آپ حسب معمول نصف شب والدہ ماجدہ کو سوتے چھوڑ کر ساحل دریا پر تشریف لے جاتے اور اپنے مالک کون و مکاں سے جی بھر کر سرگوشیاں کرتے اور والدہ مکرمہ کے بیدار ہونے سے قبل بستر پر آ کر لیٹ جاتے، یہاں تک کہ ایک ہفتہ سے زائد ایام کا عرصہ اسی رازداری میں گزر گیا، اور ماں کی مامتا اپنے تئیں مطمئن تھی، اتنے عرصہ کے بعد ایک دن حضور قبلہ عالم علیہ السلام کی مراجعت سے قبل مائی صاحبہ مرحومہ نیند سے بیدار ہوئیں تو اپنے بیٹے کو بستر پر نہ پاتے ہوئے دل کے طوطے اڑ گئے، کمال بے چینی میں گھر کا چپہ چپہ چھان مارا لیکن نور چشم آنکھ کا تارا غائب تھا، کچھ دیر بعد آپ حسب معمول تشریف لائے تو ماں کے چہرہ پر خوشی کے آنسوؤں نے جھڑیاں باندھ دیں، دوڑ کر لختِ جگر کو سینے سے لگایا، منہ سر کو بوسہ دے کر پوچھا بیٹا! میں تیرے واری، کہاں اور کب گئے تھے، اولیاء کرام کا وجود مسعود جھوٹ اور کذب بیانی کی بیخ کنی کے لئے ہوتا ہے اس لئے بیدھڑک فرمایا کہ میری پیاری اماں کوئی دو گھنٹے ہوئے دریا پر گیا تھا، دریا کے پانی سے وضو کیا اور نوافل ادا کرنے کے بعد یادِ الہی میں مگن رہا بعد ازیں گھر آ گیا ہوں ماں نے فرمایا کہ میرے لاڈلے ایسی اندھیری راتوں میں سنسان اور بیابان ویرانہ میں اکیلے سفر کرنے اور دریا کی موجوں کی سرسراہٹ میں تمہیں خوف نہیں آتا؟ حضور قبلہ عالم نے جواباً مودبانہ عرض کیا کہ اماں جان! میں اکیلا نہیں ہوں میرا رب میرے ساتھ ہوتا ہے اور نہ جانے کتنی تیز روشنی ہوتی ہے، تمام راستہ بدرِ منیر سے بھی تیز تر روشنی سے منور ہوتا ہے، ماں اور بیٹا میں معرفت کی کافی باتیں ہوتی رہیں، جن کو من و عن درج کرنا رازداری کے اصولوں کے خلاف ہے۔

دوسری شب مائی صاحبہ مرحومہ نے سوتے میں رسی کا ایک سرا اپنی کلائی پر اور دوسرا سرا حضرت کی کلائی پر باندھ دیا، تاکہ اگر رات کے کسی وقت میرے نور چشم نے گھر سے باہر جانے کا ارادہ کیا تو رسی کے کھینچ جانے سے میرے آنکھ بھی کھل جائے گی اور روکنے میں کامیاب ہو جاؤں گی۔ مگر اللہ کریم کو اپنے مقربوں کی ہر ادا پیاری ہوتی ہے اور ان کی امداد فرماتا ہے۔ جب بھی یہ ننھا سید زادہ دریا پر جانے کے لئے اٹھتا تو پہلے چپکے سے اپنی کلائی سے رسی کھولتا اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر چل دیتا، جب دو اڑھائی گھنٹے کے بعد واپسی ہوتی تو اسی طرح کامل سکوں اور اطمینان سے اپنی کلائی پر رسی باندھ کر لیٹ جاتا، اس طریق کار سے بھی کم و بیش دس پندرہ یوم گزر گئے کہ والدہ مکرمہ کو خبر تک نہ ہوئی۔ ایک دن واپسی کے وقت جب آپ کلائی پر رسی باندھ کر لیٹنے کی تیاری فرما رہے تھے تو مائی صاحبہ (مرحومہ) عالم خواب سے بیدار ہوئیں، بس اب کیا تھا کہ ماں کی گفتگو اور نصیحت کے شور و غل سے تمام افراد کنبہ مردوزن پیر و جوان بھی بیدار ہو گئے، بالآخر ہر ایک کا یہ فیصلہ ہوا کہ فیض محمد شاہ صاحب کو راہِ صدق و صفا سے باز رکھنا اور روکنا نامناسب ہے، اس کا یہ طریق کار اور عمل پیدائشی ولی ہونے کی علامت ہے، بجائے رکاوٹ پیدا کرنے کے ہر امکانی سہولت مہیا کرنے سے رضاء الہی حاصل ہوگی۔

چنانچہ گھر میں ایک علیحدہ کمرہ آپ کے لئے وقف کر دیا گیا، جس میں پاک صاف فرش بچھا دئے گئے اور تسبیح و مصلحہ سے آراستہ کر دیا گیا۔ بس اب حضور کا یادِ الہی، تزکیہ نفس اور صوم و صلوة کے علاوہ کوئی مشغلہ نہ رہا۔ دنیا کے لہو و لعب سے نفرت، کم خوردنی، کم گفتنی اور کم خفتنی پر عالم طفلی سے ہی پختہ طور پر پابند تھے۔ اب آپ کے لئے میدان بالکل صاف تھا، میدان معرفت اور حقیقت میں کمندیں ڈالنے کے لئے کوئی رکاوٹ نہ تھی۔

ایک درویش کی پیشین گوئی

جب آپ کی عمر شریف نو سال کو پہنچی تو ایک بار آپ اپنے موروثی باغ میں جو چار ایکڑ زمین پر مشتمل تھا، اور اس میں قندھاری انار، انگور اور متفرق پھل لگے ہوئے تھے جو کہ کچی چار دیواری سے محسوب تھا، آپ باغ کی اس دیوار پر بیٹھے تھے جو شاہراہ سے ملحق تھی، وہاں سے ایک مرد قلندر کا گزر ہوا۔ اس اللہ کے بندہ نے حضور قبلہ عالم ﷺ سے پینے کے لئے پانی مانگا آپ نے یہ دیکھتے اور جانتے ہوئے کہ گھر میں اس وقت پانی نہیں ہے، جلدی سے درخت سے دو انار اتارے اور ان کا رس نکال کر اس درویش صفت راہگیر کی خدمت میں پیش کیا۔ جب انہوں نے پانی پی لیا تو حضور قبلہ عالم ﷺ نے مزید لعابِ ثمر کی پیش کش کی تو اس فرشتہ سیرت انسان نے رضا مندی کا اظہار فرمایا۔ اس مرتبہ آپ نے آبِ انار میں انگوروں کا ایک تازہ گچھے کا رس بھی نکال کر اس میں شامل فرما دیا، یہ پیالہ پی کر وہ اللہ کا بندہ بہت خوش ہوا، اور بارگاہِ ایزدی میں قبلہ عالم کے لئے بے شمار دعائیں کیں، اور چلتے ہوئے یہ فرما گئے کہ ”برخوردار! اللہ کریم عمر دراز فرمائے اور تمہارے در پر صد انگر جاری رہے گا، طالبانِ رشد و ہدایت اکنافِ عالم سے تمہارے آستانہ پر آیا کریں گے، تمہارے فیض سے ہر کس و ناکس مستفیض ہوگا اور تمہارا فیض عام ہوگا۔“

زمانہ ابتدائے تعلیم

حضور قبلہ عالم ﷺ نے پانچ سال کی عمر شریف میں قرآن مجید فرقان حمید پڑھنا شروع کر دیا۔ اور چند ماہ میں کمالِ صحت کے ساتھ قرآنِ پاک ختم کر لیا، اور اس کے ساتھ ہی اپنے علاقہ میں ابتدائی علوم اسلامیہ صرف، نحو، فقہ وغیرہ پڑھنے شروع کر دئے، بالخصوص علم فقہ کی طرف آپ کی توجہ زیادہ تھی۔ آپ بچپن ہی میں قرآنِ پاک کی تلاوت مشاق قراء حضرات کی طرح صحیح مخارج سے حروف کی ادائیگی سے فرماتے تھے۔

شیخ طریقت کی جستجو

دورانِ تعلیم ہی حضور سید فیض محمد شاہ صاحب نے شیخ طریقت کی جستجو شروع کی دی۔ آپ کے آبائی گاؤں قلعہ سیداں میں ایک مرتبہ ایک صاحب دل درویش تشریف لائے اور اسی گاؤں میں قیام پذیر ہوئے۔ آپ نے اکثر و بیشتر اس مردِ درویش کی خدمت اقدس میں آنا جانا شروع کر دیا۔ چند دنوں کے بعد آپ نے اس بزرگ سے بیعت کی درخواست کی، اس بزرگ نے آپ کو بیعت کرنے سے معذوری کا اظہار ان الفاظ سے کیا کہ جس انسان کے مقدر میں جس بزرگ سے فیض یاب ہونا لکھا ہوتا ہے وہیں سے فیض حاصل ہوتا ہے، آپ کے مقدر میں کسی دوسرے مردِ کامل سے فیض حاصل کرنا لکھا ہے، لہذا جیسے بتاتا ہوں ویسے استخارہ کرو تو خود بخود آگاہ ہو جاؤ گے اور اس بزرگ سے فیض یاب ہو گے، حتیٰ کہ بعد ازاں دنیا آپ کے سینہ سے فیض یاب ہو گئی۔ چنانچہ آپ نے اس مردِ مومن کے فرمودہ طریقہ پر جب پہلی ہی رات استخارہ فرمایا تو حضور قدوۃ الاولیاء زبدۃ الاصفیاء حضرت ملا راحم دل رحمۃ اللہ علیہ خواب میں تشریف فرما ہوئے اور اپنی طرف رجوع کا اشارہ فرما کر چلے گئے۔ بیدار ہونے پر خیال فرمایا کہ اس نورانی صورت بزرگ نے نہ تو اپنی جائے رہائش کا پتہ بتایا اور نہ ہی مجھے پوچھنے کا خیال آیا۔ دوسری شب دوبارہ استخارہ کیا کہ حضور خواجہ خواجگاں ملا راحم دل رحمۃ اللہ علیہ پھر خواب میں جلوہ نما ہوئے اور اپنی جائے قیام بتائی۔ دوسرے روز آپ شام کے وقت اپنے گاؤں سے دوسرے گاؤں موضع خنریزی اپنی پھوپھی صاحبہ کے گھر تشریف لے گئے اور رات وہیں بسر کی، نیز حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی ہمشیرہ صاحبہ بھی اسی گھر میں رہتی تھیں کیونکہ وہ پھوپھی زاد بھائی سے شادی شدہ تھیں۔ حضور قبلہ عالم کی عمر شریفہ ان دنوں پندرہ برس ہو چکی تھی، آپ دوسرے روز علی الصبح پھوپھی صاحبہ کے گھر سے جانب شرق موضع صوفہ (غزالہ) کی طرف اللہ تعالیٰ کا نام لے کر

چل نکلے۔ کچھ دور جا کر ایک راہگیر سے دریافت فرمایا کہ موضع صوفہ کس جانب ہے، راہ گزرنے جس سمت حضور جارہے تھے اس کی تصدیق کی، مزید کچھ راستہ طے کرنے پر آپ ایک چوراہے پر جا پہنچے تو سوچنے لگے کہ اب کس سمت جانا چاہئے۔ درگاہِ الہی میں دعا کی کہ اے باری تعالیٰ! صحیح راستہ کی راہنمائی فرما، چنانچہ آن واحد میں غیب سے ایک گھوڑسوار نمودار ہوا اور صحیح سمت کا اشارہ فرما کر غائب ہو گیا۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے اس اشارہ کو تائید ایزدی جانتے اور سمجھتے ہوئے اس راستہ کو اختیار فرمایا اور قبل از دوپہر موضع صوفہ پہنچ گئے۔

حضرت ملاراحم دل کی زیارت و بیعت

موضع صوفہ کے باہر ایک چھوٹی سی مسجد تھی، حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسجد میں قیام فرمایا تھوڑے ہی عرصہ میں اس مسجد میں وہی خواب میں دیدار کرانے والے نورانی شکل بزرگ تشریف لے آئے۔ آپ نے دیکھتے ہی پہچان لیا، کیونکہ

مردِ حقانی کی پیشانی کا نور
کب چھپا رہتا ہے پیشِ ذی شعور

ان کو دیکھ کر آپ کو دلی مسرت اور اطمینان قلبی حاصل ہوا اور جملہ صعوبتیں جو راستہ میں پیش آئیں بھول گئے، لیکن خاموش رہے۔ تشریف لانے والے مردِ کامل نے مسجد کے ملحقہ چشمہ سے وضو کیا، اور نماظر کے لئے خود ہی اذان دی۔ آپ نے بھی اسی چشمہ سے وضو کیا، مسجد میں کوئی تیسرا نمازی نہ آیا، حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اسی بزرگ کی اقتداء میں نماز ظہر ادا کی۔ نماز سے فارغ ہو کر وہ بزرگ مراقبہ میں کچھ ایسے منہمک اور مستغرق ہوئے کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ اسی اللہ تعالیٰ کے بندے نے نماز عصر کے لئے اذان دی اور دونوں حضرات نے نماز عصر باجماعت ادا فرمائی۔ بعد

نمازِ عصر بھی وہ بزرگ مراقبہ میں منہمک ہو گئے اور غروبِ آفتاب تک اسی کیفیت میں رہے۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ بھی گوشہ مسجد میں خاموشی سے اللہ اللہ کرتے رہے۔ نمازِ مغرب کے لئے اسی مردِ حق نے اذان دی اور جماعت کرائی، آپ نے نمازِ مغرب بھی ان کی اقتداء میں ادا کی۔ نمازِ مغرب میں چند نمازی بھی جمع ہو گئے تھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد تمام نمازی یکے بعد دیگرے مسجد سے تشریف لے گئے سب سے آخر میں ظہر تا مغرب مراقبہ کرنے والے فرشتہ سیرت بزرگ اٹھے اور حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کو اپنے پیچھے پیچھے آنے کا اشارہ فرمایا۔ کچھ فاصلہ پر جب آپ ان کے دولت کدہ پر پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ افغانی رواج کے مطابق ایک دو پرانے اور بوسیدہ سیاہ کمبلوں کا ایک مختصر سا جھونپڑا ہے، اور اس میں دو مستورات بیٹھی ہیں، جن کے متعلق بعد میں علم ہوا کہ یہ دونوں اس مردِ رویش کی بیویاں ہیں۔ حضور قبلہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا پیش کیا گیا، آپ نے کھانا تناول فرمایا۔ کھانا کھانے کے بعد دونوں بزرگ مسجد میں تشریف لے آئے بعد ازاں دنوں بزرگوں نے باہمی نمازِ عشاء ادا کی۔

نمازِ عشاء سے فارغ ہو کر وہ صاحبِ بصیرت حسبِ معمول مراقبہ میں مشغول ہو گئے اور نوجوان سید فیض محمد شاہ چپ چاپ ان کی زیارت کرتے رہے۔ بتقاضائے بشریت دور دراز سفر کی تھکاوٹ کے باعث حضور قبلہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نیند نے غلبہ پانا شروع کر دیا، ہر چند بیداری کی آپ نے کوشش فرمائی مگر نیند نے غلبہ پالیا۔ آپ وہیں مسجد میں لیٹ گئے، اور نمازِ فجر سے بہت پہلے جاگ پڑے، وضو فرمایا اور اسی بندہ خدا کے ساتھ نمازِ فجر ادا فرمائی۔

فجر کی نماز کے بعد وہ بزرگ مسجد کے ملحقہ حجرہ میں تشریف لے گئے اور کافی دیر بعد حضور قبلہ عالم کو اشارہ سے کمرہ میں بلایا۔ آپ حجرہ شریف میں تشریف لے گئے اور دوزانو خدمتِ اقدس میں بیٹھ گئے۔ اس وقت اس مردِ رویش صفت نے آپ

کی آمد کی وجہ پوچھی تو آپ نے بیعت کی التجاء کی۔ تو اس بزرگ نے آپ کی صغریٰ اور روحانیت کی کھٹن منازل کا تذکرہ فرماتے ہوئے آپ کو اپنے ارادہ سے باز رہنے کا حکم فرمایا۔ لیکن حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے والہانہ شوق اور پیہم اصرار سے اپنے حلقہ بیعت میں لے لیا، کیونکہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے ہر قسم کی پابندی، تعمیل ارشاد اور اوامر و نواہی کی پابندی کا کما حقہ یقین دلایا۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخِ کامل کے سامنے کئے ہوئے وعدہ کو عمر بھر میں کہیں نظر انداز نہ فرمایا۔ اس مردِ کامل شیخِ طریقت کا نام نامی اسمِ گرامی حضرت ملا راحمِ دل علیہ الرحمۃ تھا۔

تکمیلِ علومِ اسلامیہ کا سفر

حصولِ علمِ دین کے لئے ہجرت

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ بچپن ہی سے نہایت مستقل مزاج اور مصمم ارادہ کے مالک تھے۔ اب روحانیت کے فیوض و برکات سے مالا مال ہونے کے بعد آپ نے مزید علمِ دین کے حصول کے لئے اپنے والدین سے باہر جانے کی اجازت کے لئے عرض کیا، اور راتوں رات شہر قندھار کی طرف چل نکلے۔ شہر قندھار میں ایک بڑی خانقاہ اور مسجد تھی، یہاں پر ایک دینی درس گاہ بھی تھی۔ خانقاہ اور درس گاہ دونوں پیرخانہ سے منسلک تھیں، لہذا آپ اس درس گاہ میں داخل ہو گئے۔ ایک دن حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ قَدَسِ سِرُّہُ العَزِیزِ بازار میں گئے وہاں آپ کے گاؤں قلع سیداں کا ایک آدمی ملا۔ اس آدمی نے گاؤں واپس پہنچ کر آپ کے مشفق والدین کو حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کا تذکرہ کیا، تو آپ کے والد ماجد اور آپ کے بڑے بہنوئی قندھار شہر میں درس گاہ پیرخانہ میں تشریف لائے اور آپ کو گھر جانے کے متعلق فرمایا مگر آپ کے حصولِ علمِ دین کے بے

پناہ شوق کے سامنے ان کو ہتھیار ڈالنے پڑے، بلکہ بازار سے کچھ پارچات، کتب، سامانِ خورد و نوش خرید کر آپ کے سپرد کیا اور کچھ نقدی بھی دے کر دعائیں فرماتے ہوئے خوشی خوشی گھر واپس تشریف لے آئے۔

درسگاہ پیرخانہ سے متوسط کتب پر عبور

قرآن مجید اور ابتدائی علومِ اسلامیہ کی تعلیم تو اس سے پہلے حاصل کر ہی چکے تھے، اب فنونِ عربیہ کی درمیانی کتب کو پڑھنا شروع کر دیا۔ چنانچہ ایک سال کے قلیل ترین عرصہ میں علومِ اسلامیہ کی متوسط کتب پر مکمل عبور اور دسترس حاصل کر لی، ساتھ ہی ساتھ فارسی کی آخری کتب کا مطالعہ بھی فرمایا۔ علم صرف و نحو کے دقیق سے دقیق مسائل بھی آپ کو نوک زبان ہو چکے تھے۔ شہر قندھار میں واقع درسگاہ پیرخانہ میں آپ نے مذکورہ علوم مولانا جان محمد مرحوم سے حاصل کئے۔

تکمیل درسِ نظامی کیلئے مزید سفر

اب حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے شہر قندھار میں مزید رہنا مناسب نہ سمجھا اور تکمیلِ علم کیلئے کسی دوسری درسگاہ کا خیال فرمایا، چنانچہ آپ قندھار شہر سے جانبِ مغرب دریائے ارغندہ کے اس پار موضع خنزرا میں ایک بہت بڑی دینی درسگاہ میں داخل ہو گئے۔ اس درسگاہ میں ایک فرشتہ سیرت مُتَدِّیْن عالمِ باعمل استاد حضرت مولانا محمد بہاؤ الحق صاحب مرحوم صدر مدرس اور چند دیگر مدرسین تھے۔ حضور قبلہ عالم کی روانگی طبع اور صدر مدرس کی مشفقانہ التفات کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ انتہائی تھوڑے عرصہ میں کم و بیش درسِ نظامی کے طویل نصاب کی تکمیل فرمائی، یعنی علم تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، علم کلام، منطق، فلسفہ اور دیگر مروجہ علوم کی آخری کتب پر کامل دسترس حاصل فرمائی۔ خصوصاً علم کلام اور معقول میں بلکہ اسی عرصہ میں شفیق استاد کی مخلصانہ مہربانی سے علم طب میں بھی معتد بہ عبور حاصل کر لیا۔

دورانِ تعلیم شب بیداری کا معمول

اس چار سال کے عرصہ میں قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا عمومی شیوہ یہ ہوا کرتا تھا کہ دن بھر حصولِ تعلیم، مشقِ اسباق اور مطالعہ کتب میں مستغرق رہتے تو رات بھر دریائے ارغندہ کے کنارے پر ذکر الہی اور مراقبہ میں ہمہ تن مشغول اور منہمک رہتے۔ اس دوران حضور قبلہ عالم کبھی کبھی اپنے شیخِ کامل کی خدمت بابرکت میں حاضری کے لئے بھی تشریف لے جاتے رہے۔

طلبہ میں آپ کا مقام

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سِرُّهُ الْقَوِی کے اس معمول کو دیکھ کر کہ آپ تمام دن دارالعلوم میں ہوتے ہیں مگر رات کو نا معلوم کہاں تشریف لے جاتے ہیں، دارالعلوم کے دیگر طلبہ کرام حیران و ششدر تھے خصوصاً اس امر پر کہ یہ طالب علم دن بھر نہ کسی سے بولتا ہے نہ مذاق کرتا ہے اور نہ ہی کھیلتا ہے۔ چنانچہ طلبہ نے ایک روز اپنے استاد سے پوچھا کہ یہ نو وارد طالب علم کون ہے؟ کیونکہ اسکی طبع جملہ طلبہ سے زالی اور عمدہ ہے۔ استاد محترم چونکہ آپ کی طبع اور روحانی کمال سے بخوبی واقف تھے اس لئے فرمایا کہ اس طالب علم سے گمتاخی نہ کرنا۔ یہ جدھر جائے جانے دینا، یہ جن ہے اگر تم نے اس سے کوئی رذیل حرکت کی تو سخت نقصان پہنچائے گا۔ طلبہ یہ بات سن کر خاموش ہو گئے مگر بعد ازیں آپس میں مشورہ کیا کہ رات جب یہ طالب علم باہر جائے گا تو اس کا پیچھا کریں گے اور دیکھیں گے کہ یہ کدھر جاتا ہے، چنانچہ رات کو ان طلبہ نے ایسا ہی کیا۔ لیکن اللہ عز و جل اپنے نیک اور مخلص بندوں کے راز افشاں نہیں کرتا۔ ابھی دارالعلوم سے کوئی دس پندرہ قدم ہی ان طلبہ نے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا تعاقب کیا ہوگا کہ ان کو آپ کا قدم مبارک طول و طویل نظر آنے لگا۔ اپنے مدرس کی زبانی جن کا لفظ تو سنا ہی تھا۔ اتنا خوف ان پر طاری ہوا کہ لرزہ بر اندام ہو کر واپس دارالعلوم آ گئے۔ صبح ہونے تک یہ بات بجلی کی

طرح پھیل چکی تھی کہ یہ طالب علم واقعی جن ہے۔ چنانچہ اس دن کے بعد قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی طالب علم نے کوئی مذاق نہیں کیا، بلکہ عزت اور قدر و منزلت سے پیش آتے تھے۔

زمانہ تعلیم میں آپ کا کشف

ایک مرتبہ دارالعلوم موضع خنزرا (افغانستان) میں آپ زیر تعلیم تھے، اس دارالعلوم کے مالقہ چند صاحبِ ثروت اور حساس آدمیوں نے باہمی مل کر ایک دارالاقامہ تیار کروایا۔ جب طلبہ کی چار پائیوں کو نو تعمیر دارالاقامہ میں تبدیل کیا گیا اور طلبہ کو اس میں سونے کی اجازت دی گئی۔ تورات کو سوائے ہوئے طلبہ کی چار پائیاں خوبخو دالٹ جاتیں۔ اور یہ معاملہ قریباً ہر رات وقوع پذیر ہوتا۔ اراکین مدرسہ و مدرسین دارالعلوم نے ہر چند سوچا بیسیوں تدابیر کیں لیکن کوئی صورت کارگر ثابت نہ ہوئی۔ حقیقت حال کا کوئی پتہ اور سراغ سمجھ میں نہ آسکا۔ آخر کار مہربان استاد مولانا بھاؤ الحق مرحوم نے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت فرمایا کہ شاہ صاحب آپ ہی بتلائیں کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ پہلے تو آپ نے معذرت چاہی لیکن مشفق استاد کے بار بار اصرار اور ایک دینی و اسلامی درس گاہ کے احیاء و بقاء کی خاطر حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس دارالاقامہ کے زیز زمین ایک ولی اللہ کی قبر مبارک ہے۔ چونکہ طلبہ کے شور غل اور ہنسی مذاق سے ان کا سوائے ادب ہوتا ہے۔ اور ان کے تخلیہ میں خلل پڑتا ہے۔ جس کا یہ نتیجہ ہے۔

قبلہ استاد صاحب مرحوم نے فرمایا اب اس کا تدارک کیا جائے۔ تو حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس جگہ پر بجائے لیٹنے اور سونے کے صاحب مزار کی قربت بنا کر اس جگہ کو درس و تدریس میں منتقل کر دیا جائے چنانچہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کے ارشاد کے مطابق عمل کیا گیا تو مکمل امن و سکون ہو گیا، اور ساتھ ہی زمانہ طالب علمی میں ہی حضور قبلہ عالم کے کشف کی صحت کا سب کو کامل یقین ہو گیا۔

زاہد و متقی متعلم

زمانہ تعلیم میں حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاد محترم حضرت مولانا بھاؤ الحق رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ ان کے باغات میں جو دارالعلوم سے کوئی دو میل کے فاصلہ پر تھے۔ بغرض حصول تعلیم و مطالعہ اسباق تشریف لے جایا کرتے۔ اور مدت مدید گزر جانے کے باوجود کسی پھل کو ہاتھ تک نہ لگایا اور نہ ہی پھل کھایا۔ ایک دن استاد صاحب نے پوچھا شاہ صاحب کیا آپ نے اس باغ کے کسی پھل کو کھایا ہے؟ تو حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً کہا جناب نہیں! استاد نے فرمایا کیوں؟ عرض کی حضور والا کی اجازت نہ تھی اور بغیر اجازت کھانا منع ہے مہربان استاد نے آپ کے تقویٰ کو دیکھ کر خوشی اور مسرت کا ظہار فرمایا نیز پھل کھانے کی عام اجازت دے دی۔

صاحب قبر سے گفتگو

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ باغات سے مدرسہ واپسی پر اپنے استاد مکرم کے ہمراہ تشریف لایا کرتے تھے، راستہ میں واقعہ قبرستان میں ایک خاص مزار پر آپ کے استاد مولانا بھاؤ الحق رحمۃ اللہ علیہ فاتحہ خوانی کرتے تھے۔ ایک دن حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاد صاحب سے پوچھا حضرت یہ مزار کس کا ہے؟ تو استاد صاحب نے فرمایا یہ ایک بہت بڑے بزرگ کا مزار ہے آپ نے بھی فاتحہ خوانی کی اور بعد ازیں کچھ دیر کے لئے مراقبہ فرمایا اتنے میں اس بزرگ صاحب مزار نے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی زیارت سے مشرف فرمایا اور پوچھا کیا تم حضرت خواجہ خواجگان ملا راحم دل قدس سرہ کے مرید ہو؟ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہاں! مگر آپ میرے شیخ طریقت کو کس طرح جانتے ہیں؟ تو اس صاحب مزار نے فرمایا میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ میں آپ کی طرف توجہ دینی چاہی تھی تو آپ کے شیخ کامل میرے سامنے تشریف فرما کر فرمانے لگے یہ میرا مرید ہے۔

دورِ طالبِ علمی میں ہی چور کو ولی بنا دینا

زمانہ طالب علمی کے آخری ایام میں ایک دن حضور قبلہ عالم علیہ السلام حسبِ معمول ظہر کے وقت دارالعلوم کے صحن میں تشریف فرما تھے کہ زمانہ کا نامی گرامی چور مسنی امیر محمد خان مسجد کے کنویں پر پانی پینے کی غرض سے آیا، پانی نکالنے کے لئے ابھی رسی کنویں میں ڈالی ہی تھی کہ اس کی آنکھیں چار ہو گئیں بس پھر کیا تھا وہیں بت بنا کھڑا رہ گیا۔

آنکھوں آنکھوں میں اشارے ہو گئے

ہم تمہارے تم ہمارے ہو گئے

حضور قبلہ عالم علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ کے بندے! تم یہاں کیوں کھڑے ہو، اور ہماری طرف کیوں ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے ہو؟ اس نے عرض کیا، اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس میں کیا وجہ ہے کہ مجھے آپ سے محبت ہو گئی ہے۔ اس پر حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا یہ اچھی محبت ہے، جس سے محبت ہو اس کے قریب بیٹھنا چاہئے یا کہ دور کھڑا رہنا چاہئے اس نے عرض نے جناب آپ اللہ تعالیٰ کے پاک بندے ہیں، اور مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہے، میں گنہگار ہوں اور میرے کپڑے بھی ناپاک ہیں۔ تو حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے فرمایا اچھا پھر نہادھو کر اور کپڑے بدل کر آ جانا۔ اس نے کہا میرا گھر دور ہے، میں کل آسکوں گا، تو آپ نے بکمال شفقت فرمایا کوئی بات نہیں کل ہی آ جانا۔

چنانچہ وہ چور نہادھو کر صاف ستھرے اور پاکیزہ کپڑے پہن کر حاضر خدمت ہوا۔ حضور قبلہ عالم نے انتہائی مہربانی سے اسے اپنے پاس بٹھایا، فرائض کی پابندی، اکل حلال، صدقِ مقال کا وعدہ لیا اور اپنا دستِ شفقت اس کے منہ پر پھیرا۔ پھر کیا تھا، روحانیت کے تمام دروازے اس پر کھل گئے اور آں واحد میں چور ولی ہو گیا، سر سے

پاؤں تک سارا جسم ذاکر بن گیا۔

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
گر ہو ذوقِ یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

اسی شبِ عالمِ خواب میں آپ کے پیر طریقت شیخ کامل حضرت خواجہ خواجگان ملا راحم دل رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور فرمایا فیضِ محمد اتنی جلد بازی اچھی نہیں، ذرا تحمل سے کام لینا چاہئے۔ امیر محمد خان اس کے بعد تھوڑے ہی عرصہ تک زندہ رہے۔ اب ان کا مزار مبارک شہر قندھار کے نزدیک مرجع خواص و عام ہے جو خانقاہ امیر محمد خان امیر چور کے نام سے مشہور ہے، (إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ)

نوجوانی میں خلعتِ خلافت

چار سال تمام ہونے پر حضور قبلہ عالم نَوَّرَ اللَّهُ مَرْقَدَهُ علومِ دینیہ سے فارغ التحصیل ہو چکے تھے اور دارالعلوم سے آپ کو دستارِ فضیلت اور سندِ کامیابی حاصل ہو چکی اور روحانیت میں بھی ”دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتَّى صِرْتُ قُطْبًا“ (یعنی میں نے اتنا علم نافع حاصل کیا کہ مقامِ قطبیت کو پالیا) مصرعہ کا مصداق بن چکے تھے۔ آپ درسگاہ سے قندھار شہر کی طرف روانہ ہوئے جو نہی قندھار میں پہنچے آپ کو ایک برادرِ طریقت ملا اور اس سے معلوم ہوا کہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد شہر کی فلاں مسجد میں رونق افروز ہیں۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سیدھے اپنے ہادی و راہنما کی دست و پائے بوسی کے لئے اُس مسجد میں گئے۔ اور اپنے شیخِ کامل کے شرف دیدار سے محظوظ ہوئے۔

چند منٹ کے توقف کے بعد خواجہ خواجگان قبلہ عارفان حضرت خواجہ ملا راحم دل صاحب نَوَّرَ اللَّهُ مَرْقَدَهُ آپ کو اپنے ہمراہ لیکر کابلی دروازہ کے باہر درسگاہ حضرت ملا محمد عالم نقشبندی قَدَسَ سِرُّهُ الْقَوِيُّ المعروف ملا اخوند صاحب میں تشریف لے گئے۔

وہاں کچھ مراقبہ کیا مراقبہ کے بعد حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کو خلعتِ خلافت سے نوازا۔ اور ملک ہندوستان (پاک و ہند) جانے کا حکم فرمایا۔ یہ ۱۸۷۰ء کا زمانہ تھا۔ جب کہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی عمر شریف صرف بیس برس کی تھی۔ اسی مجلس میں آپ کے شیخ طریقت ملا راحم دل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک دوسرے بامراد صادق الیقین مرید کو بھی خلعتِ خلافت سے نوازا۔ اور اس خلیفہ کو علاقہ ہرات ایرانی سرحد جانے کا حکم فرمایا۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ تمہیں دو ہمراہی ملیں گے جو تمہارا علاقہ بلوچستان تک ساتھ دیں گے۔

صوفیانہ سفر و حضر

خلعتِ خلافت اور سفرِ ہند کے حکم کے بعد حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ اپنے دوسرے صادق الیقین پیر بھائی کے ساتھ اپنے شیخ طریقت سے اجازت حاصل کر کے اپنی قیام گاہ موضع خنزرا کی درس گاہ میں تشریف لے گئے۔ اس دوران حضرت خواجہ خواجگان ملا راحم اللہ دل علیہ الرحمۃ دست بدعا رہے۔ چند یوم کے قیام بعد دو آدمی درس گاہ میں تشریف لائے جو آپس میں سگے بھائی تھے، حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ ان دونوں مع اپنے دوسرے پیر بھائی کے اپنے شیخ کامل کی ہدایات کے مطابق سفر کی تیاریوں میں مصروف رہے۔ ان دونوں نووارد صاحبان نے آپ حضرات کے ساتھ ہمراہی کی پیش کش کی، جس کو آپ نے شرف قبولیت بخشا۔

دورانِ سفر سبسی (کوئٹہ) میں فیضِ رسانی

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ جب علاقہ پشین میں پہنچ گئے تو آپ کا دوسرا برابر طریقت جن کو شیخ سے ہرات جانے کا ارشاد ہوا تھا وہ اور دیگر دونوں راہنمایان سفر واپس ملک افغانستان مراجعت فرما گئے اور آپ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سبسی کی جانب (کوئٹہ) روانہ ہوئے جب آپ سبسی کے ایک گاؤں میں داخل ہوئے تو نمازِ عشاء کا وقت تھا، آپ نے

اس گاؤں میں ایک نئی تعمیر شدہ مسجد دیکھی تو وہاں تشریف لے گئے۔ تمام حاضرین مسجد نے آپ کو بیک زبان نیاز مندانہ طریق سے سلام عرض کیا۔ اور آپ کے نورانی سراپا کو دیکھ کر التجا کی کہ آج امامت آپ فرمائیں۔ مگر آپ نے یہ فرما کر کہ میں مسافر ہوں۔ اور میں دوگانہ پڑھوں گا، معذرت چاہی۔ امام مسجد صاحب نے امامت کے فرائض سر انجام دیئے اس مسجد کے امام ایک اچھے عالم دین تھے۔ باقی نمازیوں کی نسبت امام مسجد کو حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ سے کچھ خصوصی محبت اور انس ہو گیا۔

چنانچہ امام مسجد صاحب کی والہانہ محبت کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ نے ایک ماہ تک اس مسجد میں قیام فرمایا۔ اور اس ایک ماہ کے عرصہ میں امام صاحب اور دیگر معتقدین کو اپنی روحانیت سے کافی سرشار فرما کر سب سے بذریعہ ریل جیک آباد کا رخ فرمایا۔

شکار پور سے سکھر، بہاولپور، شیرشاہ، بٹوں، نوشہرہ کا پیدل سفر

حضور قبلہ عالم ﷺ جیکب آباد سے پاپیادہ شکار پور (سندھ) کی طرف چل دئے۔ آپ نے پہلا تمام سفر پیدل طے فرمایا۔ اور بعد ازاں بھی اکثر و بیشتر پیدل سفر فرمایا کرتے تھے۔ شکار پور کے راستہ میں ایک گاؤں میں چند روز قیام فرمایا اس گاؤں کی مسجد میں چند طلبہ تعلیم حاصل کرتے تھے، ان طلبہ میں سے ایک افغانی طالب علم آپ سے بہت مانوس ہو گیا، اس نے حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی معیت میں کثرت سے رہنا شروع کر دیا۔ آپ نے اپنی نظر کرم اور توجہ سے اس پر اتنا کرم فرمایا کہ اس کا قلب ذکر الہی سے منور ہو گیا، اور رموز الہیہ کا باب اس پر کھل گیا۔ جب آپ نے اس مسجد سے آگے جانے کا ارادہ فرمایا تو اس طالب علم نے حضور قبلہ عالم ﷺ کے ہمراہ ہونے کی تمنا ظاہر کی، آپ نے اس طالب علم کو ہر چند سمجھایا مگر اس طالب علم کا جذبہ عشق صادق اور شوق عقیدت اس حد تک پہنچ چکا تھا کہ اس نے اپنا کھیل، لحاف اور دیگر سامان تک فروخت کر دیا اور کمال درجہ کی منت و سماجت کے بعد حضرت قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کے

ہمراہ رہنے کی اجازت حاصل کر لی۔ یہاں سے جب آپ خاص شکار پور پہنچے تو ایک دم سرد ملک سے گرم علاقے میں داخل ہونے کی وجہ سے حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی طبع مبارک پریشان ہو گئی، چنانچہ حضور نے وہاں سے براستہ سکھر، بہاولپور، شیر شاہ سیدھانتوں اور نوشہرہ کا رخ فرمایا۔ راستہ میں چند یوم کے لئے رکے اور وہاں بھی اپنے فیض روحانی کی ضیاء پاشیاں فرماتے گئے۔

ہم نے پھولوں کو چھوا مرجھا گئے کانٹے بنے
تو نے کانٹوں کو چھوا تو گلستاں کر دیا

سفر پاک و ہند

۱۸۷۰ میں ملک افغانستان کے شہر قندہار دریائے ارغندہ کے اس پار موضع خنزرا سے آپ نے دور ہنمایان سفر اور ایک برادرِ طریقت کے ہمراہ ملک ہندوستان (پاک و ہند) کا سفر مبارک اختیار فرمایا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام مبارک لے کر مرشدِ کامل کے حکم پر اپنے آبائی ملک کو خیر باد کہہ دیا۔ اس وقت حضور قبلہ عالم نَوَّرَ اللہ مَرَقَدَهُ کے والد محترم رحلت فرما چکے تھے، جبکہ والدہ مشفقہ بقید حیات تھیں راستہ میں سب سے پہلے افغانستان کی بلوچستانی سرحد (چمن بارڈر) پار کر کے حضرت خواجہ پیر میاں عبدالحکیم نقشبندی مجددی قَدَس سِرُّهُ الْقَوِیُّ کے مزار پر انوار پر تشریف لے آئے جو کہ حضرت قیوم ربانی خواجہ خواجگان خواجہ محمد معصوم سرہندی علیہ الرحمۃ کے خلیفہ ہیں۔ یہاں دو یوم قیام کے بعد علاقہ پشین کی طرف رجوع فرمایا۔ حضرت میاں عبدالحکیم کے آستانہ عالیہ پر پہنچنے سے آپ نے اپنے ہمراہیوں کو وہ تمام درخت دکھائے جو میاں صاحب موصوف قندہار شریف سے بحکم بادشاہ ہجرت کرنے پر عالم سوگ اور فرقت کی بیقراری سے اپنی اپنی جگہوں سے باذن اللہ ہٹ کر پیچھے پیچھے چلے آتے تھے، اور کافی دور جا کر حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کے اشارہ فرمانے پر جہاں جہاں تھے وہیں رک گئے اور ایک

درخت جوان میں سے بڑا تھا کچھ زیادہ سوگوار تھا وہ نہ رکا اور مزید آگے بڑھتا آیا کافی فاصلہ طے کرنے پر قبلہ میاں صاحب علیہ الرحمۃ نے اسے رک جانے کا حکم صادر فرمایا چنانچہ وہ درخت اکیلا تنہا میدان میں کھڑا ہو کر حضرت میاں عبدالحکیم نقشبندی مجددی قَدَسَ سِرُّهُ الْعَزِيزِ کی فرمانبرداری کی شہادت دیتا رہا۔



اولیاء اللہ

یہ فنا فی الذاتِ ربِّ لا یزال
ان کو ہی قلبی طمانیت انہیں ذہنی سکون
گردشِ افلاک کا ان پر نہیں کوئی اثر
اولیاء ہر حال میں لا یخف لا یخز نون

(علامہ محمد اقبالؒ)

ریاضت و مجاہدہ

حضرت کا کا صاحب علیہ الرحمۃ کے مزار پر انوار پر چلہ کشتی

بالآخر حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ حضرت کا کا صاحب علیہ الرحمۃ کے مزار اقدس پر حاضر ہوئے اور اپنے وطن عزیز شہر قندھار شریف سے سفر اختیار کرنے کے بعد یہ پہلا مزار شریف تھا جہاں آپ نے چلہ کشتی فرمائی، بعد از فراغت چلہ کشتی آپ وہاں پر ہی تشریف فرما تھے کہ آپ کے ہمسفر طالب علم نے عرض کیا کہ بندہ نواز! مجھے اسم اعظم کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے باکمال شفقت محبت اسم اعظم کی اجازت عنایت فرمائی اور وہ طالب علم آپ کی روانگی سے دو دن پہلے نامعلوم کس طرف چلا گیا۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر حاضری و چلہ کشتی

حضرت کا کا صاحب علیہ الرحمۃ کے دربار گوہر بار پر حاضری دینے کے بعد حضور قبلہ عالم نور اللہ موقدہ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے روح رواں قبلہ عارفان، غوث صدیقی، امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ الربانی کے آستانہ عالیہ اور دربار مقدسہ پر حاضری دینے کا ارادہ فرمایا اور دیوانہ وار عالم شوق میں سفر شروع کر دیا۔ دوران سفر اولپنڈی اور جہلم ایک ایک ماہ کا قیام فرمایا۔ سرہند شریف جاتے ہوئے جب لدھیانہ پہنچے تو شہری آبادی کے باہر ایک ولی اللہ کا مزار مبارک تھا، آپ ہفتہ بھر وہیں ٹھہرے رہے۔ اس مزار مقدس پر ایک عالم جو کہ نہایت ہی زہد و تقویٰ کے

مالک تھے قیام پذیر تھے، اس عالم دین نے جب آپ کی زیارت کی تو وہ آپ پر فریفتہ ہو گیا، اور آپ کی رفاقت اور صحبت میں ہر وقت رہنے لگا، آخر کار جب آپ نے وہاں سے سرہند شریف جانے کا عزم فرمایا تو اس عالم دین نے بھی آپ کی معیت میں سفر کرنے کو سعادت مندی سمجھتے ہوئے سفر کا عزم کر لیا۔ حضور قبلہ عالم علیہ السلام نے اس عالم دین پر بہت شفقت فرمائی تھی، آپ نے جتنے روز بھی حضرت سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ الزبانی کے مزار مقدس پر قیام فرمایا وہ عالم دین آپ کی معیت میں رہے اور علم و عرفان کی دولت سے مالا مال ہوتے رہے۔

حضور قبلہ عالم قدس سرہ العزیز جب سرہند شریف پہنچے تو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ السلام نے آپ پر اسرار و معارف کے دروازے کھول دئے، حضور قبلہ عالم علیہ السلام نے نہایت سکون اور اطمینان سے چالیس یوم وہاں قیام فرمایا۔ حضرت امام ربانی علیہ السلام کے مزارِ گوہر بار پر علم و عرفان کی موسلا دھار بارش اور فیوض و برکات کی تقسیم عام ہے، اسی لئے تو شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال نے جب وہاں حاضری دی تو وہاں کی کیفیت اس انداز میں لکھتا ہے۔

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلع انوار
اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار

حضور قبلہ عالم علیہ السلام سرہند شریف سے روحانی، اور عرفانی دولت سے مالا مال ہو کر براستہ امرتسر لاہور تشریف لائے، اس عالم دین نے لدھیانہ سے آپ نے ہاں رہنے کی اجازت حاصل کر لی۔ راستہ میں حضور قبلہ عالم علیہ السلام پھلو اور دیگر کئی مقامات پر بندگانِ الہی کے قلوب کو اپنی نورانی ضیاء پاشیوں سے چند دنوں میں ہی منور کرتے

ہوئے لاہور تشریف فرما ہوئے۔

مزار حضرت شاہ محمد غوثؒ پر حاضری و چلہ کشی

لاہور میں حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ دربارِ گوہر بار حضرت شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ (واقع بیرون دہلی دروازہ) تشریف لائے۔ بقول کے ولی راوی می شناسد

نہ جانے اس وقت کیا کیفیت ہوگی، آپ نے وہاں چھ ماہ کا عرصہ قیام فرمایا اور شب روز کا شغل آپ کو صرف یاد الہی اور مراقبہ تھا۔ یہاں قیام پذیر ہونے کی وجہ سے آپ کی طبیعت بہت زیادہ جلالی ہو گئی تھی جس کا عالم یہ تھا کہ کسی شخص کو آپ سے آدھ منٹ سے زیادہ گفتگو کرنے کی ہمت نہ ہوتی تھی، چہرہ مبارک اتنا منور اور آب و تاب والا تھا کہ جی بھر کر دیکھنا تو کیا نظر بھر کر دیکھنے کا بھی حوصلہ نہ پڑتا تھا۔ یہاں سے فراغت کے بعد ملتان تشریف جانے کا ارادہ فرمایا۔

مزاراتِ ملتان پر حاضری و چلہ کشی

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ لاہور تشریف سے سیدھے ملتان تشریف لے گئے، ملتان تشریف میں متعدد اولیائے کرام، صوفیائے عظام اور بزرگانِ دین کے مزاراتِ مقدسہ پر حاضری دی اور اپنی عادتِ مستمرہ کے مطابق یہاں بھی متعدد مقامات پر چلے پورے کئے، جیسا کہ حضرت موسیٰ پاکؑ شہید کا مزارِ اقدس۔

خواجہ خواجگاں حضرت باقی باللہؒ کے مزار پر حاضری و چلہ کشی

حضور قبلہ عالم پیر سید فیض محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ملتان تشریف سے براستہ لاہور تشریف دہلی تشریف حضرت خواجہ خواجگاں سرخیل قافلہ عارفانِ فنا فی اللہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ اللہ کے مزار پر انوار پر حاضر ہوئے۔ آپ امام ربانی غوثِ صدیقی

مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی فاروقی عَلَیْهِ الرَّحْمَةُ الْقَوِی کے شیخ طریقت ہیں۔ اور نویں پشت پر حضور قبلہ عالم پیر قندھاری عَلَیْهِ السَّلَام کے آپ دادا پیر ہیں۔ حضور قبلہ عالم عَلَیْهِ السَّلَام نے خواجہ خواجگاں نَوَّرَ اللّٰهُ مَرْقَدَهُ کے مزار مقدس پر چلہ مکمل فرمایا، آپ نے آستانہ عالیہ پر اس ادب و احترام سے قیام فرمایا جیسا کہ اولاد آباؤ اجداد کے ہاں قیام پذیر ہوتی ہے۔ جب یہ انداز تھا تو وہاں سے جو فیوض و برکات آپ کو نوازے گئے اس کا اندازہ کون کر سکتا ہے، یہ وجہ تھی کہ حضور قبلہ عالم عَلَیْهِ السَّلَام وہاں پر حاضری کے دوران پھولے نہ سماتے تھے۔

دور دراز سے پیادہ سفر کرنے والے مسافر کی تمام تھکا و ٹیس خواجہ باقی باللہ عَلَیْهِ السَّلَام نے دور فرمادیں، لا تعداد ذرہ نوازیوں سے مشرف ہو کر حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے اجمیر شریف جانے کا ارادہ فرمایا۔ اجمیر شریف کا سفر اختیار کرنے سے پہلے دہلی شریف اور اسکے مضافات میں ہر ولی اللہ کے مزار پر حاضری دی، جن میں حضرت سلطان المشائخ خواجہ محبوب الہی نظام الدین اولیاء، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، حضرت خواجہ سرور شہید، حضرت خواجہ شمس الدین اوتاد اللہ، حضرت خواجہ امیر خسرو عَلَیْهِمُ الرَّحْمَةُ اللّٰهُ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ بعد ازاں اجمیر شریف روانہ ہو گئے۔

خواجہ معین الدین چشتیؒ کے مزار پر حاضری و چلہ کشی

دہلی سے حضور قبلہ عالم عَلَیْهِ السَّلَام سیدھے اجمیر شریف حضرت سلطان الہند خواجہ غریب نواز معین الملت والدین چشتی اجمیری نَوَّرَ اللّٰهُ مَرْقَدَهُ کے آستانہ مبارکہ پر حاضر ہوئے یہاں پر بھی کمال درجہ مانوس ہوئے اور ریاضت الہیہ و مراقبہ میں مشغول رہے۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ رحمت باری کی موسلا دھار بارشیں آپ پر ہو رہی ہیں۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے ساڑھے تین ماہ یہاں پر قیام فرمایا اور منازل سلوک طے کرتے

رہے۔ اجمیر شریف سے آپ نے بمبئی (ممبئی) جانے کا عزم فرمایا۔

ممبئی کے سفر کا ارادہ اور پھر دہلی واپسی

حضور قبلہ عالم پیر قندھاری رَحْمَةُ اللهِ الْبَارِي نے اجمیر شریف سے ممبئی جاتے ہوئے راستہ میں بے پور کی ایک مسجد میں تین چار یوم قیام فرمایا۔ وہاں پر آپ کو نہایت ہی شدت کا بخار ہو گیا، وہاں پر نہ ہی کوئی ڈاکٹر اور نہ حکیم، نہ کوئی تیمار دار اور نہ کوئی معالج تھا، حضور قبلہ عالم عليه السلام تنہا ایک درخت سے اوٹ لگائے بخار کی حالت میں تین دن اور تین رات وہیں پر رہے۔ اللہ کریم نے تین دن بعد آپ کو صحت سے نوازا۔ صحت یاب ہونے کے بعد آپ نے سفر کا رخ بدل دیا، اور ممبئی جانے کی بجائے دہلی شریف کا رخ فرمایا۔ واپسی پر بے پور میں اسی مسجد میں جہاں پہلے قیام فرمایا تھا پھر تین چار یوم قیام فرمایا۔ اور وہاں سے سیدھے دہلی شریف تشریف فرما ہوئے۔ دہلی شریف میں آپ نے جامع مسجد دہلی کو اپنی قیام گاہ منتخب فرمایا۔ آپ کم و بیش تین ماہ دہلی میں قیام پذیر رہے، یاد الہی اور مراقبہ میں شب و روز گزارتے۔ تمام شب اولیاء الرحمن عليهم الرضوان کے مزارات مقدسہ پر گھومتے اور اس تین ماہ کے عرصہ کو آپ نے بالکل خاموشی سے گزارا، کسی سے کوئی کلام نہ فرماتے تھے۔ تین ماہ قیام کے بعد سرہند شریف کا عزم بالجزم فرمایا۔

سرہند شریف دوبارہ حاضری

حضور قبلہ عالم عليه السلام نے سرہند شریف آتے ہوئے راستہ میں پانی پت کے مقام پر کوئی ہفتہ عشرہ قیام فرمایا۔ جس مسجد میں آپ نے قیام فرمایا تھا اس مسجد کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا مدرسہ تھا جس میں قریباً نو دس طلبہ زیر تعلیم تھے۔ اُن طلبہ میں سے ایک طالب علم نے جو کہ اپنے آپ کو ضلع امرتسر کا بتاتا تھا حضور قبلہ عالم عليه السلام سے مانوس ہو گیا، اور اکثر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا اور فیوض و برکات سے لطف اندوز

ہوتا۔ آپ کی خدمت میں اکثر حاضری دینا اس کا روزانہ کا معمول تھا۔ حضرت قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے بھی اپنی بیش بہا عنایات سے نوازتے ہوئے ایک ہی نگاہ کرم اور توجہ سے اس کو تمام مراتب سلوک اور لطائف سے مشرف فرمادیا۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو عالم نے اسی لئے فرمایا ہے۔

اک نگاہ بے عاشق دیکھے لکھ ہزاراں تارے ہو
لکھ نگاہ بے عالم دیکھے کسے نہ کدی چاہڑے ہو

پھر آپ حضرت امام ربانی سید الطائفہ مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کے مزارِ گوہر بار پر حاضر ہوئے اور دوبارہ چلہ کیا، یہاں سے آپ گرانقدر انوار و برکات سے مالا مال ہوئے جن کو احاطہ تحریر میں نہیں لایا جاسکتا۔ حضرت قبلہ عالم عالم سرہند شریف سے سیدھے (براہ راستہ پھلواری، لدھیانہ، جالندھر اور امرتسر) لاہور شریف تشریف لے آئے۔

داتا گنج بخش اور حضرت میاں میر کے مزارات پر حاضری

لاہور شریف پہنچ کر حضور قبلہ عالم عالم نے دربارِ گوہر بار مرکزِ تجلیات الہیہ حضرت خواجہ خواجگان داتا گنج بخش علی ہجویری نور اللہ مرقدہ کے آستانہ عالیہ پر حاضری دی، اور بیحد فیوض و برکات حاصل کئے۔ آپ مہینہ بھر دربار شریف پر قیام پذیر رہے۔ لاہور کے اس قیام میں حضور قبلہ عالم دیگر اولیاء الرحمن علینہم الرضوان کے مزارات مقدسہ پر بھی حاضری دیتے رہے، جن میں حضرت بالا پیر میاں میر عالم کا مزار مبارک سرفہرست ہے۔ دربار پر وقار حضرت داتا گنج بخش عالم سے آپ براہ راستہ سیالکوٹ، گجرات، جہلم، راولپنڈی ریاست جموں و کشمیر کی طرف روانہ ہو گئے، اور سری نگر (کشمیر) تشریف لے گئے۔

خواجہ شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مقدس پر حاضری و چلہ کشی

سری نگر (کشمیر) میں حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار سے فیوض مقدسہ سے بہرہ ور ہوئے۔ اس قیام کے دوران ایک کشمیری درزی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر رہا، اور اپنی مخلصانہ عقیدت و محبت اور نیاز مندی سے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو اتنا خوش کیا کہ آپ نے اپنی پُر فیض توجہ اور نگاہ پُر اثر سے اس کا قلب نور معرفت سے منور فرما دیا۔

المختصر پاک و ہند کی سرحد میں داخل ہونے سے لے کر جبکہ آپ کی عمر شریفہ صرف بیس ۲۰ برس تھی اور ۸۷ء تھا، تب سے ۱۹۲۰ء تک یعنی پچاس سال کا عرصہ بعید آپ نے سیلانی طبع اور ملنگی میں گزارا۔ اسی دوران آپ نے صوبہ جات سندھ، سرحد، پنجاب، سی پی، یو پی، ریاستہائے بہاولپور، پٹیالہ، جے پور اور جموں و کشمیر کے گوشہ گوشہ اور قریہ قریہ کی سیر و سیاحت فرمائی، اور ہر بستی کو اپنے فیوض و برکات سے نوازا۔ اس دوران اولیاء الرحمن رحمۃ اللہ علیہم الزّضوان کے مزارات مقدسہ پر تشریف لے جاتے رہے، اور اکثر درگاہوں پر چلہ کشی بھی فرمائی۔ اس سیلانی دور میں بھی آپ نے ہزار ہا تشنگانِ حق و صداقت کو رشد و ہدایت سے بہرہ یاب کیا، سینکڑوں خوش قسمتوں کو اپنی نگاہ ولایت سے سیراب فرماتے ہوئے ان کے قلوب کو ذکر الہی سے سرشار فرمایا۔



پچاس سالہ سفر کے بعد سکونت

زیارت و صحبتِ شیخ کی آرزو

آپ سیلانی طبع تھے، اس دوران میں اللہ دین صاحب جو کہ بنک میں ملازم تھے اُن سے کوئی قانون طور پر غلطی سرزد ہو گئی جس کی وجہ سے وہ فرار ہو گئے اور کوہ مری چلے گئے۔ پولیس نے کافی جستجو کرنے کے بعد انہیں کوہ مری سے گرفتار کر لیا، اچانک حضور قبلہ عالم علیہ السلام کا وہاں سے گزر رہا تو اللہ دین صاحب نے جب آپ کو دیکھا تو اس کے دل نے کہا کہ یہ کوئی خدا کا برگزیدہ اور ولی اللہ ہے، فوراً قدم بوس ہوا اور اس مصیبت سے خلاصی اور رہائی کے لئے التجا کی۔ آپ نے دعا فرمائی، آپ کی دعا و برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس کی رہائی فرمادی، اور وہ باعزت بری ہو گیا۔ رہائی کے بعد اس کے دل میں حضور قبلہ عالم علیہ السلام کی محبت اور عقیدت جنون کی حد تک ہو گئی، مگر آپ کی قیام کا کسی کو بھی علم نہ تھا چونکہ آپ ہمیشہ سیر و سیاحت میں رہتے تھے۔ آخر کار اس نے آپ جناب تلاش کر لیا اور صدقِ دل سے مرید ہو گیا۔ چونکہ آپ اختر و بیشتر سیر و سیاحت میں رہتے تھے، اور ادھر چوہدری اللہ دین کی محبت کا عالم جنون کی حد تک تھا، یہ شخص آپ کی زیارت اور صحبت سے فیض یاب ہونے کی غرض سے ہمیشہ سفر میں ہی رہتا تھا، اور سفر کی صعوبتیں برداشت کرتا تھا۔ بقول حضرت مولانا روم علیہ السلام

یک زمانہ صحبتِ باولیاء

بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

حضور قبلہ عالم کا عقد مبارک

مرید صادق اللہ دین کے دل میں یہ خیال آیا کہ اگر حضور قبلہ عالم ﷺ کی شادی ہو جائے تو ممکن ہے کہ آپ ایک جگہ پر مقیم ہو جائیں، اور عقیدتمندوں کو خوب زیارت و صحبت کا موقع ملے، چنانچہ ایک مرتبہ آپ اس کے پاس تشریف لائے تو اللہ دین صاحب نے بصد نیاز مندی عرض کیا کہ بندہ نواز! میں اپنی بھتیجی سے آپ کا عقد کرنا چاہتا ہوں، بخدا آپ میری اس عرض کو رد نہ فرمائیں، حضور قبلہ عالم ﷺ نے فرمایا اللہ دین ایسی بات مت کرو میں آزاد طبیعت کا شخص ہوں، مجھ سے یہ قید برداشت نہیں ہو سکتی، چنانچہ خفا ہو کر چل دئے۔ کچھ عرصہ بعد اللہ دین صاحب پھر آپ کی تلاش میں چل دیئے، اور آخر کار کشمیر پہنچ کر وہاں آپ کو پایا۔ شرفِ ملاقات اور کچھ گفتگو کے بعد پھر سوال مذکور عرض کیا، آپ نے پھر اسی طرح انکار فرما دیا۔ القصہ یہ شخص اپنے بات منوانے کے لئے آپ کے پیچھے پیچھے مدت تک پھرتا رہا اور منت سماجت کرتا رہا۔ آخر حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے بہت غور و فکر کے بعد اس معاملہ کو امر الہی و سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی سمجھتے ہوئے اللہ دین کی خواہش کو شرفِ قبولیت بخشا۔ اس طرح اللہ دین صاحب نے آپ کا عقد مبارک بمقام کریالہ نزد پتو کی اپنی خوش بخت اعلیٰ نصیب بھتیجی مسماۃ فاطمہ دختر عزیز دین سے کر دیا۔ جو کہ حضرت عارف ربانی شیر یزدانی میاں صاحب شیر محمد شرپوری ﷺ کے خاندانِ باکرامت سے ہیں۔

شاہدرہ میں قیام

نکاح ہو جانے کی کچھ عرصہ بعد پھر سابقہ جولانی والی کیفیت غالب رہی۔ مگر بعد میں آپ نے پہلے تو لاہور شریف حضرت شاہ محمد غوث علیہ الرحمۃ کے متصل، بعد ازاں شاہدرہ باغ (لاہور) میں مستقل اقامت اختیار فرمائی اور یہاں قریباً پچیس برس تک قیام فرمایا۔

خوش بخت شریکہ حیات کی چند یادیں

صاحبزادگان والا شان نے بیان فرمایا کہ مخدومنا والدہ محترمہ فرماتی ہیں کہ شروع شروع میں جب میرے والدین نے حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ سے میرا عقد کر دیا تو اس وقت آپ کی عمر شریفہ قریباً ستر (۷۰) برس تھی، آپ کے کچھ دانت مبارک بھی گر چکے تھے۔ میں نے یہ حالت دیکھ کر انہوں نے اپنے والدین سے شکوہ اور شکایت کی کہ آپ نے میرا عقد ایک ایسے شخص سے کیا ہے جو کہ معمر اور غیر ملکی ہے اس وجہ سے اسکی زبان بھی میری سمجھ میں نہیں آتی، اور اسکی طبع بھی فقیرانہ ہے۔ میں ان کے ساتھ کیسے زندگی بسر کر سکوں گی۔ لیکن بعد میں مجھے یہ حقیقت واضح ہوئی کہ میرے سب شکوے اور شکایات بے جا اور غلط ہیں، درحقیقت میرا عقد ایک غریب الوطن سے نہیں بلکہ ایک شہنشاہ سے ہوا ہے، آپ کی خدمت اقدس میں آجانے کے بعد میرا دل دنیاوی چیزوں سے یکسر متنفر ہو گیا، اور میں اللہ تعالیٰ کی محبت میں ہمہ تن مستغرق ہو گئی تھی۔ اللہ جل جلالہ نے آپ کے احترام و عزت اور خدمت کو میرے دل میں محبوب بنا دیا تھا، یہ وجہ تھی کہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ اپنے خاص خاص غلاموں اور عقیدتمندوں کے سامنے اپنی زبان مبارک سے میری تعریف ان الفاظ میں فرمایا کرتے تھے، "دیکھو میں ایک غریب الوطن، معمر اور درویش ہوں لیکن میری اہلیہ ان سب چیزوں کو اپنے لئے ایک نعمت مرقبہ جانتے ہوئے میری خدمت میں کوئی فرق نہیں رکھتی، مہمانوں کی خدمت تہہ دل سے بجالاتی ہیں، میں ان پر بہت زیادہ خوش ہوں، میں نے ان کو دنیاوی عورتوں کی طرح نہیں پایا۔"

سادگی و مقام فقر

محترمہ مائی صاحبہ فرماتی ہیں کہ شروع شروع میں میں نے آپ سے عرض کیا کہ حضور گھریلو استعمال کے لئے برتن چاہئیں۔ آپ بازار سے سلور کے دو پیالے خرید

لائے اور فرمایا تم کو یہ کافی ہیں۔ گھی کے لئے کوئی برتن نہ تھا، آپ ایک بوتل میں گھی ڈالا کرتے تھے۔ کبھی کبھی آپ مجھے گھر میں بٹھا کر باہر سے دروازہ کو بند کر کے اور تالا لگا کر شاہدرہ کے متصلہ ذخیرہ میں تشریف لے جایا کرتے تھے، اور بسا اوقات تو پانچ چھ روز تک واپس تشریف لایا کرتے تھے۔ دریں اثناء میں گھر میں بعض میوے موجود پاتی تھی، جس سے گزراوقات باسانی ہو جایا کرتی تھی۔ اسی طرح کچھ عرصہ تک آپ کا یہ طریقہ رہا، بعد میں آپ نے سیلانی طریقہ کو ترک فرما کر ایک حجرہ میں خلوت اختیار فرمائی اور جنگل میں جانا چھوڑ دیا۔

اپنے کام خود کرنے کی عادت شریفہ

جب آپ ایک جگہ مقیم ہو گئے تو لوگوں کی آمد و رفت بہت زیادہ ہو گئی۔ اسی دور کی بات ہے کہ مہانوں کے لئے سبزی وغیرہ اور دیگر سامان خود بازار سے خرید کر لایا کرتے تھے۔ اگر کوئی غلام خود خرید کر لانے کے لئے بازار جانے کی عرض کرتا تو حضور قبلہ عالم ﷺ فرماتے کہ یہ کام میں خود کر سکتا ہوں۔ آپ جب بازار میں سے گذرتے تو مسلمانوں کے علاوہ شاہدہ کے ہندو اور سکھ بھی آپ کی تعظیم کے لئے فوراً اٹھ کھڑے ہوتے اور آپ ان سب کو راہ راست کی تبلیغ فرماتے تھے،

تانڈلیانوالہ (فیصل آباد) نقل مکانی

شاہدرہ میں جب آپ کے مریدین اور عقیدت مندوں کی کثرت اور آمد و رفت بہت زیادہ ہو گئی تو آپ عقیدت مندوں کے بے شمار تقاضوں کے بعد چک ۴۱۱ گ ب نزد تانڈلیانوالہ (ضلع فیصل آباد) تشریف لے گئے۔ آپ کی نقل مکانی کی خبر جملہ عقیدت مندوں میں فوراً پھیل گئی۔ لہذا تمام ارادت مند اب شاہدرہ کی بجائے فیصل آباد حاضری دینے لگے۔ یہ مبارک قصبہ حضرت پیر سید فیض محمد شاہ صاحب کے قدوم میمنت لزوم سے فیض آباد شریف کہلانے لگا۔ عقیدت مندوں نے یہاں پر بھی آپ حضور

قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کے لئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کیں، حتیٰ کے تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کی رہائش کے لئے مکانات، زائرین کے لئے مہمان خانہ اور دیگر ضروری عمارتیں وغیرہ بنوادیں۔ طالبانِ فیض نے ضروریات خانگی بھی فوری طور پر مہیا کر دیں یہاں کے مریدوں کی عقیدت دیکھ کر آپ نے آخر دم تک اقامت فرمائی۔ اور یہاں قریباً سولہ (۱۲) سال تک خلقِ خدا کو انوار و برکات سے نوازتے رہے۔

خلوت گاہ اور مقامِ حضوری

عمدۃ العاشقین حضرت صاحبزادہ سید حسین علی شاہ صاحب نَوَّرَ اللهُ مَرْقَدَهُ نے بیان فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ والدِ گرامی مرتبت سیدی حضور قبلہ عالم عَلَيْهِ السَّلَامُ اپنے سابقہ حجرہ میں (جواب گھر میں شامل کر لیا گیا ہے) ہماری آنکھوں کے سامنے تشریف لے گئے۔ کچھ ہی دیر بعد حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی صاحبزادی کو کسی کام کے سلسلہ میں اس حجرہ مبارکہ میں جانے کی ضرورت پڑی۔ جب آپ حجرہ شریفہ کے دروازہ پر پہنچیں تو اندر سے دروازہ کو کٹا لگا ہوا پایا لیکن اس حجرہ شریفہ کی جنوبی کھڑکی کھلی دیکھ کر اس سے اندر کی طرف جھانکا۔ خیال یہ تھا کہ آپ بیدار ہوں گے تو دروازہ کھلوانے کی تکلیف دوں گی ورنہ واپس لوٹ آؤں گی۔ چنانچہ کھڑکی سے اندر دیکھا تو حجرہ مبارکہ میں حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کونہ پا کر حیران رہ گئیں۔ کہ ابھی تو اندر داخل ہوتے ہم نے دیکھا ہے۔ اور کٹا بھی اندر سے لگا ہوا ہے۔ حجرہ مبارکہ کے اندر کا سارا منظر بھی نظروں کے سامنے تھا مگر ابا جان کدھر چلے گئے؟ صاحبزادی صاحبہ نے جب یہ عالم دیکھا تو بے ساختہ چلا اٹھیں۔ دوسری مستورات جو اس وقت گندم صاف کر رہی تھیں وہ بھی فوراً حجرہ کے آس پاس جمع ہو جاتی ہیں۔ کبھی ادھر دیکھتی ہیں کبھی ادھر۔ مگر جب حضور قبلہ عالم عَلَيْهِ السَّلَامُ کچھ دیر تک بالکل نظر نہ آئے، پھر تو سب نے اپنی جبلی عادت کے مطابق غوغا برپا کر دیا۔ ادھر سے حضور قبلہ عالم عَلَيْهِ السَّلَامُ فوراً دروازہ کھول کر باہر تشریف لائے، اور فرمانے لگے کیا بات ہے تم کو کیا ہو گیا ہے؟ میں تو اندر ہی تھا۔ اس طرح مجھے تکلیف نہ دیا کرو، تم مجھے کچھ نہیں

کرنے دیتیں۔ اس واقعہ کے بعد آپ نے اپنا حجرہ مبارکہ گھر سے ذرا دور بنوالیا۔ جس میں آپ تادم آخر خلوت گزیر رہے۔ یہ مقام اب بھی زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

احوال کشف اور زہد

حضور قبلہ عالم علیہ السلام کے گھر مبارک کے صحن کی بیرونی دیوار کچی تھی۔ سال کے بعد لپائی کرنی پڑتی تھی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں یہ بہت تکلیف محسوس کرتا تھا۔ ایک دن دوران گفتگو اسے پختہ بنوانے کا خیال حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی خدمت ظاہر کیا۔ تو آپ نے اس اس خیال کو ناپسند کرتے ہوئے زجر فرمائی۔ کچھ عرصہ کے بعد درویشوں کے ہاتھوں سے ہم نے وہ کچی دیوار گرا دی۔ اور حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ سے بالا بالا اسی وقت پختہ بنیاد رکھوا دی۔ خیال یہ تھا کہ جب تک آپ باہر تشریف لاتے ہیں۔ اس وقت تک دیوار مکمل ہو جائے گی، اور ہمارا مقصد پورا ہو جائے گا۔ لیکن ابھی پختہ دیوار کی بنیاد رکھی ہی تھی کہ اچانک خلاف معمول حضور قبلہ عالم علیہ السلام حجرہ مبارکہ سے ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ نقشہ مذکورہ دیکھ کر ناراض ہوئے اور فرمایا تم مجھے بزرگوں کے سامنے شرمسار کرتے ہو۔ مجھے بزرگ یہ کہتے ہیں کہ تم اب دنیا دار بنتے جا رہے ہو، دیکھو تمہارے گھر کی دیوار کو اب پختہ کیا جا رہا ہے۔

عارف حق حضرت صوفی محمد صدیق کو بشارت

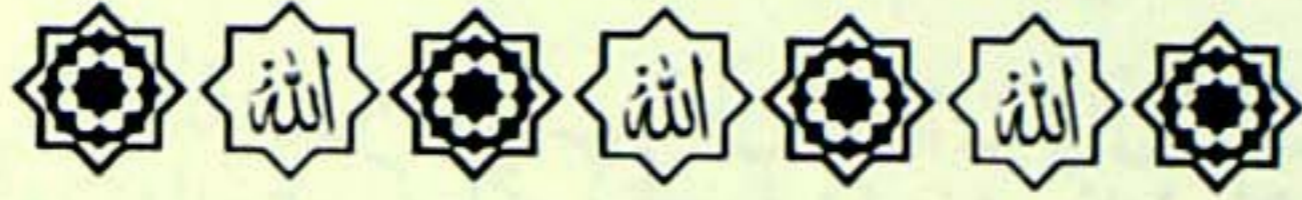
سید العارفین حضرت خواجہ صوفی محمد صدیق صاحب نور اللہ مرقدہ عالم طفولیت سے ہی خاموش اور سادہ طبع ہیں آپ پہلے حضرت خواجہ احمد یار صاحب کے مرید تھے۔ مرید ہونے کے بعد تھوڑا عرصہ ہی گذرا تھا کہ انہوں نے ایک خواب دیکھا۔ خواب میں آپ فیض آباد شریف کے دربار گوہر بار حضرت خواجہ خواجگان

ع۔ خواجہ احمد یار صاحب حضرت سائیں قطب علی شاہ صاحب صاحب پیر محل والوں کے خلیفہ اور سائیں شیر محمد صاحب فتح پوری کے برادرِ طریقت تھے۔

سید پیر قندھاری رحمۃ اللہ الباری کی چار دیواری کے اندر جنوبی طرف کمرہ میں موجود ہیں، اور آپ کے دو بڑے بھائی بھی وہاں موجود ہیں۔ (حالانکہ اس دربار کا سنگ بنیاد اس خواب سے پچیس سال بعد میں رکھا گیا ہے، اور صوفی صاحب اس وقت حضور قبلہ عالم پیر قندھاری رَحْمَةُ اللَّهِ الْبَارِي کے مرید بھی نہیں ہوئے تھے) صوفی صاحب خواب میں دیکھتے ہیں کہ جہاں پر اب حضور قبلہ عالم عَلَيْهِ السَّلَام کا مزار شریف ہے، وہاں پر ایک اونچا سا چبوترہ بنا ہوا ہے اور اس چبوترہ پر حضور سرور کائنات فخر موجودات، باعث تخلیق کائنات، منبع کمالات، احمد مجتبیٰ، مالک ہر دوسرا سیدنا محمد مُصْطَفَىٰ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّحْيَاةِ وَالتَّسْلِيمَاةِ جلوہ افروز ہیں، صوفی صاحب نے اپنے بڑے بھائیوں سے دریافت کیا کہ یہ کونسی جگہ ہے؟ تو انھوں نے جواباً کہا کہ یہ سات ولایتوں کا دار الخلافہ ہے۔ حضور پر نور نُوْزِ عَلٰی نُوْرٍ شَافِعٍ يَوْمِ النُّشُوْرِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مذکورہ چبوترہ پر سفید لباس مبارک عَرِيْبٌ تن فرمایا ہے اور وعظ و نصیحت فرما رہے ہیں۔ ایک درویش نے ہمارے سامنے بھنا ہو گوشت لا کر رکھا، جس سے صوفی صاحب مذکورہ نے بھی تین بوٹیاں کھائیں۔ آپ نے فرمایا کہ ان کی لذت آج بھی میں محسوس کر رہا ہوں۔ کچھ عرصہ بعد میرے مرشد کریم حضرت سائیں احمد یار صاحب عَلَيْهِ السَّلَام کا انتقال ہو گیا، لیکن میں تسکینِ قلبی حاصل نہ کر سکا۔

دریں اثناء موضع مہلو کے میں حضرت خواجہ خواجگاں رہبر گم گشتگاں حضرت پیر قندھاری رَحْمَةُ اللَّهِ الْبَارِي تشریف لائے۔ میں آپ کی خدمت اقدس میں زیارت سے مشرف ہونے کیلئے حاضر ہوا۔ رات کے وقت پیر مدد علی شاہ صاحب تشریف لائے اور حاضرین میں چائے تقسیم کرنی شروع کر دی۔ حضرت قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے فرمایا مدد علی صوفی صاحب کو دو پیالیاں چائے دینا تا کہ تسکینِ قلب ہو جائے حالانکہ میں نے ابھی حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی خدمت میں کسی قسم کی کوئی گفتگو نہیں کی تھی، لیکن میرے دل میں جو قلق مدت سے موجزن تھا، اس کی تسکین کے بارے میں آپ نے توجہ روحانی

سے ارشاد فرما دیا۔ قبلہ صوفی صاحب فرماتے ہیں کہ اس پہلی ملاقات میں حضور قبلہ عالم عَلَيْهِ السَّلَام میرے ساتھ اس طرح شفقت سے پیش آئے جیسے کوئی دیرینہ واقف اور آشنا ہوتا ہے، پھر آپ نے اپنے مرید ہونے کا واقعہ بیان فرما دیا (جو کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے)



طریقِ نقشبندیہ

نقشبنداں عجب قافلہ سالار اند
کہ بحرِ می روند پنہاں قافلہ را

(عارفِ جامیؒ)

کتاب و سنت اور کراماتِ اولیاء

اسلامی تاریخ و لائٹ کے ہاتھ پر ظہورِ کرامات اور خلافِ معمول واقعات کے ظہور سے بھری پڑی ہے اور کتاب و سنت ان کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ کراماتِ اولیاء کا انکار قرآن پاک کی واضح آیات کے انکار کے مترادف ہے۔ ان میں سے ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کے صحیح ہونے پر خبر دی ہے کہ ہم نے تم پر بادل سے سایہ کیا۔ اور من و سلویٰ اتارا۔ اگر منکرین میں سے کوئی یہ کہے کہ یہ تو موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ تھا۔ تو ہم کہیں گے کہ یہ جائز ہے، کیونکہ اولیاء اللہ کی کرامتیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ ہیں، اور اگر یہ کہیں کہ ہماری کرامات حضور سے غیبت کی حالت میں ظاہر ہوتی ہیں، تو یہ ضروری نہیں کہ وہ بھی آپ کا معجزہ ہوں، اور وہ معجزہ موسیٰ علیہ السلام کے مختلف تھا۔ تو ہم کہتے ہیں کہ جب موسیٰ علیہ السلام ان سے غائب ہو کر کوہ طور پر چلے گئے، تو وہی حکم ان پر باقی رہا۔ پس زمان و مکان کی غیبت آپس میں مساوی ہیں، جب موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ مکان کی غیبت کی صورت میں جائز تھا تو یہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ بھی زمان کی غیبت کی صورت میں جائز ہوگا۔

قرآن میں کرامتِ آصف بن برخیا کا ذکر

دوسری بات یہ ہے کہ ہم کو آصف بن برخیا کی کرامت کی خبر دی گئی ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو ضرورت محسوس ہوئی کہ بلقیس کا تخت اس کے آنے سے پہلے آپ کے سامنے حاضر کیا جائے اور اللہ تعالیٰ نے آصف بن برخیا کا شرف اور اس کی

کرامت کو لوگوں پر ظاہر کرنا اور اہل زمانہ کو یہ جتنا چاہا کہ اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں تو حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کون ہے جو بلقیس کا تخت اس کے آنے سے پہلے یہاں حاضر کر دے تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ جنوں میں سے ایک جن نے کہا کہ میں اسے آپ کے پاس آپ کی مجلس پر خاست ہونے سے پہلے پیش کر سکتا ہوں، تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمیں اس سے جلدی چاہیے۔ تو حضرت آصف بن برخیا نے عرض کیا کہ میں اس کو آپ کی خدمت اقدس میں آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے پیش کر سکتا ہوں، آپ کو یہ بات مشکل معلوم نہ ہوئی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا رآهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهُ قَالَ هَذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ۝ (النمل، 27 : 40)

(پھر) ایک ایسے شخص نے عرض کیا جس کے پاس (آسمانی) کتاب کا کچھ علم تھا کہ میں اسے آپ کے پاس لا سکتا ہوں قبل اس کے کہ آپ کی نگاہ آپ کی طرف پلٹے (یعنی پلک جھپکنے سے بھی پہلے)، پھر جب (سلیمان علیہ السلام نے) اس (تخت) کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا (تو) کہا: یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ آیا میں شکر گزاری کرتا ہوں یا ناشکری، اور جس نے (اللہ کا) شکر ادا کیا سو وہ محض اپنی ہی ذات کے فائدہ کے لئے شکر مندی کرتا ہے اور جس نے ناشکری کی تو بیشک میرا رب بے نیاز، کرم فرمانے والا ہے ۝ (ترجمہ عرفان القرآن)

یہ واقعہ کسی صورت سے معجزہ نہ تھا۔ کیونکہ آصف بن برخیا پیغمبر نہ تھے لہذا یہ ان کی کرامت ہے، اگر وہ معجزہ ہوتا تو حضرت سلیمان علیہ السلام سے اس کا ظاہر ہونا لازم تھا۔

قرآن میں کرامتِ مریم کا ذکر

نیز ہمیں سیدہ مریم علیہا السلام کے قصے میں بتایا گیا ہے کہ جب حضرت زکریا علیہ السلام آپ کے پاس آتے تو گرمی کے موسم میں سردی کے میوہ جات اور پھل موجود پاتے اور سردی کے موسم میں گرمی کے میوہ جات اور پھل پاتے۔ یہاں تک کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ پھل مریم تمہارے پاس کہاں سے آتے ہیں، تو حضرت مریم علیہا السلام نے جواب دیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے آتے ہیں، حالانکہ وہ نبی نہ تھیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے حال کے متعلق واضح خبر دی ہے۔

ارشاد فرمایا:

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْبِحْرَابِ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ
يَا مَرْيَمُ أَنَّى لِكَ هَذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ
يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (آلِ عِمْرَانَ، 3 : 37)

جب بھی زکریا (علیہ السلام) اس کے پاس عبادت گاہ میں داخل ہوتے تو وہ اس کے پاس (نئی سے نئی) کھانے کی چیزیں موجود پاتے، انہوں نے پوچھا: اے مریم! یہ چیزیں تمہارے لئے کہاں سے آتی ہیں؟ اس نے کہا: یہ (رزق) اللہ کے پاس سے آتا ہے، بیشک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا کرتا ہے ۝ (ترجمہ عَرَفَانَ الْقُرْآن)

اصحابِ کہف کے عجب احوال کا ذکر

بنی اسرائیل کے نوجوان اولیاء اللہ اصحابِ کہف کا حال، کتے کا ان سے کلام کرنا، ان کا غار میں تین سو نو سال تک سوتے رہنا، اور غار میں دائیں بائیں کروٹ بدلنا، ان سب باتوں کے متعلق ہمیں بالتفصیل بتایا گیا ہے۔ یہ باتیں خلافِ عادت ہیں اور یہ معجزہ نہیں بلکہ کراماتِ اولیاء کے زمرے میں آتی ہیں۔ فرمایا گیا ہے

وَنَقَلْبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبُهُمْ

بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ --- ۰ (الکَهِف، 18 : 18)

اور ہم (وقفوں کے ساتھ) انہیں دائیں جانب اور بائیں جانب کروٹیں بدلاتے رہتے ہیں، اور ان کا کتا (ان کی) چوکھٹ پر اپنے دونوں بازو پھیلائے (بیٹھا) ہے۔۔۔ ۰ (ترجمہ عَزْفَانُ الْقُرْآن)

یہ بھی جائز ہے کہ یہ کرامات بوقت تکلیف اور حصولِ موہولہ کی دعا کے قبول ہونے کے معنی میں ہوں، نیز یہ بھی جائز ہے کہ ایک لمحے میں ایک لمبی مسافت کا طے کر لینا ہو، اور یہ بھی جائز ہے کہ ایک نامعلوم جگہ سے کھانے کا ظہور ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ لوگوں کی اندرونی اندیشوں سے آگاہی حاصل کرنا ہو۔ اور اس قسم کی اور باتیں بھی جائز ہیں۔

اعمالِ صالحہ کا وسیلہ و دعا اور خرقِ عادت

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث صحیحہ میں ہے کہ ایک دن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) پہلی امتوں کے عجیب افعال میں سے ہمیں کچھ بتائیے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلے تین شخص کہیں جا رہے تھے۔ جب رات ہوئی تو

انہوں نے ایک غار میں رہنے کا ارادہ کیا اور اس میں جا کر سو رہے۔ جب کچھ حصہ رات گذر گئی تو پہاڑ پر سے ایک بڑا پتھر اس کے اوپر گر پڑا اور اس غار کا منہ بند ہو گیا۔ وہ حیران و پریشان ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ اب ہمیں یہاں سے کوئی رہائی نہیں دلا سکتا سوائے اس کے کہ ہم اپنے گناہوں کی خداوند تعالیٰ سے معافی مانگیں۔

تب ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ میرے والدین تھے، اور دنیا کی دولت میں سے سوائے چند بکریوں کے اور کچھ نہ تھا۔ کہ جن کا دودھ میں ان کو پلاتا تھا، میں ہر روز ایک گٹھا ایندھن کالاتا اور جب تک کہ میں ان بکریوں کا دودھ دوہ کر ان کو دیتا، وہ سوچکے تھے دودھ کا پیالہ میرے ہاتھ میں تھا اور میں وہیں اس حالت میں کھڑا رہا۔ اور کچھ کھائے بغیر ان کی بیداری کا انتظار کرتا رہا، حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔ وہ دونوں جاگے اور کھانا کھایا۔ تب میں کہیں جا کر بیٹھا، اور وہ کہنے لگا کہ اے خدا! میں اگر اس معاملہ میں سچا ہوں تو ہمارے لئے کچھ آسانی بہم پہنچا۔ اور ہماری مدد فرما۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ پتھر اسی وقت ہلا اور کچھ شگاف پیدا ہو گیا۔

دوسرے شخص نے کہا کہ میرے چچا کی لڑکی نہات خوبصورت تھی، اور میرا دل اس پر فریفتہ ہو گیا۔ میں اُسے اپنی طرف بلاتا تھا۔ یہاں تک کہ میں نے اس کو بمشکل ایک سو بیس دینار بھیجے کہ وہ ایک رات میرے ساتھ خلوت کرے، جب میں اس کے پاس گیا تو میرے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہوا۔ اور میں نے اس سے ہاتھ اٹھالیا اور وہ روپے بھی اسی کے پاس رہنے دیئے۔ تب اس نے کہا کہ اے خدا! اگر میں اس بیان میں سچا ہوں تو ہمارے لئے کشائش فرما۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ پتھر کچھ اور ہلا اور وہ شگاف بڑا ہو گیا۔ لیکن ابھی تک وہ اس شگاف سے باہر نہیں نکل سکتے تھے۔

تیسرے شخص نے عرض کیا کہ اے خدا! میرے پاس مزدوروں کی ایک

جماعت کام کیا کرتی تھی، جب وہ کام ختم ہو گیا تو وہ سب مجھ سے اپنی مزدوری وصول کر کے چلے گئے، سوائے ایک مزدور کے جو کہیں غائب ہو گیا تھا۔ میں نے اس کی مزدوری سے ایک بھیڑ خرید لی، دوسرے سال وہ دو ہو گئیں، تیسرے سال چار اسی طرح بڑھتی گئیں اور جب چند سال گذر گئے تو بہت سا مال جمع ہو گیا۔ تب وہ مزدور آیا اور کہنے لگا کہ تجھے یاد ہو گا کہ میں نے ایک دفعہ تیرا کچھ کام کیا تھا۔ اب تم مجھے اس کی مزدوری دے دو میں نے اس سے کہا کہ جاؤ وہ سب بھیڑیں تمہاری ملکیت ہیں، انہیں لے جاؤ۔ میں نے وہ تمام بھیڑیں اس کو دے دیں اور وہ انہیں لے گیا۔ تب اس نے عرض کی اے باری تعالیٰ اگر میں سچا ہوں تو ہمارے لئے کشائش فرما دے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ پتھر غار کے منہ سے ہٹ گیا اور وہ تینوں غار سے باہر نکل آئے۔ اس طرح اپنی نیکیوں کو وسیلہ بنا کر سب نے اس مشکل سے نجات پائی۔ یہ فعل عادت کے خلاف تھا، جو اللہ کے بندوں کی دعا سے صادر ہوا۔

تین بچوں کا گہوارے کے اندر کلام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جرتج راہب کی ایک حدیث شریف مشہور ہے جس کے راوی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص نے اپنے بچپن میں گہوارے کے اندر کلام نہیں کیا سوائے تین شخصوں کے ایک تو پیغمبر خدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں جنہیں تم جانتے ہو۔

دوسرے بنی اسرائیل میں سے ایک راہب تھا جس کا نام جرتج تھا وہ ایک مجتہد عبادت گزار ولی اللہ تھے۔ اس کی والدہ ماجدہ ایک پردہ دار خاتون تھیں ایک دن وہ اپنے بیٹے کو دیکھنے کیلئے آئی تو وہ اس وقت نماز میں مصروف تھا اس لئے اس نے عبادت خانہ کا دروازہ نہ کھولا دوسرے تیسرے اور چوتھے روز بھی ایسا ہوا اس کی والدہ نے رنجیدہ ہو کر کہا اے پروردگار میرے لڑکے کو ذلیل و رسوا کر اور میرے حق کا اس

سے مواخذہ لے۔ اس زمانہ میں ایک فاحشہ عورت تھی اس نے ایک گروہ کے پاس آ کر کہا کہ میں جرتج کو گمراہ کرتی ہوں چنانچہ وہ اس کے عبادت خانہ میں چلی گئی۔ جرتج نے اس کی طرف توجہ نہ کی تو اس نے راستہ میں ایک چرواہے سے صحبت کی اور حاملہ ہو گئی اور جب شہر میں آئی تو کہنے لگی کہ یہ جرتج کا حمل ہے پھر جب اس نے بچہ جنا تو لوگ جرتج کے عبادت خانہ میں اس بچہ کو لے آئے اور کہا کہ یہ تمہارا بچہ ہے۔ آپ نے ان کے اس کہنے پر اس بچہ سے فرمایا کہ تیرا باپ کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اے جرتج میری ماں آپ پر بہتان لگا رہی ہے، میرا باپ تو ایک چرواہا ہے۔

تیسرا ایک عورت کا بچہ تھا وہ عورت اپنے مکان کے دروازے پر بیٹھی ہوئی تھی کہ ایک سوار جو خوبصورت تھا اور عمدہ لباس پہنے ہوئے تھا وہاں سے گزرا۔ اس عورت نے دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ تو میرے لٹے کے کو اس سوار جیسا بنا دے تو لڑکا بول اٹھا کہ اے اللہ تعالیٰ مجھے ایسا نہ بنانا۔ بلکہ مجھے اس فلاں عورت جیسا کر دے۔ ماں اس کی اس بات پر بہت زیادہ حیران ہوئی اور پوچھنے لگی کہ تو یہ کیوں کہتا ہے لڑکے نے جواب دیا کہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ وہ سوار ایک ظالم آدمی تھا اور یہ عورت نیک ہے لیکن لوگ اس کی برائی کرتے ہیں حالانکہ وہ اس کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے اور میں نہیں چاہتا کہ میں ظالموں میں سے ہوں بلکہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میں نیک لوگوں میں سے ہوں

صحابی علاء بن الخضرؓ کا دریا پہ تصرف

یہ بھی مشہور ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علاء بن الخضرؓ کو ایک جہاد پر روانہ فرمایا۔ جب وہ ایک دریا پر پہنچے تو انہوں نے اس دریا میں اپنا قدم رکھ دیا اور سب لوگ اسے یوں عبور کر گئے۔ کہ ان کے پاؤں تک تر نہ ہوئے۔

عبداللہ بن عمرؓ کا تابعدار شیر

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ایک راستہ پر جا رہے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ ایک گروہ عین راستہ میں کھڑا ہے۔ اور ایک شیر نے ان کا راستہ بند کر دیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے شیر! اگر تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے تو درست ہے ورنہ ہمارا راستہ چھوڑ دے تا کہ ہم نکل جائیں۔ شیر فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور آپ کو بوسہ دیکر چلا گیا۔

ابراہیم علیہ السلام کے امتی کا ہوا یہ تصرف

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے متعلق ایک حدیث شریف مشہور ہے کہ آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ہوا میں بیٹھا ہوا ہے۔ آپ نے پوچھا کہ اے بندہ خدا تو نے یہ رتبہ کس چیز سے حاصل کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ تھوڑی سی چیز سے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ کیا چیز ہے؟ تو اس نے عرض کیا کہ میں نے دنیا سے اعراض کر لیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف اپنی توجہ مبذول کر لی، تو مجھ سے پوچھا گیا کہ تو کیا چاہتا ہے کہ مجھے ہوا میں مکان دے دیا جائے تاکہ میرا دل لوگوں سے الگ ہو جائے۔

سیدنا عمر فاروقؓ کے محافظ شیر

ایک عجمی جوان نے مدینہ منورہ میں آ کر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ملنا چاہا تو لوگوں نے بتایا کہ امیر المومنین جنگل میں کسی جگہ سوئے ہوں گے۔ اس نے جا کر دیکھا کہ آپ زمین پر سو رہے ہیں اور ذرہ سر کے نیچے بطور تکیہ رکھا ہوا ہے۔ اس نے اپنے دل میں سوچا کہ تمام دنیا اس شخص سے لرزتی ہے، اور اس کا بہت دبدبہ ہے۔ جبکہ میرے لئے اس کا قتل کر دینا آج بہت آسان ہے۔ اس نے جو نہی اپنی تلوار نکالی تو فوراً دو شیر نمودار ہوئے اور اس عجمی کو پھاڑنے کا قصد کیا۔ اس نے

ہیبت زدہ ہو کر شور مچا دیا۔ اس کے شور سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہو گئے۔ اسی دوران دونوں شیر غائب ہو گئے اور اس نے اپنا سارا واقعہ بیان کرتے ہوئے اسلام قبول کر لیا۔



پیرِ کامل

گر تو ذاتِ پیر را کردی قبول
 ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول
 گر جدا بینی ز حق تو خواجہ را
 گم کنی ہم متن ہم دیباچہ را

(مولانا روم)

کشف و کراماتِ حضرت پیر قندھاری

مریدوں کے انجام کی خبر

حضرت صوفی محمد صدیق صاحب نے بیان فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ موضوع مہلو کے ضلع اوکاڑہ تشریف لائے، حسب معمول آپ مسجد میں پھر رہے تھے اور ذکر الہی میں مشغول تھے، اور میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ موضع مروہ کارہنے والا ایک شخص حاضر خدمت ہوا۔ حضور قبلہ علیہ الرحمۃ نے اس کو نصیحت فرمائی شروع کر دی کہ وہ اب ناشائستہ حرکات سے باز آجائے۔ بہت سی پند و نصائح کے بعد جب وہ چلا گیا تو اپنی نگاہ بصیرت سے حاضرین کو آگاہ فرما دیا کہ اس کو ہدایت نہیں ہوگی۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث مبارکہ میں اسی حقیقت کی طرف واضح راہنمائی فرمادی گئی ہے کہ:

اتَّقُوا فَرَّاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ ط

بندۂ مومن کی نگاہ باطن سے ڈرو کہ بے شک وہ

اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ (الترمذی: 3127)

یہی شخص پھر ایک مرتبہ فضل دین صاحب کے ہمراہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی زیارت کے لئے شاہدرہ روانہ ہوا۔ راستہ میں عورتوں کو نظر بد سے دیکھتا گیا۔ جب حضور قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کی مجلس میں پہنچا تو آپ نے تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تم آئے تو پیر کو ملنے کے لئے ہو مگر راستہ میں عورتوں کو بھی نظر بد سے دیکھتے ہو۔ وہ شخص اپنے ساتھی

کو نظر غضب سے دیکھنے لگا۔ اور سوچا کہ یہی میرے ہمراہ تھا اس نے میری ناشائستہ حرکات سے متعلق حضور قبلہ عالم کو بتایا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا اچھا تمہاری آج کی حرکات تو فضل دین نے بتائی ہوں گی۔ مگر فلاں وقت فلاں دن تمہاری فلاں فلاں حرکات کے وقت تو فضل دین وہاں تمہارے پاس موجود نہ تھا وہ کیوں کہیں؟ حضور قبلہ علیہ الرحمۃ نے اس شخص کو بہت تنبیہ کی، مگر بد قسمتی تھی کہ اس نے کوئی اثر قبول نہ کیا۔ بالآخر اس شخص کا انجام کیا ہوا کہ وہ ایک عورت کو اغوا کر کے لے گیا اور پھر اس کی خبر کسی کو نہیں ملی کہ وہ کہاں اور کس حال میں ہے۔ حضور قبلہ عالم علیہ السلام کا فرمان درست تھا کہ اس کو ہدایت نہیں ہوگی۔

مقام استغناء اور ملائکہ سے بات چیت

عالی جناب صاحب جزا ذہ صاحب اور دیگر مریدین کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ہمارا ایک مرید تھا ہم نے اس کو اللہ اللہ بتایا، اس کو یہ بھی بتایا کہ اسے یاد کرنے کے لئے یہ شرط ہے کہ ایک کمرہ اپنے لئے مخصوص کر لو، چنانچہ حسب الاشارة اس شخص نے ایسے ہی کیا۔ کچھ دیر کے بعد اس نے مجھے دعوت دی اور میں نے اس کی دعوت قبول کر لی۔ میں اس کے کمرہ میں گیا تو وہ سراپا ڈاکر بن کر خلوت گزیر تھا۔ جب میں بیٹھا تو دو فرشتے آگئے اور کہتے ہیں کہ حضور ہم آپ سے بہت خوش ہوئے ہیں، مدت سے ہم آپ کے مشاق تھے، اللہ تعالیٰ نے آج ہمیں اجازت عطا فرمائی ہے کہ جاؤ پیر قندھاری سے ملاقات کرو کہ وہ اس وقت اپنے مرید کے کمرہ میں جلوہ افروز ہیں۔ استقامت ذکر کا یہ مقام اور من جانب اللہ انعام قرآن حکیم میں یوں بیان فرمایا گیا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ
الْمَلَائِكَةُ
(فُصِّلَتْ - لَحْمِ السَّجْدَةِ، 41: 30)

بے شک جن لوگوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے، پھر وہ (اس پر مضبوطی سے) قائم ہو گئے، تو ان پر فرشتے اترتے ہیں ۵ (عَرَفَانُ الْقُرْآن)

الغرض وہ دونوں زائر فرشتے کہنے لگے کہ ہم آپ کو ایک عمل بتاتے ہیں، اگر آپ اس کو پڑھا کرو گے تو ہم کو آپ کی ملاقات کی روزانہ اجازت مل جایا کرے گی۔ چنانچہ انھوں نے وہ عمل لکھ کر دیا اور ایک رومال جو نہایت خوبصوت اور خوشبو دار تھا ساتھ دے دیا اور مجلس برخواست ہو گئی۔ چنانچہ میں نے واپس شاہدرہ پہنچ کر اپنے حجرہ میں مذکورہ عمل اور رومال دونوں صندوق میں رکھ دیئے اور اس عمل پر کار بند نہ ہوا۔ حضرت قبلہ پیر قندھاریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ زبان و قلب پہ بس اللہ کا نام ہی کافی ہے، اگر اس سے فراغت مل گئی تو دیکھا جائے گا۔ چنانچہ کچھ دن گذر گئے کہ وہ فرشتے میرے پاس دوبارہ آجاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ نے ہمارا بتایا ہوا عمل نہیں کیا اس کے بغیر ہم آپ کے پاس نہیں آسکتے۔ اگر آپ نے وہ عمل نہیں کرنا تو ہمارا رومال اور وہ عمل واپس دے دیں۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ میں نے وہ دونوں چیزیں ان کو صندوق سے نکال کر واپس دے دیں۔ فرشتوں نے کہا کہ آپ ایک دو مرتبہ تو پڑھیں تو یہ لے لیں۔ میں نے انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ ہم کو اس کی ضرورت نہیں ہے۔

مرید کو کبیرہ گناہ سے بچانے کی تدبیر

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید منڈی وار برٹن کے ایک کارخانہ میں ملازم تھا، اس کا ایک عورت سے ناجائز تعلق ہونے لگا۔ چنانچہ حسب وعدہ وہ عورت رات کے وقت کارخانہ میں پہنچ گئی۔ شخص مذکور جس چار پائی پر لیٹا ہوا تھا اسی چار پائی پر اس کے پاس جا کر بیٹھ گئی اور اسے بیدا کیا۔ وہ دونوں گناہ کبیرہ سے قبل ابھی ملاعبت میں ہی تھے کہ ان کی چار پائی کے آس پاس ایک بہت بڑا سانپ نمودار ہو کر چار پائی کے ارد گرد

گھومنے اور پھنکارنے لگا۔ ان دونوں کو اپنی جان کی پڑ گئی۔ سانپ کی یہ کیفیت دس پندرہ منٹ تک رہی اور بعد ازاں نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ وہ دہشت زدہ عورت اپنی جان بچا کر بھاگ گئی اور شخص مذکور صبح ہوتے ہی شاہدرہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گیا۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ جب مجلس میں تشریف لائے تو اسے دیکھ کے فرمایا کہ ہمارے بعض مرید ایسے بھی ہیں جو اپنے پیر کورات کو بھی آرام نہیں کرنے دیتے۔ شخص مذکور آپ کے قدموں میں گر کر تہہ دل سے معافی کا خواستگار ہوا۔ اور حضور قبلہ عالم قیوم زماں رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ فیض رساں کی برکت سے ہمیشہ کے لئے تائب ہو گیا۔

چہرے سے نوشتہء تقدیر پڑھ لینا

پیر طریقت حضرت حکیم عبداللطیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرشد پاک حضور قبلہ عالم کا ایک سعادت مند خادم محمد بخش تھا۔ اس نے پاک و ہند کی تقسیم کے زمانے میں حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ سے عرض کیا کہ آج کل کفار مسلمانوں پر جاتے جاتے بھی ظلم و ستم کر رہے ہیں۔ اگر آپ مجھے رخصت دیں تو اپنی بساط کے مطابق اپنے بھائی مسلمانوں کی امداد کرنے جاؤں۔ آپ نے اس کو ٹالنا چاہا۔ مگر محمد بخش مرحوم بار بار حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ سے عرض کرتا رہا۔ اس معاملہ کی اطلاع اس کے گھر والوں بھی ہو گئی تو انہوں نے بھی محمد بخش کو رخصت دینے سے روکا۔ آخر حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بخش کے جذبہ جہاد اور اصرار کو مد نظر رکھتے ہوئے اجازت مرحمت فرمادی۔ چنانچہ محمد بخش مرحوم ایک آلہ جارحہ ساتھ لئے تانڈلیا نوالہ کی طرف ظالم کفار سے دوچار ہونے کی لئے نکل گیا۔ کچھ عرصہ تک خادم محمد بخش کی تلاش جاری رکھی گئی، مگر کسی کو کوئی اطلاع نہ ملی۔ ان کے گھر والوں نے عرض کیا کہ آپ کو تو ہم نے اسے رخصت نہ دینے کی درخواست کی تھی مگر آپ نے ہماری مانی ہی نہیں تھی۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ تم بھی ٹھیک کہتے ہو۔ مگر میں جب بھی اس کو دیکھتا تھا تو اس کی پیشانی پر شہید لکھا ہوا پاتا تھا۔ اب بتاؤ کہ جہاد کی اجازت نہ دیتا تو کیا کرتا۔

کچھ عرصہ کے بعد حضرت صاحبزادہ حسین علی شاہ صاحب کی بارات لاہور جانے کے لئے تاندلیا نوالہ اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر گاڑی کی انتظار میں بیٹھی تھی، اور پاس ہی حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ چار پائی پر تشریف فرما تھے، کہ اچانک آپ کے اس خادم محمد بخش کا ذکر شروع ہو گیا۔ (کیونکہ مذکورہ واقعہ کو گزرے ابھی تھوڑا عرصہ ہی گزرا تھا) اس کے یوں لاپتہ ہو جانے کا ذکر ہو رہا تھا کہ باتوں باتوں میں حضور قبلہ عالم نے فرمایا کہ محمد بخش تمہیں نہیں ملے گا، اس کی تلاش چھوڑ دو۔ کیونکہ میں نے اس کو جنت میں ٹہلتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس روز سب کو پتا چلا کہ مظلوم مسلمانوں کی امداد اور قریہء مرشد کی حفاظت کرتے ہوئے آپ کا وہ مجاہد خادم شہید ہو چکا ہے۔ (إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ)

مرید کی نگہبانی اور تصرف

ایک دفعہ آپ کا ایک مرید مہالکہ ضلع اوکاڑہ کا رہنے والا تھا اور رجب ۱۳۸۸ھ تک بقید حیات تھا۔ اس کے نفس نے غلبہ کیا اور وہ کسی عورت کو بد فعلی کی نیت سے کھیت میں لے گیا۔ عورت کو بٹھا کر خود ایک درخت پر چڑھ گیا اور چاروں طرف دیکھنے لگا، کہ کوئی ہمیں دیکھ تو نہیں رہا۔ اسی دوران اچانک حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ وہاں نمودار ہوئے اور اسے بازو سے پکڑ کر زمین پر دے مارا، جس سے اس کی ٹانگ پر سخت چوٹ آئی اور ایک بازو بھی ٹوٹ گیا۔ بے ہوش کر کافی دیر تک پڑا رہا۔ وہ عورت یہ منظر دیکھتے ہی فرار ہو گئی۔ جب اس کو افاقہ ہوا تو وہ شرمسار حضور قبلہ عالم علیہ السلام کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا۔ آپ نے دوران گفتگو فرمایا، دیکھو تم جب برائی پر آمادہ ہوتے ہو تو تمہارا خیال یہ ہوتا کہ اب ہمیں اللہ اور اس کا رسول نہیں دیکھ رہا۔ اور نہ ہی پیر دیکھ رہا ہے۔ اس شخص نے توبہ کی اور صحیح معنوں میں متقی و پرہیزگار بن گیا۔

عامۃ الناس کے احوال کی خبر

ایک دفعہ مونی والا ضلع اوکاڑہ سے دو شخص حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی بیعت

ہونے کے لئے آپ کی خدمت اقدس میں حاضری کے لئے آرہے تھے۔ جڑانوالہ کے ریلوے اسٹیشن سے گاڑی پر سوار ہوئے تو اسی ڈبہ میں ایک فاحشہ عورت بھی بیٹھی ہوئی تھی۔ ان کا خیال اس عورت پر جم گیا۔ تاندلیانوالہ تک وہ آپس میں ایک دوسرے کو نظر بد سے دیکھتے آئے۔ وہ عورت تاندلیانوالہ سے آگے کمالیہ جانے والی تھی۔ جب گاڑی تاندلیانوالہ اسٹیشن پر پہنچی تو یہ دونوں شخص گاڑی سے اتر کر فیض آباد شریف پہنچے۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ اس وقت روضہ شریف کی چار دیواری میں ٹہل رہے تھے (جو آپ کے وصال شریف سے کئی سال پہلے کی تیاری کی گئی تھی) جب وہ دونوں حاضر خدمت ہوئے تو آپ نے پوچھا، کیسے آئے ہو، کیا بات ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا حضور والا! ہم مرید ہونے کے لئے حاضر خدمت ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا تمہارا پیر تو آگے کمالیہ چلا گیا ہے، تم یہاں کیا لینے آئے ہو؟ وہ دونوں اسی وقت آپ کے مبارک قدموں پر گر گئے، بہت نادم ہوئے، اور سچے دل سے تائب ہوئے۔ آپ نے ان کو اس وقت تو بیعت نہ کیا بلکہ فرمایا پھر کسی وقت آنا۔ چنانچہ وہ دونوں شخص پھر دوبارہ خدمت اقدس میں حاضر ہو کر حلقہء بیعت میں داخل ہوئے۔

دور دراز سے مدد فرمانا

الحاج فروز دین صاحب مرحوم و مغفور نے بیان کیا ہے کہ سردی کا موسم تھا اور ۱۹۲۵ء کا زمانہ تھا کہ جن دنوں حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کے چند مریدین نے جہاں آپ کا روضہ مبارک ہے وہاں آپ کی اجازت سے ایک حویلی کی تعمیر شروع تھی۔ یہ مقام چک نمبر ۴۱۱ گ ب فیض آباد شریف (سابقہ نام چک مچھیانہ) نزد ریلوے اسٹیشن تاندلیانوالہ تھا۔ کیونکہ آپ نے شاہدرہ سے تاندلیانوالہ نقل مکانی کا فیصلہ فرمایا لیا ہوا تھا۔ انہیں ایام میں غالباً جمعرات کا دن تھا کہ میں قبل از نماز مغرب شاہدرہ آستانہ عالیہ پر قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا آپ نے شام کے کھانے کے بعد ارشاد فرمایا فیروز دین تم نے چک مچھیانہ دیکھا ہوا ہے عرض کیا نہیں فرمایا تاندلیانوالہ اسٹیشن

دیکھا ہوا ہے؟ جو اباً عرض کیا بندہ نواز نہیں۔ فرمایا کیا تم نے اس لائن پر کبھی سفر نہیں کیا؟ عرض کیا حضور نہیں۔ پھر فرمانے لگے کہ اگر تمہیں کہا جائے کہ ابھی ابھی رات کی گاڑی پر چک مجھیا نہ جاؤ تو کیا خیال ہے؟ عرض کیا کہ حضور کی پشت پناہی سے جانے کو بالکل تیار ہوں۔ فرمایا جب تم تاندلیا نوالہ اسٹیشن پر پہنچو گے تو جس طرف ریلوے اسٹیشن کی عمارت ہوگی اس کی دوسری طرف بالکل سیدھا دیہاتی چھوٹا سا راستہ (پگڈنڈی) ہوگا۔ اس پر چلے جانا۔ ڈیڑھ میل کے بعد چک مجھیا نہ آجائے گا۔ وہاں ایک نئی عمارت تعمیر ہو رہی ہے اسے جا کر دیکھنا کہ کیا ٹھیک بن رہی ہے اور کتنی بن چکی ہے، یہ دیکھ کر تھوڑا عرصہ وہاں ٹھہرنا، پھر اسی راستہ پر واپس آ جانا۔ تاندلیا نوالہ سے شاہدرہ آنے کے لئے علی الصبح ساڑھے چار بجے گاڑی ملے گی، اس پر سوار ہو کر تم نو بجے شاہدرہ پہنچ جاؤ گے۔

چنانچہ میں حسب الحکم شاہدرہ آبادی سے سیدھا شاہدرہ ریلوے اسٹیشن پر پہنچا۔ گاڑی بالکل تیار کھڑی تھی، اس پر سوار ہو کر کوئی رات کے ساڑھے دس بجے تاندلیا نوالہ پہنچ گیا۔ گاڑی سے اتر کر حسب الارشاد چک مجھیا نہ کی جانب چل پڑا۔ میرا اس دیہاتی راستہ پر قدم رکھنا ہی تھا کہ ایک غیبی جلتی ہوئی لائین زمین سے تین چار فٹ بلندی پر میری رہبری کے لئے مجھے کوئی پانچ چھ فٹ آگے دکھائی دی۔ اور متواتر ریلوے اسٹیشن سے چک مجھیا نہ تک کم و بیش اسی اونچائی اور فاصلہ سے میرے آگے آگے چلتی ہوئی باقاعدہ رہبری کرتی رہی۔ راستہ میں جہاں کہیں ندی نالہ عبور کرنے کے لئے رکتا تو لائین بھی رک جاتی۔

الحاج فروز دین صاحب مرحوم و مغفور کہتے ہیں کہ خدا کے فضل سے فیض آباد شریف (چک مجھیا نہ) پہنچ گیا، چک میں داخل ہوتے ہی ایک جوہڑ تھا (جہاں آب درس ہے)۔ جب اس جوہڑ سے ذرا آگے بڑھا تو وہ زیر تعمیر عمارت نظر آئی، اس وقت

رات کا وقت ہونے کی وجہ سے تعمیر کا کام بند تھا۔ لیکن چند ایک مزدور اور معمار آپس میں محو گفتگو تھے اور چائے نوش کر رہے تھے۔ ان میں سے دو آدمی میرے پہلے کے واقف تھے۔ ایک کا نام جو کہ مجھے یاد ہے محمد سلطان کھوکھر صاحب میلو کے ضلع اوکاڑہ کے تھے۔ میں نے ان سے عمارت کے متعلق معلومات دریافت کیں، کہ کیا کیا بنا ہے، کمروں کی تقسیم کیسی ہوگی، اندازاً کتنی مدت تک عمارت پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گی۔ کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد کوئی تین بجے رات (وقتِ سحری) ریلوے اسٹیشن کو چل دیا۔ اب پھر وہی غیبی لائین میرے آگے آگے رہنمائی کرتی رہی اور میں گھپ اندھیرے میں بھی باسانی ریلوے اسٹیشن تانڈلیا نوالہ پہنچ گیا۔ گاڑی آئی اور میں اس پر سوار ہوا اور صبح نو بجے شاہدرہ ریلوے اسٹیشن پر پہنچ گیا۔ اور ریلوے اسٹیشن سے سیدھا حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور قدمبوسی کے بعد تمام تفصیلات بالخصوص غیبی لائین کا ماجرہ من وعن عرض کیا۔ آپ نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا فیروز دین وہ ہم ہی تو تھے جو تمہارے آگے آگے لائین لئے جاتے تھے۔ کیا تمہیں راستہ میں فلاں فلاں واقعہ درپیش نہیں آیا؟ میں اور حیرت زدہ ہوا تو آپ تانڈلیا نوالہ ریلوے اسٹیشن سے چک فیض آباد شریف تک کی آمد و رفت کا سارا واقعہ آپ نے خود ہی ارشاد فرمایا۔ اور ساتھ ہی منع فرما دیا کہ کسی سے اس کا تذکرہ نہ کرنا۔ چنانچہ حسب الارشاد آپ کی ظاہری حیات میں کسی کو یہ واقعہ میں نے نہیں سنایا تھا۔

نگاہِ فیض رساں کا کرشمہ

حضرت صاحبزادہ سید حسین علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اس گئے گزرے دور میں متقدمین کا طریقہ زندہ کر کے دکھا دیا۔ خصوصاً حضور قبلہ عالم قدس سرہ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں تو فیض رساں کی بارش برسادی۔ یہاں تک کہ درودیوار سے بھی ذکر الہی کی آواز سنادی۔

ایک روز حضور قبلہ عالم نَوَزَ اللّٰهُ مَرَقَدَهُ اپنے مہمان خانہ میں جلوہ افروز تھے اور کافی تعداد میں مریدین بھی حاضر خدمت تھے، آپ حسب معمول مریدین کو اپنے فیوض و برکات اور توجہات سے مستفیض فرما رہے تھے اور مریدین آپ کی کریمانہ نگاہوں سے متاثر ہو کر کیف و سرور میں تھے۔ بیساختہ زبانوں سے اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ اور ان کے اس جہری ذکر سے مہمان خانہ گونج رہا تھا، عجیب ہی سماں تھا۔ جس کی کیفیت بیان کرنا احاطہ تحریر سے باہر ہے

اللّٰهُ اللّٰهُ کا مزہ مرشد کے مے خانے میں ہے
دونوں عالم کی حقیقت ایک پیمانے میں ہے

دریں اثناء مہمان خانہ کے بیرونی دروازہ کے متصل بازار میں چند مستورات جا رہی تھیں، جب ان کے کانوں میں اللّٰهُ اللّٰهُ کی بلند صدا پہنچی تو وہ وہیں حیران اور ششدر ہو کر کھڑی ہو گئیں اور تعجب سے پوچھا کہ اس حویلی میں یہ آواز کیسی ہے۔ ایک شخص نے مزاحاً کہا کہ یہ حضرت پیر قندھاری رَحْمَةُ اللّٰهِ الْبَارِي کے خمرے بول رہے ہیں۔ عورتوں نے دروازہ سے جھانکا تو آدمی ہی آدمی نظر آ رہے تھے، خمروں کا نشان تک نہ دیکھا تو عورتوں نے اس شخص کو کہا کہ یہ تو آدمی ہی آدمی ہیں جو کہ تڑپ رہے ہیں۔ اور انہیں سے اللّٰهُ اللّٰهُ کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ یہ خمرے تو نہیں ہیں، تو اس شخص نے کہا کہ بیسیو! اللّٰهُ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے یہ پیر قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں، اور یہی آپ کے خمرے ہیں، اس مہمان خانہ میں روزانہ یہی معمول ہے کہ آپ کے مریدین جمع ہوتے ہیں، اور آپ اپنی چار پائی پر بیٹھ کر ان پر توجہ فرماتے ہیں جس سے ان کے قلب جاری ہو جاتے ہیں اور وہ کیف و مستی کے عالم میں اللّٰهُ اللّٰهُ کی آواز بلند ضربیں لگاتے ہیں۔

اپنا اعمالنامہ مشاہدہ فرمانا

حضرت صاحبزادہ پیر سید حسین علی شاہ صاحب رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور قبلہ عالم عَلَيْهِ السَّلَام کی خدمت اقدس میں حجرہ شریفہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ بیٹا میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ذکر میں مستغرق تھا اور مجھ پر ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ میری آنکھوں سے بیساختہ آنسو جاری ہو گئے۔ مجھے تسلی اور تشفی دینے کے بارگاہِ الہی سے ملائکہ تشریف لائے۔ باوجود ملائکہ کی تسلی کے میرے آنسو نہ رُکے اور وہی کیفیت رہی۔ فرشتوں نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ آپ اتنا رو رہے ہیں؟ میں نے کہا کہ اگر اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ مجھے یہ فرما دے تم میرے قرب سے دور ہو جاؤ تو لا يُسْئَلُ عَنْهُ (وہ ذات کسی کو جوابدہ نہیں) کے مطابق کہا جاسکتا ہے اس پر ملائکہ نے مجھے بہت تسلی دی کہ ماشاء اللہ آپ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے ہو، کوئی فکر نہ کرو۔ اگر ہم آپ کو آپ کا اعمالنامہ لا کر دکھادیں تو پھر آپ کو تسکین قلبی ہو جائے گی۔ چنانچہ فرشتوں نے میرا اعمالنامہ لا کر میرے سامنے رکھ دیا اور فرمایا کہ اپنا اعمالنامہ خود پڑھ لو۔ اور ہمیں دکھاؤ کہ آپ کا وہ کونسا عمل ہے جس کی وجہ سے آپ اس قدر مغموم ہیں۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ میں نے اپنا اعمالنامہ سارا پڑھا، اس میں صرف اللّٰهُ اللّٰهُ ہی لکھا ہوا تھا۔ (سبحان اللہ!)

قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے **يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ** ○
مقربین بارگاہ (انبیاء، اولیاء، فرشتے) اس (لوح محفوظ) کا نظارہ کرتے ہیں۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی!

ایک خاتون حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئی، جب اس نے آپ کو دیکھا تو دیکھتے ہی بیخود ہو کر گر پڑی، دیگر مستورات اس کو اٹھا کر سرکار عَلَيْهِ السَّلَام کے حجرہ مبارکہ سے کچھ فاصلہ پر دور لے گئیں۔ کچھ دیر بعد اس عورت کو افاقہ ہوا تو

مستورات نے اس سے دریافت کیا کہ تجھے کیا ہوا تھا۔ اُس نے جواباً کہا کہ جب حضور قبلہ عالم نَوَزَ اللہ مَزَقَدَہ کے حجرہ مبارکہ کے صحن میں داخل ہوئی اور آپ کے دیدار سے مشرف ہوئی تو آپ کی زیارت کرتے ہی مجھے چاروں طرف سے اللہ اللہ کی آوازیں سنائی دینے لگیں، بلکہ میرے جسم میں سے بھی یہی ندا بلند ہونے لگی۔ جس کو میں برداشت نہ کر سکی اور بیخود ہو گئی۔

بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی!

حضرت صاحبؒ کے خلیفہ برحق حکیم محمد لطیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی نگاہ فیض رساں انسانوں کی قوت برداشت سے کہیں زیادہ تھی۔ چنانچہ میں نے آپ کے بامراد اور مخلص غلاموں سے عرض کیا کہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت سراپا قدس میں میرے لئے عرض کریں کہ مجھ پر نگاہ کرم فرمائیں۔ آپ کی خدمت میں انہوں نے کئی مرتبہ عرض کیا۔ آخر بہت عرصہ کے بعد آپ نے اس عرض کو شرف قبولیت بخشا۔ اور وہ اس طرح کہ میں آپ کی خدمت عالیہ میں سابقہ مہمان خانہ کے اندر ایک سرکنڈوں کی جھونپڑی میں حاضر تھا۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے اپنی عادت شریفہ کے مطابق مجھ پر اپنی نگاہ کرم ڈالی تو ایک شخص نے عرض کیا کہ غریب نواز! بس کریں، یہ عیالدار ہے، اس کی ہر چیز ویران ہو جائے گی۔ ایک دوسرا شخص آپ کو اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا، آپ نے اس کو اپنے ہاتھ مبارک کے اشارہ سے ارشاد فرمایا ذرا اٹھہر جاؤ۔ ان دونوں شخصوں کے عرض کرنے کے باوجود آپ نے اپنی نگاہ لطف مجھ پر برابر رکھی۔ اس وقت میری یہ حالت تھی کہ میں اس کو بیان نہیں کر سکتا۔ ہاں اس قدر بتا سکتا ہوں کہ اگر آپ ایک سیکنڈ مزید اپنی نگاہ سے اسی طرح توجہ فرماتے تو یقیناً اس کی تاب نہ لا سکنے کی وجہ سے میری موت واقع ہو جاتی۔ مردِ حق کی اس نگاہ فیض کے بعد میرا قلب جاری ہو گیا۔ مختلف انوار و برکات کا ظہور ہونے لگا۔ اور یہ میرے ابتدائی حالات ہیں۔ مقصود اس سے بہت آگے ہے۔

رموز و اسرار کی باتیں

حکیم عبداللطیف صاحب مرحوم و مغفور نے ایک مرتبہ آپ کی خدمت عالیہ میں ایک عریضہ دستی ارسال کیا۔ اس میں کچھ معروضات تھیں اس عریضہ کا جواب آپ نے تحریر فرمایا، جس کی اصل عبارت فارسی میں تھی۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ جو راز میں تمہارے ساتھ رکھتا ہوں اگر خط میں وہ تحریر کروں تو سر بریدہ قلم کو پتہ چل جائے گا۔

بدمذہبوں سے نفرت

ایک مرتبہ چوہدری حاجی عبدالرؤف صاحب فیصل آبادی حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، تو آپ نے فرمایا کہ عبدالرؤف جب تم یہاں سے گئے تھے تو تمہارے مقامات (لطائف) ذکر تھے اب جب تم آئے ہو تو لطائف بالکل بند ہیں۔ تم نے کوئی چیز کھائی ہے، اور کہاں سے لیکر کھائی ہے؟ حاجی صاحب نے ذرا سوچنے کے بعد عرض کیا۔ غریب نواز! میرے ایک رشتہ دار نے میری دعوت کی تھی، وہاں جا کر ان کے گھر سے کھانا کھایا ہے۔ اس کے علاوہ تو میں نے اپنے گھر ہی سے کھانا کھایا ہے۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہی بات ہے تمہارا وہ رشتہ دار را فضی ہے۔ اس کے کھانے کا اثر تم پر پڑ گیا ہے جو تمہارے اذکار بند ہو گئے ہیں۔ اب توبہ کرو آئندہ ان کے گھر سے کھانا نہ کھانا۔

دل میں چھپی بات جان لینا

عبدالغفور صاحب لاہوری بیان کرتے ہیں کہ ہمارے مکان کے قریب ایک شخص رہتا تھا۔ ایک مرتبہ مجھے اس نے کہا کہ میرے پاس بزرگ شناخت کرنے کی ایک کسوٹی ہے۔ کہنے لگا کہ میں نے بہت سے علاقے پھرے ہیں اور تلاش کی ہے کہ کوئی بزرگ مل جائے۔ مگر میرے معیار اور کسوٹی پر کوئی پورا نہیں اترتا۔ اسی سلسلہ میں سندھ،

بتوں، پشاور وغیرہ کے علاقہ کا چکر بھی لگایا ہے۔ مگر کوئی بزرگ میں نے نہیں پایا۔ میں نے اس شخص کو کہا کہ تم میرے ساتھ میرے شیخ اور پیر و مرشد کی خدمت اقدس میں حاضری دو اور انکی زیارت کرنے کے بعد مجھے بتانا کہ وہ واقعی بزرگ ہیں یا کہ نہیں۔ چنانچہ وہ میرے ساتھ چل پڑا۔ ہم دونوں آپ کی خدمت اقدس میں فیض آباد شریف (نزد تاندلیا نوالہ) حاضر ہوئے۔ قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ اس وقت اپنے حجرہ مبارکہ میں استراحت فرما رہے تھے۔ میں باہر مہمان خانہ کے دروازہ پر ہی ٹھہر گیا اور شخص مذکور نے آپ کے حجرہ مبارکہ کے باہر بازار میں کھڑا ہو کر اپنی کسوٹی پر پرکھنا شروع کر دیا۔ قریباً تین چار منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے حجرہ مبارکہ کا بیرونی دروازہ کھول دیا۔ اور شخص مذکور کو اشارہ کر کے اپنے پاس بلا لیا۔ اور اسی وقت وہ شخص آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہو گیا۔ بعد ازاں میں نے اس سے پوچھا کہ وہ کسوٹی کیا ہے جس پر تم نے آپ کو پرکھا ہے اور معتقد ہو گئے ہو، اور بیعت کرنے میں بھی ذرہ بھرتا مل نہیں کیا؟ تو اس نے بتایا کہ وہ کسوٹی درود شریف ہے کہ اگر یہ کسی صاحب نظر بزرگ کی پیٹھ پیچھے پڑھا جائے تو وہ درود شریف کی طرف اپنا رخ پھیر لیتا ہے۔ میں نے حجرہ مبارکہ کے باہر اس نیت سے درود شریف پڑھا تھا کہ اگر یہ کامل بزرگ ہوں گے تو رخ بدلنا تو درکنار میری طرف ضرور تشریف لائیں گے۔ چنانچہ میں نے درود شریف ابھی تقریباً چار مرتبہ ہی پڑھا تھا کہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بلا لیا۔ بائیں وجہ میں نے بیعت کرنے میں ذرہ بھرتا بھی توقف نہیں کیا۔

چور پہ بھی دستِ شفقت

ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کے کھیت سے ایک چور آپ کی چارہ مشین چرا کر لے گیا۔ خدام نے اس چوری کا تذکرہ آپ سے کر دیا۔ تو آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں اس کو ہم سے زیادہ مشین کی ضرورت ہوگی۔ تم کو اللہ تعالیٰ اور مشین عطا فرمائے

گا۔ کچھ دنوں بعد وہی چور ایک گدھے پر مشین لادے حجرہ مبارکہ کے سامنے آکھڑا ہوا۔ اور آپ کی خدمت میں عرض کرنے لگا۔ کہ حضور! میں تباہ ہو گیا، مارا گیا، میرے مال و جان میں بہت زیادہ نقصان ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اس کی وجہ صرف اور صرف اس مشین کا چوری کرنا ہی ہے۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ مشین آپ کی ہے میں بے خبری میں کسی کی مشین سمجھ کر لے گیا تھا۔ اللہ کے لئے مجھے معافی دیجئے اور اپنی مشین لے لیجئے۔ یہ عرض کر کے وہ زار و قطار رونے لگا۔ آپ نے ارشاد فرمایا جاؤ تم کو معاف کر دیا۔ اور یہ مشین بھی لیتے جاؤ اب یہ تمہاری ہے۔ آئندہ چوری سے سچی توبہ کرو۔ پس اس نے سچی توبہ کی۔

دیوانے اونٹ کی فرمانبرداری

حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی خدمت عالیہ میں آپ کے ایک طالب صادق نے اپنا ایک اونٹ آپ کے کاروبار کو سرانجام دینے کے لئے پیش کیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ اونٹ دیوانہ ہو گیا۔ جو اس کے قریب جاتا وہ اونٹ اس کو کاٹنے کے لئے پیچھے بھاگتا۔ اس کی دیوانگی کی وجہ سے آپ کے خدام از حد پریشان ہوئے۔ آپ کے خادم خاص سراج دین صاحب نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا قصہ عرض کیا۔ آپ اس پر نگاہ کرم فرمائیں تو ہمیں امید ہے کہ یہ پریشانی اور تکلیف دور ہو جائے گی۔ چنانچہ آپ خادم کے اصرار کرنے پر اس اونٹ کے پاس تشریف لے گئے اور اس پر نگاہ شفقت کرتے ہوئے خادم کو فرمایا کہ یہ اونٹ تو بہت شریف ہے، یہ کسی کو کچھ نہیں کہے گا۔ خادم کا کہنا ہے اس نظر شفقت سے اونٹ کا دیوانہ پن ختم ہو گیا اور سب کو اس سے امن ہو گیا۔

نگاہ عشق و مستی کا اثر

ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں آپ کا ایک مرید مسمی محمد رمضان حجام اپنے دیسی گڑ سے تیار کیا ہوا حلوہ لے کر حاضر خدمت ہوا۔ اور حلوہ پیش

خدمت کرتے ہوئے عرض کیا کہ یہ میں نے خود پکایا ہے۔ میں ایک شادی پر گیا ہوا تھا۔ اور شادی والوں نے مجھے گھر والوں کے لئے یہ حلوا دیا ہے گھر کی طرف جاتے ہوئے میرے دل میں یہ خیال آیا کہ گھر والوں سے مجھے میرے پیر و مرشد پیارے ہیں، ان کی خدمت میں حلوا پیش کروں۔ پس حضور والا شرف قبولیت سے نوازیں۔ اور اسے میرے سامنے تناول فرمائیں، حضور قبلہ عالم قَدَسَ سِرُّهُ الْعَزِيزُ نے فرمایا کہ تم غریب ہو اسے اپنے گھر والوں کے لئے لے جاؤ۔ میں نے قبول کر لیا ہے۔ اب میری طرف سے تم اپنے اہل و عیال کو کھلاؤ۔ لیکن وہ طالب صادق اسی پر مُصر رہا کہ آپ تناول فرمائیں۔ آپ اُسے ٹالتے رہے، بالآخر اس کی تسکین کے لئے ایک نوالہ تناول فرمایا اور اس کی محبت اور عقیدت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس پر توجہ فرمائی۔ وہ آپ کی توجہ مبارک کی تاب نہ لا کر مہمان خانہ میں بیخود ہو کر اللَّهُ اللَّهُ کی ضربیں لگانے لگا، اور شدت سے تڑپنے لگا۔ حاضرین نے اس کو سنبھالنے کی بہت کوشش کی مگر اس کا جوش اتنا زیادہ تھا کہ وہ ناکام رہے۔ یہ کیفیت اس پر قریباً آدھ گھنٹہ طاری رہی۔ بعد میں رفتہ رفتہ ہوش میں آ گیا۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اس کے تمام اذکار جاری ہو گئے ہیں۔ یہ بہت طاقتور ثابت ہوا ہے۔ مسمی محمد رمضان ۸۸ھ میں بقید حیات تھا اور اس وقت تک بھی کبھی اس پر وہ نگاہ پر تاثیر کیفیت طاری کر جاتی تھی۔

ان کی محبت مردہ دل کو زندہ کرے ایسا زندہ ہو کہ پھر ہرگز نہ مرے

کیفیات ذکر اور اصلاح احوال

حضور قبلہ عالم نَوَّرَ اللَّهُ مَرْقَدَهُ کے طالب صادق عبدالغفور لاہوری بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں ذکر الہی میں مشغول تھا کہ یکا یک غنودگی طاری ہوگی۔ اسی عالم میں کیا دیکھتا ہوں کہ زمین میرے قدموں کے نیچے سے بہت تیزی کے ساتھ چلنا شروع ہو گئی ہے۔ گویا کہ ہوائی جہاز سے بھی زیادہ تیز رفتار ہے۔ چلتے چلتے بہت خوبصورت

زمین پر پہنچ گیا کہ جنت نظر تھی۔ اس زمین میں مجھے محسوس ہوتا تھا کہ کچھ وقفہ کے بعد اس سے گزر گیا۔ پھر آگے چل کر بہت ہیبت ناک جگہ پر پہنچ گیا جس میں سانپ بچھو اور اس قسم کے زہریلے جانور بکثرت ہیں۔ قریب تھا کہ اس جگہ سے بھی میں گزرتا، کیا دیکھتا ہوں کہ یکا یک حضور قبلہ عالم نَوَزَ اللہُ مَرَقَدَہ تشریف لے آئے ہیں۔ اور میرے بازو کو پکڑ کر فرماتے ہیں کہ اگر تم اچھے کام کرو گے تو وہ جگہ (جنت) ملے گی۔ اور اگر بُرے کام کرو گے تو یہ جگہ (دوزخ) ملے گی۔ پھر فوراً غنودگی زائل ہو گئی۔

کرامت ابیت اللہ شریف کا طواف

حاجی فیروز الدین مرحوم فرماتے ہیں کہ جب میں حج کے موقعہ پر مکہ مکرمہ میں حاضر ہوا تو ایک دن بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا کہ اپنے آگے دیکھتا ہوں کہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ بھی طواف کر رہے ہیں۔ میں نے اپنی رفتار تیز کر دی تاکہ آپ کے قریب ہو جاؤں۔ قریب پہنچنے پر دست بوسی سے مشرف ہونے کے لئے جونہی میں نے اپنے ہاتھ آگے بڑھائے تو آپ نظروں سے اوجھل ہو گئے اور میں حیران کھڑا رہ گیا۔

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر

گرچہ مانند در نوشتن شیر و شیر

مطلع علی الغیب اور تصرف

حاجی غلام مرتضیٰ صاحب ساکن بامابالا مرحوم و مغفور نے بیان کیا کہ مجھے حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے دو مرتبہ اپنی طرف سے حج کرنے کے لئے (یعنی حج بدل) حرمین الشریفین حاضری دینے کا حکم فرمایا اور کل خرچ اپنے پاس سے مرحمت فرمایا۔ اور اس سے پہلے بھی میں نے دو حج کئے ہوئے تھے، ایک اپنا اور دوسرا چن پیر صاحب کی طرف سے۔ چنانچہ جب میں حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی طرف سے پہلا حج کر کے آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا حج اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا۔

میں نے عرض کیا کہ بندہ نواز! حج کی قبولیت کا علم آپ کو کیسے ہو گیا؟ تو جواباً فرمایا کہ ایک شخص (خود حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ) نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت کی سیر کر رہا ہے۔ سیر کرتے کرتے ایک بڑے عالی شان مکان کو ملاحظہ فرمایا اور کسی سے پوچھا کہ یہ کس کا مکان ہے۔ تو جواباً کہا گیا کہ اس مکان کے اوپر صاحب مکان کا نام لکھا ہوا ہے۔ پڑھ کر معلوم کر لو۔ چنانچہ اس شخص نے مکان پر نظر اٹھا کر دیکھا کہ اس پر پیر قندھاری لکھا ہوا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ تمہارا حج قبول ہو گیا ہے۔

مرید کے اہل و عیال کی نگرانی

حاجی غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم و مغفور مزید بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی خدمت عالیہ میں یہ شکوہ کیا کہ میں آپ کا بہت پرانا مرید ہوں۔ مگر تا حال یہ معلوم نہیں کر سکا کہ کچھ فیض حاصل کیا ہے یا کہ نہیں؟ آپ نے فرمایا مکہ مکرمہ میں تم کو مکان کس نے لے کر دیا تھا؟ اور حج کا سفر طے کرتے ہوئے تمہیں زردہ پلاؤ کس نے کھلایا تھا؟ اور فلاں دن اور رات کے وقت تمہارے کھیت کو پانی کس نے دیا تھا؟ ابھی تو کہتا ہے کہ میں فیض یاب ہوا ہوں یا کہ نہیں۔ جب آپ نے ان واقعات کی طرف توجہ دلائی تو میں ششدر رہ گیا۔ کسی کے پوچھنے پر حاجی غلام مرتضیٰ صاحب نے واقعہ کی تفصیل یوں بیان فرمائی کہ مکہ مکرمہ میں میں اور میری اہلیہ اور میرا بیٹا تینوں مسجد الحرام کے صحن میں لیٹے ہوئے تھے کیونکہ کوئی مکان وغیرہ کرایہ پر نہیں لیا تھا۔ اس روز میری اہلیہ نے کہا کہ گھر میں ہم چبوترے پر سوتے ہیں۔ اب یہاں فرش پر تو نیند ہی نہیں آتی۔ آخر جب صبح ہوئی تو ایک اجنبی شخص جو کہ مدینہ منورہ کا باشندہ تھا آیا اور ہمیں ایک چبوترے پر لے گیا۔ اور اس نے کہا کہ اب تم اس چبوترہ میں رہا کرو، مسجد حرام کے صحن میں نہ سویا کرو۔ پھر حاجی صاحب نے بحری جہاز کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایک شخص جس کو ہم جانتے نہیں تھے وہ ہم کو بغیر مانگے روز زردہ اور پلاؤ دے جاتا تھا۔

اور پانی کا واقعہ یوں بیان فرمایا کہ میں جب حج پر گیا ہوتا تھا اور اپنے گھر پیچھے اپنے لڑکے محمد لطیف کو چھوڑ گیا تھا۔ ایک دن کھیت کو پانی دینا ضروری تھا۔ رات کا وقت تھا کہ محمد لطیف پر نیند نے غلبہ کیا اور وہ سو گیا جب صبح ہوئی تو وہ بیدار ہوا۔ اور متفکر ہوا کہ پانی نہیں دیا۔ جب زمین پر پہنچا تو دیکھتا کیا ہے کہ ساری زمین پانی سے سیراب ہو چکی ہے۔ حیران ہو کر نوکر سے پوچھا کہ پانی کی باری کا تجھے علم تھا۔ نوکر نے کہا کہ مجھے کوئی علم نہیں۔ تم نے خود رات کو آواز دے کر مجھے جگایا تھا اور یہ بتایا تھا کہ آج پانی کی باری ہے، اٹھو کھیت کو پانی لگاؤ۔ تمہاری آواز میرے باپ نے سنی اور مجھے جگایا اور کہا کہ محمد لطیف بلا رہا ہے، اور کہتا ہے کہ جا کر پانی لگاؤ۔ چنانچہ میں اٹھا اور پانی باندھ لیا اور سب کھیتوں کو پانی سے سیراب کیا۔ یہ سن کر محمد لطیف بہت حیران ہوا کہ میں تو ساری رات سویا رہا ہوں، نہ ہی میں بیدار ہوا اور نہ ہی میں نے تمہیں آواز دے کر جگایا۔ خدا جانے اس میں کیا راز اور بھید ہے۔ حاجی صاحب نے کہا کہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ وہ آواز مدینہ منورہ سے آئی تھی۔ اور وہ شخص جو تمہیں مکان دے کر چلا گیا تھا اور جہاز پر پلاؤ زردہ کھلاتا تھا۔ وہ بھی نبی غیب داں، مالک کون و مکاں سید مرسلاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھیجا ہوا تھا۔ اب تم شکوہ کرتے ہو کہ میں نے ابھی تک پیر قندھاری کی مریدی میں کچھ نہیں دیکھا۔ یہ مرید صادق کہتا ہے کہ اس دن سے مجھے یقین ہو گیا کہ مرشدِ کامل میری اور میرے گھر کی ہر وقت نگرانی فرماتے رہتے ہیں۔

کسبل مبارک کی برکت

ایک مرتبہ حضرت شیخ الحدیث و التفسیر علامہ حافظ محمد عالم صاحب نور اللہ مزقذہ (مہتمم جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ) حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی خدمت میں قدمبوسی کے لئے حاضر ہوئے۔ دورانِ گفتگو آپ نے فرمایا کہ ایک عورت جو ہماری بیعت ہے وہ ایک دن قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھی۔ اور بے علمی میں اپنے اوپر وہ چادر اوڑھ لی جو کبھی کبھی میں اوڑھ لیتا تھا۔ چادر اوڑھتے ہی اس پر وجد طاری ہو گیا۔

اور اسے اپنے وجود اور چاروں طرف کی چار دیواریں سے اللہ اللہ کی آواز سنائی دینا شروع ہو گئی۔ گھر والوں نے مجھے اطلاع دی کہ اس عورت کو آفاقہ نہیں ہو رہا ہے۔ تو میں نے کہا کہ اس عورت نے اپنے اوپر جو چادر اوڑھی ہوئی ہے وہ اتار دو۔

اتباع و عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مقام فناء

ایک مرتبہ مولانا حافظ محمد عالم صاحب سیالکوٹ والے حضور قبلہ عالم عالم اللہ کی بیماری کے ایام میں آپ کے حجرہ خاص میں حاضری سے مشرف ہوئے۔ اس کے کچھ ہی دن بعد حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے وصال فرمایا۔ آپ نے سلام کا جواب دیتے ہی ارشاد فرمایا کہ مولوی کو قہوہ پلاؤ۔ مولوی کیا کہے گا کہ حضرت نے ہم کو قہوہ بھی نہیں پلایا۔ حضور قبلہ عالم کے ارشاد کے مطابق محمد حسین درویش قہوہ بنا کر لایا۔ جس کی لذت و کیف احاطہ تحریر سے باہر تھا۔ میرے ساتھ قہوہ نوشی میں ہمارے ایک پیر بھائی بھی شریک تھے حضور قبلہ عالم عالم اللہ نے اس دوران ارشاد فرمایا کہ ایک روز ایک عورت جو ہمارے سلسلہ میں داخل ہے وہ قرآن پاک کی تلاوت میں ہمارے گھر میں مصروف تھی۔ سردی کا موسم تھا، میں نے محسوس کیا کہ اس کو سردی لگ رہی ہے۔ تو میں نے اپنا کمبل جس کو میں کبھی کبھی اوڑھا کرتا تھا اس پر ڈال دیا۔ اس پر وجد طاری ہو گیا اور اس کی حالت بدل گئی۔ آپ نے فرمایا کہ جب میں نے اس کی یہ حالت دیکھی تو کہا کہ اس پر سے کمبل اتار دو۔ پھر اس کو ہوش آ گیا۔ پوچھا کیا ہوا؟ تو عرض کرنے لگی کہ اس کمبل کی وجہ سے عجیب انوار و تجلیات نظر آئے حضور قبلہ عالم سے اس پر مولانا حافظ محمد عالم صاحب نے عرض کیا کہ میں نے سنا ہے کہ ایک روز رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم باہر سے تشریف لائے اور ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کو دیکھ رہی تھیں۔ جب آپ حجرہ اقدس میں داخل ہوئے تو مائی صاحبہ نے آپ کے کپڑوں کو چھونا شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا عائشہ کیا بات ہے؟ تو عرض کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم باہر بارش ہو رہی تھی۔ مگر آپ کے کپڑے خشک ہیں۔ میں حیران ہوں کہ کیا بات ہے۔ تو حضور پر

نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے سر پر کیا ہے، تو عرض کیا آپ کا تہبند مبارک ہے۔ فرمایا کہ ظاہری بارش نہیں ہو رہی تھی۔ بلکہ انوار و تجلیات کی بارش ہو رہی تھی جو تمہیں اس تہبند کی وجہ سے معلوم ہو رہی تھی۔ یہ سن کر حضور قبلہ عالم نے زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ مولانا نے کہا کہ آپ اس قدر روئے کہ ایسے روتے ہوئے میں نے آپ کو پہلے کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔ اس وقت یہ معلوم ہوتا تھا کہ آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مستغرق ہیں۔ حضور قبلہ عالم باوجود بیمار ہونے کے سہارا لے کر اٹھ کر بیٹھ گئے۔

روح ایماں مغز قرآں جانِ دیں

ہست حبِ رحمتہ للعالمیں

حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات

محمد بشیر صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں حضور قبلہ عالم کی بیعت ہو کر گھر چلا گیا کچھ عرصہ کے بعد مجھ پر خوف و ہراس کا ایسا غلبہ طاری ہوا کہ رات کو نیند بھی نہ پڑتی تھی۔ خیال یہ آتا کہ ابھی ابھی مجھے قتل کر دیا جائے گا۔ اور میرے ساتھ فرشتے محاسبہ کریں گے۔ اور تیرے پاس تو توشہ آخرت بھی نہیں، اب تو مارا گیا، تیرا بہت برا حال ہوگا۔ چھ روز تک بیدار رہا نیند آنکھوں سے حرام ہو چکی تھی کھانے پینے سے بھی دل بیزار ہو گیا تھا۔ بالآخر ایک دن اپنی زمین کو فروخت کرنے کے لئے ماموں کا نجن گیا۔ اس خیال سے کہ اب زندگی تو ملے گی نہیں، زمین کو بیچ کر رقم فی سبیل اللہ دینے کا ارادہ کر لیا۔ اس سفر کی واپسی پر جب میں براستہ شورکوٹ گوجرہ منڈی پہنچا تو ایک فقیر ملا۔ اس نے مجھے ایک پس خوردہ لڈو دینا چاہا۔ میں نے اس سے نفرت کرتے ہوئے لڈو نہ لیا۔ کیونکہ پہلے سے ہی میں فقیروں کی روش سے متنفر تھا۔ اس فقیر نے کہا کہ تم نے لڈو نہیں کھایا۔ لہذا تم کو گوجرہ سے سمندری کی بس بھی نہیں ملے گی۔ چنانچہ جب میں اڈہ پر آیا تو بد قسمتی سے مجھے بس میں جگہ نہ ملی، مجھے فقیر کی بات یاد آئی۔ اور فقیر سے عقیدت ہو گئی۔ واپس اس

کے پاس آ کر اپنی سرگزشت اس کو سنائی۔ تو فقیر نے کہا کہ تو اپنے کپڑے اتار کر مجھے دے دو۔ میں تجھے اپنے کپڑے دیتا ہوں، یہ پہن لو تم کو سکون حاصل ہوگا۔ چنانچہ میں نے قمیض اتاری جب جیب سے رقم نکالنے لگا تو فقیر نے کہا کہ اگر رقم نکالے گا تو اطمینان حاصل نہیں ہوگا بہر کیف میں نے رقم سمیت کپڑے فقیر کے حوالے کر دیئے اس نے اپنے کپڑے مجھے دے دیئے۔ اس فقیر کے کپڑے پہنتے ہی مجھے تسکین قلبی ہوئی اور خوف و ہراس دور ہو گیا۔ سونے کو دل بہت چاہا۔ فقیر نے کہا کہ جاؤ تم کو مستوں کا سردار بنا دیا ہے۔ اپنے گھر سیدھے چلے جاؤ۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں اپنا نام تو بتائیں۔ بہت اصرار کے بعد فرمایا کہ میں خضر ہوں۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ غائب ہو گئے۔ بعد میں حضور قبلہ علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ مجھے بھی خضر علیہ السلام ملے تھے انہوں نے اپنے کپڑے مجھے رکھنے کے لئے دئے ہیں۔ لو یہ کپڑے تم کو دئے جاتے ہیں۔ یہ بھی تم اپنے پاس رکھو۔ چنانچہ وہ کپڑے اب بھی میرے پاس محفوظ ہیں۔ اور بطور تبرک رکھے ہوئے ہیں۔ میں نے خود قبلہ عالم علیہ الرحمۃ سے عرض کیا کہ بندہ نواز! اس فقیر نے مجھے دو ورد بھی بتائے تھے۔ ایک دین کے لئے اور دوسرا دنیا کے لئے۔ آپ نے فرمایا کہ جو ورد دین کے لئے تھا وہ کبھی پڑھ لیا کرو۔ دنیا والا ورد چھوڑو۔ خدا تعالیٰ رازق ہے۔

ابراہیم خلیل اللہ کی مہمان نوازی

محمد بشیر صاحب بیان کرتے ہیں حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی خدمت میں زیارت سے مشرف ہونے کے لئے حاضر ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ بشیر تمہارے گھر کل مہمان آئے گا۔ اس سے خوب مہمان نوازی اور تعظیم و توقیر سے پیش آنا۔ چنانچہ میں گھر چلا گیا۔ اور مہمان کا انتظار کرنے لگا۔ دوسرے روز عصر کے وقت وہ مہمان تشریف لایا۔ ان کی مہمان نوازی میں ذرہ بھر بھی کسر نہ رکھی۔ دوسرے روز مہمان نے رخصت ہونا چاہا میں نے الوداعی کے وقت عرض کیا کہ اپنا تعارف تو کرائیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میں ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہوں۔

روحانیت کی پروازیں

حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ ایک مرتبہ حلقہ عقیدتمنداں میں جلوہ افروز تھے جن میں حکیم محمد لطیف صاحب لاہوری اور مولانا حافظ محمد عالم صاحب سیالکوٹی بھی موجود تھے۔ فرمایا یہ جو کہا جاتا ہے کہ فلاں بزرگ پہنچا ہوا ہے کیا تمہیں اس کا مطلب معلوم ہے۔ وہ یہ ہے کہ بزرگانِ دین صبح اشراق کے وقت سیر و سیاحت کرتے ہیں۔ کبوتر کی مانند پرواز کرتے ہیں، حسب استطاعت کوئی پہلے آسمان پر کوئی دوسرے آسمان تک۔ علیٰ ہذا القیاس اپنے اپنے درجات کے مطابق سیر کرتے ہیں۔ یہ بالکل صحیح ہے۔ دیکھو ایک چیز سنی ہوئی ہوتی ہے۔ اور ایک چیز دیکھتی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ دیکھی ہوئی چیز ہے۔ بعد ازیں آپ نے فرمایا شجرہ طریقت کو میری تعلیم کے مطابق پڑھا کرو۔ جہاں تم ہوتے ہو بزرگانِ دین تمہارا پورا پورا خیال رکھتے ہیں۔ دن میں ایک دفعہ تو تمہیں خود دیکھتے ہیں۔ کہ تم اللہ اللہ کرتے ہو یا کہ نہیں۔ اگر تم اللہ اللہ کرتے ہو تو وہ بہت خوش ہوتے ہیں۔ نیز فرمایا کہ ختم خواجگان یعنی عرس مبارک کے موقع پر بزرگانِ طریقت تشریف لاتے ہیں۔ اور جس طرف دیکھتا ہوں مشائخ ہی نظر آتے ہیں۔

مرید کو خانہ کعبہ کی زیارت کرا دینا

حضور قبلہ عالم کے ایک عقیدت مند نے بیان کیا ہے کہ میں نے آپ سے عرض کیا کہ مجھے حرمین الشریفین کی زیارت کی اجازت سے نوازا جائے۔ آپ نے فرمایا اب تمہاری مالی حالت دگرگوں ہے۔ اب نہیں پھر کسی وقت جانے کا ارادہ کرنا۔ بعد ازیں اس شخص نے عرض کیا کہ میں ایک گاؤں کی جامع مسجد میں بعد از نماز مغرب ذکر میں مشغول تھا۔ میری آنکھیں تو بند تھیں مگر دل بیدار تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے ہیں۔ میں اب ٹکٹکی لگا کر آپ کی زیارت کرنے لگا۔ دریں اثناء دیکھتا ہوں کہ آپ خانہ کعبہ کے اوپر کافی بلندی پر جلوہ فرماہیں۔ اور دونوں ہاتھوں

سے سفید روئی کے ڈھیروں کی طرح انوار و فیوض کے ڈھیروں سے نوازا رہے ہیں۔ چنانچہ کچھ وقت کے بعد میں نے آنکھیں کھولیں تو اسی مسجد میں اپنے آپ کو ذکر الہی میں مشغول پایا۔ بعد ازاں جب میں حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، تو آپ نے اس مرتبہ اپنے مبارک ہاتھوں سے میرے ہاتھ کو خلاف معمول ذرا زور سے دبایا جس سے میں یہ سمجھا کہ اس واقعہ کو بیان کرنے سے منع فرمایا ہے۔

آخرت میں معیت کا عہد

ایک دفعہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کے ایک خادم نے عرض کیا کہ میں آپ کی خدمت حاضر رہا ہوں۔ یہ دنیا کا وقت مشکل یا آسانی میں گذر ہی جائیگا۔ مزہ تو یہ ہے کہ جیسے اب میں آپ کی خدمت اقدس حاضر ہوں اور آپ کی رفاقت نصیب ہے، اسی طرح آخرت میں بھی آپ کی معیت نصیب ہو جائے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ گھبراؤ نہیں انشاء اللہ المولیٰ ایسا ہی ہوگا۔

منزل مقصود کی طرف راہنمائی

حاجی فیروز دین صاحب مرحوم نے کہا کہ یکم جولائی ۱۹۲۷ء بروز جمعہ کو میں نے بادشاہی مسجد لاہور میں پہلی صف میں نماز جمعہ ادا کی۔ دوران نماز موسلا دھا بارش شروع ہو گئی۔ جو کہ ایک گھنٹہ تک جاری رہی، نماز اور صلوٰۃ و سلام سے فارغ ہو کر میں مسجد میں لیٹ گیا اور سو گیا۔ نیند کی حالت میں پہلی مرتبہ حضور قبلہ عالم پیر قندھاری رحمۃ اللہ الباری نے اپنے دیدار سے مشرف فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا فیروز دین تم میرے پاس آؤ تمہیں فائدہ ہوگا۔ تو میں نے عالم خواب میں ہی عرض کیا، جناب کس مقام پر حاضر ہوں؟ فرمایا شاہدرہ میں۔ اتنا فرما کر تشریف لے گئے۔ جب بیدار ہوا تو ابھی بوند باندی جاری تھی۔ کچھ دیر بعد مسجد سے باہر نکلا اور شاہدرہ کی طرف چل پڑا۔ شاہدرہ پہنچ کر سوچنے لگا کہ شاہدرہ ایک بہت بڑا قصبہ ہے۔ کس گلی اور کوچہ میں تلاش

کروں، نہ ہی ان کا نام جانتا ہوں اور نہ ہی ان کی قیام گاہ کا علم ہے۔ معاً خیال آیا اس تردد میں مت پڑو۔ قریب ہی کسی مسجد میں جا کر وضو کرو اللہ تعالیٰ کارساز اور مسبب الاسباب ہے۔ جس نے یہاں تک پہنچا دیا ہے وہ آگے بھی ضرور راہنمائی فرمائے گا۔ جب شاہدرہ کے ٹانکے کے اڈے کے بالکل سامنے والی گلی میں جھانکا تو ایک چھوٹی سی مسجد دکھائی دی۔ میں وہاں پہنچا اور وضو کیا۔ وضو سے فارغ ہونے کے بعد مسجد سے باہر نکلا تو قریباً پچیس گز کے فاصلہ پر ایک مکان کے دروازہ پر وہی بزرگ تشریف فرما ہیں جو مجھے خواب میں ملے تھے۔ اور حاضر ہونے کے متعلق حکم فرمایا تھا۔ میری خوشی کی انتہا نہ رہی فوراً آپ کی طرف بڑھا۔ سلام عرض کرنے کے بعد دست بوسی اور قدم بوسی کی سعادت حاصل کی۔ آپ مجھے مکان کے اندر لے گئے۔ وہاں ایک چٹائی تھی میں اس پر بیٹھ گیا۔ آپ ایک ننگی چار پائی پر جلو افروز ہوئے جس پر نہ چادر تھی اور نہ ہی کوئی بستر تھا۔ خیر و عاقبت پوچھنے کے بعد قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے پانی کا ایک ٹھنڈا گلاس عنایت فرمایا اور دوسری طرف اپنی نگاہ کرم سے فیض یاب فرمایا۔ میرے دل میں بیعت ہونے کا خیال آیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا تمہارا وضو ہوگا۔ تم بیعت ہونا چاہتے ہو۔ عرض کیا جی حضور! آپ چار پائی سے نیچے اس شکستہ بوریا پر تشریف لے آئے جس پر میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور مجھے شرف بیعت سے سرفراز فرمایا۔ اور ہدایات اور تعلیمات فرمائیں، اور اوامر کی پابندی اور نواہی سے اجتناب کرنے کی تلقین فرمائی۔ حلال و حرام کی تمیز کرنا ارکانِ اسلام کی پابندی کا ارشاد فرمایا۔

حالتِ بیداری میں زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کرادینا

جناب مولانا خان محمد صاحب بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ عرس کے روز عرس کے بعد ہم نے دربار شریف میں رات گزارنے کا پروگرام بنایا مغرب کی نماز سے قبل حاجی خاں عبدالرؤف خاں صاحب نے مجھے کہا کہ آج مغرب کی نماز کے بعد حضرت قبلہ عالم کو ملنا ہے۔ میں نے کہا کہ بھائی میں نے تو کبھی بھی حضور کے دروازہ کو دستک نہیں

دی۔ مگر میاں صاحب کے اصرار کے باعث میں نے وعدہ کر لیا۔ نماز مغرب کے بعد ہم دونوں دروازہ پر حاضر ہوئے۔ اور میں نے دستک دی حضرت صاحب تشریف لائے اور دریافت کیا کہ کیا بات ہے؟ عرض کی حضور! عبدالرؤف خاں صاحب کوئی بات عرض کرنا چاہتا ہے

آپ نے میاں عبدالرؤف صاحب سے پوچھا مگر ان میں بولنے کی سکت نہیں تھی۔ دوسری مرتبہ ان سے پوچھا تو میاں صاحب تب بھی خاموش تھے، تیسری مرتبہ پوچھا تو میاں صاحب نے عرض کیا حضور بندہ نواز آپ کی توجہ اور نگاہ کرم کی وجہ سے دل کی آنکھوں سے تو حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے بارہا مشرف ہو چکا ہوں حضور والہ کرم فرمائیں تو ظاہری آنکھوں سے بھی زیارت سے مشرف ہو جاؤں۔ تو حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم نے کیا دیکھا ہے۔ اللہ کے بندے تو زمین سے آسمان تک نور دیکھتے ہیں اور کسی کو خبر تک نہیں ہوتی، تم نے کیا دیکھا ہے! تم اب بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہے ہو۔ تم اب بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہے ہو، تم اب بھی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہے ہو۔ جب تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا تو میاں عبدالرؤف خاں صاحب چیخ مارتے ہوئے وجدانی کیفیت میں کیکر کے درخت کے قریب جا گرے، اور بے ہوش ہو گئے۔ آپ نے مجھے فرمایا اس کو اٹھاؤ مگر میاں صاحب مجھ اکیلے سے اٹھائے نہیں جاتے تھے۔ لنگر خانہ سے کچھ آدمیوں کو بلا کر لایا اور میاں صاحب کو اٹھا کر میں اپنے کمرہ میں لے آیا۔ حضرت صاحب علیہ الرحمۃ دس منٹ کے بعد کمرہ میں تشریف لائے اور فرمایا تم کو کیا ہو گیا تم شکر نہیں کرتے کہ تم نے کوئی چلہ کاٹا ہے۔

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے نسبت و تعلق

خان عبدالرؤف خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کے پاس چند احباب حاضر تھے۔ حضور قبلہ عالم نے فرمایا کہ آپ باہر چلے جاؤ۔ حسب

الارشاد لوگ باہر چلے گئے۔ مگر خان عبدالرؤف صاحب اور حکیم سید اکبر شاہ صاحب تانڈیا نوالہ اٹھ ہی رہے تھے کہ ان کو اشارہ سے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ بعد میں آپ نے فرمایا میز پر کوئی گلاس پڑا ہے، خان صاحب فرماتے ہیں کہ پہلے میز پر گلاس نہیں تھا جب حضرت نے فرمایا اور دیکھا تو گلاس موجود تھا جس میں کچھ پانی تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ مجھے پینے کے لئے دو۔ کیونکہ ابھی ابھی سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس پانی کو دم کر کے گئے ہیں، نیز فرمایا ہے کہ اس پانی کو پیو۔

مرید کے افعال سے مطلع ہونا

میاں عبدالرؤف صاحب کا بیان ہے کہ گرمیوں کا موسم تھا ہم حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر خدمت تھے مولانا خان محمد صاحب، سردار محمد صاحب وغیرہ، تو منڈی وار برٹن کا ایک نوجوان مرید حاضر خدمت ہوا۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے آنے سے قبل صوفی محمد حسین صاحب اپنے خادم کو فرمایا تھا کہ کوئی بھی آئے خواہ مرید ہو یا کوئی اور اس کو اندر نہ آنے دینا۔ اس نوجوان کے اندر داخل ہونے پر صوفی محمد حسین صاحب نے اس کو روک دیا۔ مگر دوسری دفعہ صوفی صاحب کی غیر موجودگی کی وجہ سے وہ مہمان خانہ کے اندر چلا گیا تو حضور قبلہ عالم کی اس پر نگاہ پڑی تو اس کو فرمایا کہ تم نے اتنے آدمیوں کو نقصان کیا۔ کیونکہ آپ مریدین کو تربیت دے رہے تھے۔ بعد ازیں فرمایا کہ راستہ میں تم نے جو حرکات کیں ہیں وہ تم بتلاؤ گے یا کہ میں بتاؤں، پھر ساتھ ہی خود فرمایا کہ اچھا میں ہی بتاتا ہوں۔ بعد ازیں فرمایا کہ اس نے فلاں فلاں اسٹیشن پر لڑکیوں کے ساتھ نشائستہ حرکات کیں ہیں، کہیں انکو پکوڑے لے کر دئے، کہیں پانی پلایا اور تانڈیا نوالہ اسٹیشن پر تم نے ان لڑکیوں کو الوداعی سلام کیا۔ یہ بات سُنکر اس پر کچھی طاری ہوگئی، اور عرض کیا کہ بندہ نواز معاف فرما دو تو آپ نے فرمایا تم نے کوئی میرا گناہ کیا ہے، گناہ تو اللہ کا کیا ہے، مسجد میں جاؤ اور دو نفل ادا کرو اور اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں توبہ کرو۔

شیخ الحدیث حافظ محمد عالم کو بشارت بیعت

فقیر نے مسجد کوچہ لال حویلی اکبری منڈی لاہور میں حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کا شجرہ مبارکہ دیکھا جس کے سر ورق پر امام مسجد نے لکھا ہوا تھا معلوم نہیں یہ شجرہ کس کا ہے، شجرہ دیکھتے ہی صاحب شجرہ سے عشق پیدا ہو گیا۔ آخر ایک روز باتوں باتوں میں جناب حکیم محمد لطیف صاحب اور حاجی محمد حنیف نے فرمایا کہ ہمارا دربار شریف جانے کا ارادہ ہے، فقیر نے کہا میرا بھی حاضری کا ارادہ ہے، فقیر ان ہر دو صاحبان کی معیت میں پیر قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا حضرت کی زیارت عالیہ سے مشرف ہوا۔ شیخ کامل کو دیکھتے ہی ان کی محبت دل میں متمکن ہو گئی لیکن باوجود اس کے فقیر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے پیش نظر بیعت کے بارے میں استخارہ کرنے کا ارادہ کیا۔ گھر آ کر استخارہ کیا اور خواب میں دیکھا کہ نہر بہ رہی ہے جو کہ بہت گہری ہے نیچے اترنے کے لئے سیڑھی بنی ہوئے ہے، فقیر سیڑھی کے ذریعہ نیچے اترتا تو فقیر نے دیکھا کہ حکیم محمد لطیف صاحب نہر سے منہ لگا کر پانی پی رہے ہیں فقیر نے بھی اسی طرح منہ لگا کر پانی پینا شروع کر دیا۔ جب آنکھ کھلی تو خواب کی تعبیر نکالی کہ جو حکیم محمد لطیف صاحب کا مشرف ہے وہی مشرف اختیار کرو، فقیر چند دن بعد دربار عالیہ حاضر ہوا اور مشرف بیعت سے مشرف ہوا۔

حضور قبلہ عالم نے بیعت کرنے سے پہلے ارشاد فرمایا کیا تم کہیں بیعت ہوئے ہو؟ میں نے عرض کیا بچپن میں حضرت مولانا نبی بخش صاحب رحمۃ اللہ مؤلف تفسیر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہوا تھا، حضور قبلہ عالم نے بیعت فرماتے وقت نہایت کریمانہ انداز میں فرمایا کہ اللہ اللہ کا ذکر کثیر کیا کرو۔ اس کے بعد آپ اندر تشریف لے گئے اور اپنے ہاتھ سے ایک رقعہ لکھ کر دوبارہ تشریف لائے۔ اس رقعہ میں تحریر تھا۔

ہر چہ خوانی اسم ش را بخوال

اسم اللہ با تو ماند جاوداں

صاحبزادہ سید حسین علیشاہ کو منازل سلوک طے کرانا

حضرت صاحبزادہ پیر سید حسین علی شاہ صاحب قَدَس سِرُّهُ الْعَزِيزُ کی عمر شریفہ جب تقریباً پندرہ برس ہو چکی تو رات کو حضور قبلہ عالم ﷺ نے صاحبزادہ صاحب کو نیند سے بیدار کر کے فرمایا کہ جاؤ ابھی ابھی وضو اور غسل کر کے میرے پاس آؤ، میں تم کو اللہ اللہ بتاؤں اور بیعت کر لوں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب ﷺ فوراً آپ کے حکم کی تعمیل کر کے حاضر خدمت ہو گئے۔

اس مبارک رات کو آپ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت فرما کر نوجوان فرزند ارجمند کو اپنی خصوصی توجہات سے نوازا اور اسم ذات کی تلقین فرمائی، اوامر پر استقامت، نواہی سے اجتناب، اور سنت و محبتِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کار بند رہنے کا حکم فرمایا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس شب سے حضرت صاحبزادہ صاحب ذکر الہی کے کیف اور محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نشے میں سرشار رہے۔ پھر جب حضرت صاحبزادہ ذیشان زیارت حرمین الشریفین سے مشرف ہو کر واپس تشریف لائے تو حضور قبلہ عالم ﷺ نے آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور گلے سے لگایا۔ اس سے آپ کے باطن پر جو اثرات پیدا ہوئے احاطہ تحریر سے باہر ہیں۔

انہیں دیکھو تو خدا یاد آجائے!

آپ کا خلوص اور ایثار بے مثال تھا۔ عشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عالم تھا کہ آپ کی آنکھیں پُر نم اور جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا تھا۔ یہ پیر کامل حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی خاص نگاہِ لطف کا ہی اثر تھا کہ اکثر اوقات آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت خوانی میں عشق و مستی میں ڈوبے ہوئے اشعار بے ساختہ پڑھنے شروع کر دیتے۔ حاضرین اور سامعین کی خواہش یہی ہوتی کہ آپ اشعار پڑھتے جائیں اور وہ اشعار سنکر

اپنے قلوب کو منور کرتے رہیں۔ آپ کے سماع کے دوران اکثر سامعین پر رقتِ قلب اور بے خودی کا غلبہ رہتا، جبکہ زائرین آپ کے چہرہ انور کی زیارت کرتے تو بے ساختہ زبان و دل سے ذکر جاری ہو جاتا۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

خِيَارُكُمْ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

تم میں بہترین لوگ وہ ہیں کہ جب ان کی زیارت کی جائے تو اللہ عزوجل کی یاد آجائے۔ (سنن ابن ماجہ، الترمذی، احمد بن حنبل)

سوز و گدازِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض

ایک مرتبہ صاحبزادہ پیر سید حسین علی شاہ صاحب قدس سرہ العزیز نے تحدیثِ نعمت کے طور پر بیان فرمایا کہ آج رات حضور پُر نور علی نور احمد مجتبیٰ مالک ہر دوسرا محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی زیارت سے مشرف ہوا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف کا غلاف پکڑے ہوئے ہیں اور آپ کی نورانی اور پیاری پیاری مبارک آنکھوں سے بکثرت آنسو مبارک بہ رہے ہیں۔ اور میں نے آپ کے آنسو مبارک کو نوش کر لیا پھر کیا عالم تھا کہ میرے اندر اتنا سوز و گداز پیدا ہوا کہ آنسوؤں کے دریا بہہ گئے۔ اگرچہ یہ عالم خواب کا واقعہ ہے لیکن بیداری میں بھی وہی منظر آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور دل یہ چاہتا ہے کہ ہر چیز کو خیر باد کہہ کر کہیں خلوت میں چلا جاؤں۔ مگر کیا کروں حقوق العباد کا مسئلہ سامنے آ جاتا ہے۔

سرِ اِپا کرامتِ نقشِ قندھاری

صاحبزادہ حضرت پیر سید حسین علی شاہ صاحب وصال سے قبل آخری ایام میں سرتا پانچ نقشِ قندھاری بن چکے تھے۔ حضور قبلہ عالم کے بزرگ مریدین کو صاحبزادہ والا شان کی ہر ہر ادا اور عاداتِ شریفہ میں اپنے مرشدِ کامل کی جھلک نظر آتی تھی۔ زائرین

میں کوئی شخص آپ کے رخ انور کو نظر جما کر نہیں دیکھ پاتا تھا بلکہ سلف صالحین کی اس نشانی کو دیکھتے ہی زائر پہ رقت طاری ہو جاتی اور بے اختیار زبان و دل پہ اللہ اللہ اللہ جاری ہو جاتا۔ آپ انتہائی کریم النفس، تحمل مزاج، فقیرانہ طبع اور زہد پیغمبرانہ کے مالک تھے۔ ضعیف العمری اور طویل علالت کے باوجود آستانہ عالیہ پر زیارت اور عرس کے لئے آنے والے مریدین و متوسلین پر آپ نے ہمیشہ کرم فرمائی کی۔ صاحبزادہ حضرت پیر سید حسین علی شاہ صاحب اپنے سلسلے کے عظیم صوفی حضرت باقی باللہ کی طرح فناء فی الشیخ کی منزل سے گزر کے نقش پیر قندھاری ہو چکے تھے۔ آپ نے اکیاسی (۸۱) سال کی عمر مبارک میں ۲۲ جون ۲۰۱۰ء میں بمطابق ۱۰ رجب ۱۴۳۱ھ بروز منگل وصال فرمایا۔ آپ اپنے والد گرامی و مرشد کامل کریم کے مزار اقدس میں ہی آپ کے پہلو میں آرام فرماہیں۔

یادِ قصرِ عارفانِ آید ہی

یادِ یارِ مہربانِ آید ہی



جنہاں عشق نمازاں پڑھیاں اوہ کدی نہیں مردے

ولیاں دے درباراں اُتے ویکھ لے دیوے بلدے

(میاں محمد بخش)

وصال، تبرکات، اولادِ پاک اور خلفاء

حضور قبلہ عالم کا وصال مبارک

ایک دفعہ چند عورتیں تیمارداری کے لئے حاضر خدمت ہوئیں مگر حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے ان کو اندر آنے کی اجازت نہ عطا فرمائی۔ بلکہ فرمایا کہ اگر ان کو عقیدت ہے تو تین مرتبہ درودِ پاک اول آخر اور تین بار الحمد شریف اور سورۃ اخلاص پڑھ کر میری بلک کر دیں، چنانچہ مستورات حکم کی تعمیل کر کے واپس چلی گئیں۔ بعد ازاں آپ ایک کتاب کا مطالعہ فرماتے رہے، اتنے میں رات کے تقریباً گیارہ بج گئے۔ آپ نے تھکاوٹ محسوس فرمائی تو آرام کرنے کی غرض سے لیٹ گئے اور خدام کو بھی لیٹ جانے کا حکم فرمایا۔ رات کو تقریباً ایک بجے آپ پھر بیدار ہوئے، تو آپ نے درویشوں کو آواز دے کر جگایا اور فرمایا کہ اب بیدار ہو۔ نیز قہوہ تیار کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ قہوہ کے ایک دو گھونٹ نوش فرمائے۔ اور تھوڑی سی دیر کے بعد قضائے حاجت ہوئی قضائے حاجت سے فارغ ہوئے، تین چار مرتبہ قے آئی، کمزوری سی ہو گئی۔ اور پہلے کی طرح دوبارہ ہیضہ کی شکایت ہو گئی، شدت کی اجابت ہوئی اور غنودگی طاری ہو گئی۔ صاحبزادگان اور اندرون خانہ اور چند عقیدت منداں اطلاع پا کر فوراً حاضر خدمت ہوئے۔ لیکن آپ نے سوائے صاحبزادگان کے کسی کو حجرہ مبارکہ کے اندر رہنے کی اجازت مرحمت نہ فرمائی۔ لیکن جوشِ عقیدت کی وجہ سے دیگر کئی عقیدت منداں حجرہ مبارکہ کے باہر بے قرار تھے۔ غرضیکہ آپ کے مریدین کے لئے وہ بھیانک اور اندوہ گیس گھڑیاں آن پہنچی۔ وقتِ وصال آپ کی زبان مبارک پر اللہ اللہ اللہ باواز بلند جاری ہو گیا۔ اور آپ

سب کو غمگین چھوڑ کر اطمینانِ قلب کے ساتھ حالتِ ذکر میں، یک صد گیارہ (۱۱۱) سال کی عمر میں اپنے خالقِ حقیقی سے واصل ہو گئے۔ (إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ)

نشانِ بردِ مومنِ باتو گوئم
چو مرگ آمد تبتم بر لبِ اوست

آپ کی تاریخ انتقال اور مقام وصال

مورخہ ۶ جنوری ۱۹۶۱ء بمطابق ۱۸ رجب المرجب ۱۳۸۰ھ، ۲۳ پوہ ۲۰۱۷ء بکرمی بروز جمعہ المبارک بوقت چار بجکر پندرہ منٹ علی الصبح اپنے حجرہ مبارکہ بمقام فیض آباد شریف چک نمبر ۴۱۱ گ ب نزد تاندلیا نوالہ ضلع فیصل آباد ہے۔ آپ کے انتقال کی خبر چار سو آگ کی طرح پھیل گئی، جمعہ شریف کا دن تھا دور دراز سے عقیدتمند حاضر ہو گئے۔ جناب صوفی محمد صدیق صاحب خلیفہ اول نے گیارہ بجے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور زائرین کے رش کی وجہ سے عشاء کے وقت آپ کے جسم اطہر کو روضہ مبارک میں رکھ کر سپرد خاک کر دیا گیا۔

عمر ہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات
تا ز بزمِ شوق یک دانائے راز آید بروں

.....

دل و نگاہ ہیں ابھی تک مقامِ حیرت میں
جمالِ یار وہ زیرِ نقاب تھا کیا تھا

تبرکات

حضور قبلہ عالم اپنی زندگی مبارک کے آخری دور میں سالانہ عرس پاک کے موقع پر ہر دو مخصوص چیزوں کی زیارت عام کرایا کرتے تھے۔

متبرک جائے نماز

ایک ریشمی جائے نماز جس کے بارے میں مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ پر خناق کی مرض کا شدت سے حملہ ہوا جس سے آپ کو بہت تکلیف ہوئی۔ آخر اللہ تعالیٰ نے شفا دی۔ جب افاقہ ہوا تو حضور سیدنا رحمۃ للعالمین، سید الشافعیین، خاتم النبیین، علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنی زیارت سے مشرف فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جائے نماز پر جلوہ فرمایا۔ بوقت رخصت آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا اگر اجازت ہو تو غلام اس جائے نماز کی مریدین کو زیارت کرایا کروں تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بکمال شفقت ورحمت اجازت مرحمت فرمادی۔

شیشی مبارک

یہ سفید رنگ کی ایک چھوٹی سی شیشی تھی، تقریباً ایک انچ لمبی اور پون انچ چوڑی۔ اُس کی بھی آپ سالانہ عرس پاک پر زیارت کراتے۔ آپ اس متبرک شیشی کو اپنی ہتھیلی مبارک پر رکھ کر زیارت کرایا کرتے تھے۔ اس وقت آپ کی طبیعت پر خاص کیفیت ہوتی تھی، آنکھوں سے آنسو چھم چھم ٹپکتے تھے جس کی اصل وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ خاص خدام کا بیان ہے کہ وصال سے تقریباً ایک دو رات قبل اپنی شیشی کو صندوق سے نکلوا کر دائیں ہاتھ میں لے کر مٹھی بنا کر بائیں پہلو کی طرف لیجا کر مٹھی کو کھول دیا تھا، جیسے کسی کو پکڑائی جاتی ہے۔ آپ نے ایسا کیا مگر شیشی پکڑنے والا کوئی نظر نہ آیا۔ لیکن واپسی پر ہاتھ مبارک شیشی سے خالی تھا۔ حاضرین کو شیشی کے غائب ہو جانے

کے متعلق پوچھنے کی جرات نہ ہوئی۔ وہ شیشی اس دن سے غائب ہے مگر جائے نماز صاحبزادگان کے پاس محفوظ ہے۔

مرد حق کے نعلین شریفین

حکیم محمد لطیف صاحب لاہوری فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی نعلین شریفین بطور تبرک اپنے گھر لے گیا۔ خوب احترام کے ساتھ الماری میں تبرک کے طور پر رکھ دیا۔ اور ایک روز زیارت کے لئے الماری کو کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ نعلین شریفین سے نور کی شعائیں ستاروں کی مانند نمودار ہو کر عالم بالا کی طرف پرواز کر رہی ہیں۔ کافی دیر تک میں اس منظر سے لطف اندوز ہوتا رہا۔

قبلہ عالم کے بال مبارک

فیض آباد شریف کے قیام کے دوران دیکھنے میں آیا ہے کہ جب کبھی حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ اپنے بال مبارک کٹواتے یعنی حجامت بنواتے تو کوئی بال مبارک بھی زمین پر گرنے نہ پڑتا تھا۔ مریدین معتقدین حضرات نہایت شوق سے تبرک اٹھا لیتے۔ وہ بال مبارک آج تک معتقدین کے پاس فرداً فرداً موجود ہیں۔

تیرا جوہر ہے نوری پاک ہے تو
فروغ دیدہ افلاک ہے تو
تیرے صید زبوں افرشتہ و حور
کہ شاہین شہہ لولاک (سائیکل آریڈ) ہے تو
(علامہ محمد اقبال)

اولاد پاک حضرت خواجہ سید فیض محمد شاہؒ

تین صاحبزادگان والا شان

۱۔ آپ کی عمر شریفہ جبکہ پچھتر (۷۵) سال تھی آپ کے ہاں ۱۹۲۵ء میں شاہدرہ لاہور میں صاحبزادہ والا شان سید عبدالکریم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے اور دو سال کی صغر سنی میں ہی ان کا وصال ہو گیا۔ (إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ)

۲۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کے فرزند دوم ۱۹۲۹ء میں حاجی الحرمین الشریفین پیر طریقت، عارف شریعت، مجسمہ رشد و ہدایت، خلیفہ برحق حضرت خواجہ سید حسین علی شاہ صاحب نَوَّرَ اللَّهُ مَرْقَدَهُ (اول سجادہ نشین آستانہ عالیہ فیضیہ نقشبندیہ مجددیہ) تولد ہوئے۔ اس وقت قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی عمر شریفہ اناسی (۷۹) سال تھی۔

۳۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کے فرزند سوم ۱۹۳۱ء میں صاحبزادہ عالی وقار شہزادہ عالی شان، پیکرِ اخلاص صاحبزادہ پیر سید عبدالغفور شاہ صاحب قُدَسَ سِرُّهُ الْعَزِيزِ کی ولادت ہوئی۔ جبکہ آپ کی عمر شریفہ اس وقت اکاسی (۸۱) سال تھی۔

تین پاکیزہ سیرت صاحبزادیاں

صاحبزادیوں میں سے آپ کی بڑی صاحبزادی صاحبہ ۱۹۲۷ء میں تولد ہوئیں جبکہ آپ کی عمر شریفہ ستتر (۷۷) سال تھی۔ آپ کا عقد مبارک قبلہ و کعبہ پیر سید محمد انور شاہ صاحب نقشبندی سواتی سے ہوا جو کہ دربار عالیہ حمیدیہ کوٹ حلیم خاں قصور کے سجادہ نشین تھے۔ دوسری صاحبزادی صاحبہ کی ولادت شریفہ ۱۹۳۴ء میں ہوئی جبکہ آپ کی عمر شریفہ چوراسی (۸۴) سال تھی۔ اور ان کا عقد مبارک گرامی قدر عالی مرتبت پیر سید محمد حسین شاہ صاحب سے ہوا۔ تیسری صاحبزادی صاحبہ کی ولادت شریفہ ۱۹۴۰ء میں ہوئی جبکہ آپ کی عمر شریفہ نوے (۹۰) سال تھی۔

خلفائے حضرت پیر قندھاریؒ

حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کے خلفائے عظام کے اسماء شریفہ مندرجہ ذیل ہیں۔

- ۱۔ حاجی الحرمین الشریفین، پیر طریقت، عارف شریعت، مجسمہ رشد و ہدایت، نقش قندھاری صاحبزادہ والا شان پیر سیّد حسین علی شاہ صاحب نَوَزَ اللّٰهُ مَرَقَدَهُ (اول سجادہ نشین دربار عالیہ فیضیہ نقشبندیہ مجددیہ فیض آباد شریف نزد تاندلیا نوالہ ضلع فیصل آباد)
- ۲۔ قدوة السالکین، سراج العارفين صوفی محمد صدیق صاحب عَلَيْهِ السَّلَام موضع مروہ شریف نزد رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ
- ۳۔ استاذ العلماء، جامع معقول و منقول حضرت مولانا خان محمد صاحب عَلَيْهِ السَّلَام موضع دھروڑ شریف نزد فیصل آباد
- ۴۔ منہاج العابدین، مخزن علم و حکمت حکیم محمد لطیف صاحب عَلَيْهِ السَّلَام چاہ میراں لاہور۔
- ۵۔ استاذ الکاملین، زینت القراء حافظ حکیم سیّد عبدالواحد شاہ صاحب عَلَيْهِ السَّلَام موضع مہلو کے ضلع اوکاڑہ۔
- ۶۔ صوفی باصفاء، وزع الزاہد مولانا سیّد طالب حسین شاہ صاحب عَلَيْهِ السَّلَام خطیب و مدرس جامع مسجد موضع ٹانگو والی ضلع سرگودھا
- ۷۔ عمدۃ الزاہدین حضرت مولانا عبدالمجید صاحب موضع رکھ والہ نزد پٹوکی ضلع قصور۔
- ۸۔ حاجی الحرمین الشریفین، سیّد العاشقین مولانا مولوی عبدالمجید صاحب بمقام کنری (سندھ)



خلفائے نقش پیر قندھاریؒ

(حضرت صاحبزادہ سید حسین علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے روحانی فیضان کو جاری و ساری رکھنے کے لئے بزرگان کے حکم کے مطابق صاحبزادہ والا شان، نقش پیر قندھاریؒ پیر طریقت حضرت سید حسین علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے درج ذیل اصحاب کو خلعت خلافت سے نوازا۔

- 1- عالم باعمل شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد عالم صاحبؒ (مسجد دو دروازہ سیالکوٹ)
- 2- صوفی باصفا جناب صاحبزادہ پروفیسر عزیز شاہ صاحب کھگہ (اپر مال سکیم لاہور)
- 3- حلیم الطبع جناب صاحبزادہ سید عبدالواحد شاہ صاحب قندھاری فیض آباد شریف، تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد (حال: 131 گارڈن بلاک گارڈن ٹاؤن لاہور)
- 4- قلندر جلالی جناب صاحبزادہ سید عبدالوحید شاہ صاحب قندھاری فیض آباد شریف، تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد (حال: پنجاب کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور)
- 5- مستغرق عشق رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم جناب صاحبزادہ سید رضا حسین شاہ صاحب قندھاری فیض آباد شریف تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد
- 6- مسافر حریم صاحبزادہ الحاج سید پرویز قندھاری فیض آباد شریف تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد (حال: 128 علی بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور)
- 7- عمدۃ العاشقین خادم خاص جناب مقبول صاحب ساکن بورے والا ضلع وہاڑی (حال: دربار عالیہ فیض آباد شریف تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد)



علم و عمل اور تعلیمات و معمولات

فقہ و اصول حدیث میں مہارت

مولانا حافظ محمد عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ فقیر کو قبلہ عالم نور اللہ مرقدہ نے ارشاد فرمایا کہ نماز کے فرض چھ ہیں تحریمیہ - قیام - قرأت - رکوع - سجود - اور مقدارِ تشهد آخر نماز میں بیٹھنا۔ ان میں سے پہلے پانچ کی فرضیت کے دلائل فقہاء نے قرآن سے پیش کئے ہیں۔ بتاؤ قعدہ آخرہ کی فرضیت کی کیا دلیل ہے؟ فقیر نے عرض کیا کہ اس کی فرضیت حدیث سے ثابت ہے جیسا کہ صاحب ہدایہ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ والی حدیث کو دلیل بنایا ہے اس پر حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ حدیث تو خبر واحد ہے اور ظن کا فائدہ دیتی ہے اس سے فرضیت ثابت نہیں ہو سکتی، پس فقہاء نے کس طرح اس سے فرضیت ثابت کر لی ہے؟ فقیر نے عرض کیا کہ حضور اس کا جواب تو میرے ذہن میں نہیں ہے۔ حضور قبلہ عالم نے فوراً فرمایا کہ اقیمو الصلوٰۃ میں نماز کا حکم ہے اور اس کی ادائیگی کے لئے جو ضروری چیزیں ہیں وہ قرآن نے مختلف آیات میں بیان کر دی ہیں۔ لیکن نماز کے اختتام کے بیان کے بارے میں مجمل ہے اور خبر واحد جب مجمل کے اجمال کے بیان کے لئے آئے تو وہ فائدہ قطعیت کا دیتی ہے۔ حقیقت میں وہ حکم خبر واحد کی طرف منسوب نہیں ہوگا بلکہ وہ حکم نصِ قطعی کی طرف منسوب ہوگا جس کے اجمال کو اس نے رفع کیا۔ فقیر نے گھر آ کر ہدایہ شریف دیکھا تو یہ بات ہدایہ شریف کے حاشیہ پر لکھی ہوئی تھی، جس سے ثابت ہوا کہ آپ کو علم فقہ اور اصول حدیث میں مہارت تامہ تھی کیونکہ اس مسئلہ کا تعلق فقہ اور اصول حدیث سے تھا۔ بقول مولانا جامیؒ

خوشا مسجد و مدرسہ و خانقاہ ہے کہ دروے بود قیل وقال محمد سالی اللہ علیہ وسلم

علم کلام میں مہارت

مولانا حافظ محمد عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ قیومِ زماں حضرت پیر قدھاری رحمۃ اللہ الباری نے ایک روز اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق دریافت فرمایا کہ علمائے اہل سنت نے اس کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟ فقیر نے عرض کیا علمائے اہل سنت فرماتے ہیں کہ صفاتِ باری تعالیٰ نہ عین ہیں نہ غیر یعنی صفات اسی ذات ہی کا نام ہو۔ ایسا نہیں، اور نہ صفات اس ذات سے الگ وجود رکھتی ہیں۔ بلکہ اسی ذات کی مقتضی ہیں۔ اور عین ذات کو لازم۔ حضورؐ نے فرمایا اس کی کوئی مثال؟ فقیر نے عرض کیا قبلہ عالم آپ خود ارشاد فرمائیں۔ فرمانے لگے جیسا کہ دھوپ نہ تو سورج کی عین ہے اور نہ سورج کی غیر۔ میں نے گھر آ کر دیکھا تو یہ مثال شرح عقائد کے حاشہ پر لکھی ہوئی پائی۔ اس سوال و جواب سے علم عقائد میں حضور قبلہ عالم کی مہارت کا پتہ چلتا ہے۔

معارفِ روحانی کا بیان

مولانا حافظ محمد عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور قبلہ عالم

رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا رومیؒ کا شعر

یک زمانہ صحبت با اولیاء

بہتر از صد سالہ طاعت بے ریاء

پڑھ کر فرمایا یہ کس طرح ہو سکتا ہے، شیخ کے پاس ایک گھڑی بیٹھنا سو سالہ بے ریاء عبادت سے کیونکر بہتر ہو سکتا ہے؟ جبکہ عبادت میں قرآن خوانی نماز اور درود و سلام وغیرہ سب داخل ہیں۔ پھر فرمایا ہر وقت بیٹھنے کا یہ فائدہ نہیں جس کا شعر میں ذکر ہے، بلکہ گھڑی وہ ہوتی ہے جب شیخ مہربان ہو اور مرید پر نظرِ کرم فرمائے۔

گیارہویں شریف کا حکم

انعقادِ گیارہویں شریف کے متعلق مریدین کو ہدایات دینے کے لئے چند مخلص مریدین صوفی محمد صدیق صاحب، حکیم محمد لطیف صاحب، حاجی محمد حنیف صاحب، مولانا حافظ محمد عالم صاحب اور حاجی فیروز دین مرحوم کو بلا یا، صوفی تاج دین مرحوم بھی ساتھ چلے گئے۔ جب یہ حضرات آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے تو حجرہ شریفہ کا دروازہ کھولا۔ آپ کے ہاتھ مبارک میں شیشی تھی۔ فرمایا اس حجرہ شریفہ کی زیارت کرو۔ شاید اس کے طفیل تمہاری بخشش ہو۔ اس وقت حضور قبلہ عالم عَلَيْهِ السَّلَام نے اس امر کے متعلق زیادہ وضاحت نہ فرمائی۔ اس کے بعد احباب نے بالخصوص حاجی فیروز دین مرحوم نے اندازہ لگایا کہ یقیناً اس مصیبت پر نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہوئے ہوں گے۔ بعد ازاں حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ مہمان خانہ میں تشریف لائے اور ان سب احباب کی موجودگی میں ارشاد فرمایا کہ تم لاہور میں اکٹھے مل کر گیارہویں شریف کی مجلس منعقد کیا کرو۔ دیگیں نہ پکائیں چائے پکائیں۔ نیز ارشاد فرمایا کہ:-

السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

دس ہزار مرتبہ پڑھا کرو۔ بعد ازاں آپ نے مریدین کو گیارہویں شریف اپنے اپنے مقام پر منعقد کرنے کا حکم فرمایا۔ اور فرمایا کہ اس میں دین و دنیا دونوں کا بھلا ہوگا۔ بعد میں کچھ مریدین نے عرض کیا کہ کبھی آدمی مجلس میں کم ہوتے ہیں اس لئے کیا درود شریف کے پڑھنے کی تعداد میں کمی ہو سکتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا ہاں! آپ کے اس ارشاد پر اپنے مقام پر احباب گیارہویں شریف کی مجالس منعقد کرنے لگے۔ دربار عالیہ پر بھی ہر ماہ گیارہویں شریف کی مجلس منعقد ہونے لگی۔ اور ہر گیارہویں شریف پر عرس مقدس جیسا سماں بندھنے لگا۔ کافی تعداد میں دیگیں پکنے لگیں اور

مریدین باہتمام و ارشاد ہر ماہ آنے لگے۔ بعد میں آپ نے مریدوں کی آسانی کی خاطر فرمایا کہ اپنے مقام پر گیارہویں شریف کیا کرو۔ یہاں آنے کی ضرورت اور پابندی نہیں۔

مذکورہ درود پاک کے خصوصی ارشاد پر دربار عالیہ پر جو چند احباب حاضر ہوئے انہوں نے حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی گفتگو سے یہ تاثر لیا کہ یہ وہ سلام ہے جو حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے حضور پُر نور شافعِ یومِ النُّشُورِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالتِ بیداری میں زیارت کے موقعہ پر عرض کیا تھا۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ سے صوفی فیروز دین صاحبؒ کے تجسس سے اس تاثر کی تائید حاصل ہوئی ہے۔

شریعتِ مطہرہ علیٰ چھا اَصْلُوہِ السَّلَام کی پاسداری

مولانا حافظ محمد عالم صاحبؒ نے فرمایا کہ ایک روز آستانہ عالیہ پر قیلولہ کر رہا تھا۔ مجھے لیٹے لیٹے خیال آیا حضرت صاحب قبلہ کچھ نمازیں باجماعت پڑھتے ہیں اور کچھ بغیر جماعت کے۔ میں اسی خیال میں تھا کہ حضور قبلہ عالم آستانہ عالیہ پر تشریف لائے اور آتے ہی مجھے فرمایا اٹھو جماعت کا وقت ہو گیا، جماعت سے نماز پڑھو۔ میں فوراً اٹھا اور تعظیم کے لئے کھڑا ہو گیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا وضو یہاں ہی کر لو۔ فقیر نے وضو کیا اور مسجد کی طرف روانہ ہونے لگا تو حضور قبلہ عالم کی معیت کا شرف بھی حاصل ہوا۔ حضور نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اسی طرح مسجد تک پہنچ گئے۔ وہاں جا کر سنتیں ادا کیں اور حضور نے فقیر کو فرمایا کہ جماعت کراؤ۔ فقیر نے عرض کیا کہ میں مسافر ہوں فرمایا جماعت کراؤ، سب مسافر ہی ہیں، باقی رکعت ہم اٹھ کر پڑھ لیں گے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد آستانہ عالیہ کی طرف روانہ ہوئے۔ حضور نے پہلے کی طرح اپنے دست مبارک میں میرا ہاتھ لے لیا اور فرمانے لگے "آج کل مولوی تو پسی ہیں، ہر کام کرتے ہیں۔ اپنے امام ہونے کا کچھ لحاظ نہیں کرتے، نہ ڈاڑھی پوری رکھتے ہیں اور نہ قرآن صحیح

پڑھتے ہیں، کیا کیا جائے، خیر مجھے تو کوئی فکر نہیں کیونکہ میں بہت بوڑھا ہو گیا ہوں اور بوڑھوں کو شریعت نے اجازت دی ہے " گویا میرے دل میں جو وسوسہ آیا تھا آپ نے کمال بصیرت اور شفقت و حکمت سے اس کا شرعی حل پیش فرما دیا۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ!

کہ ایس گم کردہ راہ بنمائی
گدا را رہ بہ گنج شاہ بنمائی



الفیض اگر نور کا مے خانہ ہے
تو حسین علی شاہ "عشق" کا پیمانہ ہے
دیتے ہیں وہ فیض محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) والا
ان کا بھی تو انداز کریمانہ ہے

تعلیماتِ تصوف و روحانیت

اجزائے شریعت علیٰ صیحاء الصلوٰۃ والسلام

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ شریعت کے تین جزو ہیں، علم، عمل اور اخلاص۔ علم یعنی عقائد صحیحہ کی معلومات کتب عقائد یا علمائے ظاہر کی تعلیم سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ ان کے حصول کے لئے طریق تصوف کی حاجت نہیں۔

عمل یعنی عبادات، نماز، روزہ اور دیگر معاملات کی صورتیں خرید و فروخت وغیرہ یہ تمام فقہاء و محدثین کی تعلیمات اور فتاویٰ سے دستیاب ہو سکتی ہیں ان کے لئے بھی تصوف کی چنداں ضرورت نہیں۔

اخلاص تیسری شق ہے جو جزو اعظم کی حیثیت رکھتی ہے، اور یہ علم و عمل کی جان ہے۔ اس کے حصول کے لئے عرفاء و صلحاء کی صحبت اشد ضروری ہے۔ باطن کا تزکیہ و تصفیہ اور

دولتِ صدق و صفا ایسے حضرات کے پاس رہ کر ہی حاصل کی جاسکتی ہے۔ جن کا سلسلہ درستی و صحت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تک پہنچتا ہے اس کی طرف قرآن عزیز میں بھی ارشاد کیا گیا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ﴿التَّوْبَةِ، 9: 119﴾

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اہل صدق (کی معیت) میں شامل رہو

(عَرَفَانُ الْقُرْآن)

بیعتِ طریقت

دولتِ اخلاص و احسان کے حصول کا ذریعہ عہدِ نبوی میں بھی بیعت ہی تھا اور آج بھی وہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر لوگ اپنے آباؤ اجداد کی تقلیدِ دین سے توبہ کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت اسلام کرتے تھے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظرِ کیمیا اثر کے ایک ہی التفات سے ایمانِ حقیقی اور اخلاص و احسان کے منتہا پر پہنچ جاتے تھے ان کے نفوسِ مزکی اور مطہر ہو کر دوسروں کی تربیت و اصلاح کی صلاحیت بھی حاصل کر لیتے تھے۔

آج بھی ایمانِ تقلیدی اور آباء و اجداد کی رسوم سے نکل کر ایمانِ حقیقی اور اتباعِ سنت کے صحیح مقام کو سمجھنے کے لئے اہل اللہ سے رابطہ ضروری ہے۔ عرفانِ الہی کا حصول ان کے دامن سے وابستگی میں مضمور ہے۔ ان کے ہاتھ بیعت کرنا دینِ قیم اور جنابِ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ پر ہمیشہ کار بند رہنے کا عہد استوار کرنا ہے۔ روحانیت کا یہی وہ پاکیزہ طریق ہے جس پر چل کر صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور اولیائے امت کو ظاہری و باطنی کمالات کی لازوال نعمتیں میسر آئیں۔ رشد و ہدایت کا یہ فیضان سینہ اور سلسلہ بہ سلسلہ ابد الابد تک جاری و ساری رہے گا۔

بآں گروہ کہ از ساغر وفا مستند

سلام ما برسانید ، ہر کجا ہستند

نجات یافتہ گروہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشینگوئی کے طور پر فرمایا ہے کہ میری امت تہتر ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ جب کہ صرف ایک بڑی جماعت "ناجیہ" حق پر ہونگے۔ باقی سب کے سب فرقے جہنم کے مستحق قرار پائیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! وہ نجات پانے والے ناجیہ کون ہیں؟ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

هُمَّ عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي (ابن ماجہ، کتاب الفتن)

یہ وہ لوگ ہیں جو (عقیدہ و عمل میں) اس طریقہ پر ہوں گے جس پر خود میں اور میرے اصحاب گامزن ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واصحابی کے لفظ سے یہ صراحت بھی فرمادی کہ میرے اصحاب کا طریقہ بعینہ میرا طریقہ ہے۔ چنانچہ علمائے اہل سنت و الجماعت کے جس قدر طبقات ہیں وہ سب کے سب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال و اعمال کو سرچشمہ ہدایت اور معیار صداقت تسلیم کرتے ہیں۔

مذاہب و مسالک فقہیہ

اہل السنۃ و الجماعت جن میں سے چار مسالک حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ اور جنبلیہ رواج عام پاسکے، گو بظاہر مختلف فقہی مذاہب و مسالک پر منقسم نظر آتے ہیں مگر سب کا مطمح نظر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت اور صحابہ کرام کے عمل کی اتباع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان تمام مسالک فقہیہ میں جو امتیازی شان اور دائمی قبولیت مسلک حنفیہ کو نصیب فرمائی وہ اس پر خصوصی فضل و انعام ہے۔ مگر جہاں تک حقانیت کا سوال ہے محققین کا فیصلہ ہے کہ حق ان مسالک اربعہ سے باہر نہیں اور انہی چار میں دائر و سائر ہے۔ لہذا چاروں فقہی مسالک حق ہیں۔ ان چاروں طرق میں قرآن و سنت کی بنیاد پر ہی استنباط مسائل میں جو اختلاف رائے اور فرق ہے وہ امت کی آسانی کے لئے ہے کہ جس کی طبیعت کو جو طریقہ موافق آتا ہے وہ اسی کو اپنالے۔ حدیث مبارکہ کے یہ الفاظ اِخْتِلَافُ أُمَّتِي رَحْمَةٌ اِسی حقیقت کی نشاندہی فرما رہے ہیں۔

مسائلک تصوف

سلوک و طریقت کے مسائلک بھی اگرچہ بے شمار ہیں مگر ان میں چار طریقے نقشبندیہ، چشتیہ، قادریہ اور سہروردیہ مقبول عام ہیں۔ ان سب کا مقصد و حید زندگی کو پیروان کتاب و سنت کی صحبت میں گزار کر رضائے الہی اور قرب خداوندی حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انعام و اکرام کے اس حصول میں چاروں طریقے برابر کے شریک ہیں۔ یہ بات علیحدہ ہے کہ کس طریقہ میں یہ مقصد سہولت اور سرعت کے ساتھ حاصل ہوتا ہے اور کس میں ریاضت و مجاہدہ درکار ہے۔ مگر سب کا اصل الاصول کتاب و سنت کی اتباع اور آئمہ مجتہدین کی پیروی ہے۔ اگرچہ روحانیت کے ارتقاء میں ان کے افکار و نظریات ایک دوسرے سے مختلف ہیں لیکن مطلوب و مقصود حق تعالیٰ کی رضا ہے لہذا یہ چاروں طریقے حق پر ہیں۔ ان میں سے کسے اختیار کیا جائے یہ مسائلک کی قلبی مناسبت پر موقوف ہے جس طریقہ کے معارف سے اسے مناسبت ہو اس کو اختیار کرنا اس کے لئے مفید و موزوں رہے گا۔

اقرب و اکمل طریق

یہ فیصلہ کرنا ہر کسی کا کام نہیں کہ تمام طریقہ ہائے تصوف میں کونسا طریقہ اور کونسا مسلک عرفان الہی کے حصول کے لئے قریب تر، کامل تر اور سہل تر ہے۔ بلاشبہ یہ فیصلہ کرنا صرف اسی جامع کمالات ہستی کا کام ہے جسے ان طریقوں پر کامل عبور حاصل ہو اور جس نے ہر طریقہ کے نشیب و فراز، درجات و مقامات اور معارف و اسرار کا ذاتی مشاہدہ کیا ہو۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے اسے ناقدانہ بصیرت اور عارفانہ فراست سے بھی نوازا ہو۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

حضرت مجدد الف ثانیؒ کا فیصلہ

سلاسلِ تصوف میں اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ طالبِ حق جس درجہ کی استعداد لے کر آئے فیوض و برکات سے محروم نہ رہے۔ مقامِ حسرت ہے کہ آج سالکانِ راہ میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ ان مشقتوں کو برداشت کر سکیں، جو حضراتِ متقدمین نے اٹھائیں۔ اس لئے اگر کسی میں جذبہ طلب پیدا بھی ہوتا ہے تو اس کی آرزو یہی ہوتی ہے کہ کسی سہل تر اور مفید تر طریق کو اختیار کرے جو اسے جلد ساحلِ مراد تک پہنچا دے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پیشوا و متقدما حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانیؒ کو جزائے خیر عطا کرے انہوں نے تصوف کے جملہ مسالک پر عبور حاصل کیا اور وصول الی اللہ کے تمام مدارج و مقامات کی تفصیلی سیر کے بعد طریقہ نقشبندیہ کو اپنایا۔ آپ نے حسب ذیل الفاظ میں اس کی تعریف کرتے ہوئے طالبانِ حق کو اسے اختیار کرنے کی ترغیب دی۔

واضح ہو کر سب طریقوں میں قریب تر،
سابق تر، موافق تر، واثق تر، سالم تر، محکم تر،
صادق تر، بہتر، عالی تر، جلیل تر، رفیع تر، کامل
تر، اور جمیل تر طریقہ عالیہ نقشبندیہ ہے۔ اللہ
تعالیٰ اس کے اکابر کی ارواح اور اس کے
بزرگوں کے اسرار کو پاکیزگی عطا فرمائے۔
اس طریقہ کی یہ بزرگی اور ان اکابر کی
سرفرازی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت
مطہرہ کے اتباع اور ناپسندیدہ
بدعت سے پرہیز کے باعث ہے

بدانکہ طریقے کہ اقرب است
واسبق وادونق وادونق واکسم واکسم
اصدق واولی واعلی واحبل وارفع
واکمل واجمل طریقہ عالیہ
نقشبندیہ است قدس اللہ تعالیٰ
ارواح اھالیہہا و اسرار موالیہہا۔ ایس
ہمہ بزرگواراں بالواسطہ التزام
سنت سنہ است علی صاحبہا
الصلوٰۃ والسلام و التحیۃ
واجتناب از بدعت نامرضیہ

حضراتِ نقشبندیہ ہی وہ بزرگ ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح سلوک کا انتہائی مقصود ان کی ابتدائی میں سمود یا گیا ہے انہیں دائمی حضور آگاہی سے نوازا گیا ہے اور مقام کمال پر فائز ہونے کے بعد ان کا حضور دوسروں سے سبقت لے گیا ہے

ایشانند کہ در رنگ اصحاب کرام
علیہم الرضوان من الملک
المنان نہایت کار در ہدایت شان
مندرج است و حضور و آگاہی ایشاں
دوام پیدا کردہ و بعد از وصول بہ
درجہ کامل فوق آگاہی دیگر اں شدہ
(مکتوب ۲۹۰ دفتر اول)

حضرت مجدد الف ثانی نے ان چند مختصر اور جامع الفاظ میں طریقہ نقشبندیہ کی افضلیت و برتری کا جس طرح اظہار فرمایا وہ کوئی یک طرفہ فیصلہ نہیں بلکہ آپ نے نقشبندیہ سلوک سے پہلے چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ، کبرویہ وغیرہ متعدد طریقہ ہائے تصوف کے طے کیا اور ان کے مقامات و احوال کا عرفان حاصل کیا۔ مزید یہ کہ آپ کو ان میں خلافت اور سند اجازت بھی مل چکی تھی۔ بلاشبہ ایسی ہی شخصیت کو حق پہنچتا ہے کہ وہ ان طریقوں میں سے آسان تر اور مفید تر طریقہ منتخب کر کے طالبانِ حق کی رہبری کرے۔

اللَّهُمَّ اجْزُهُ عَنَّا جَزَاءً حَسَنًا كَمَا فِئَا مَرَّافِيَا لِفَيْضَانِهِ الْفَائِضِ فِي الْأَفَاقِ۔

اگر مجددِ دپاک علیہ الرحمۃ کے ان الفاظ کی شرح مقصود ہو تو مکتوباتِ امام ربانی کی تینوں دفتروں کا مطالعہ کرنا چاہئے، حضرت نے طریقہ نقشبندیہ کی شان میں جن تیرہ (۱۳) صفات کا ذکر صیغہ تفصیل کے ساتھ فرمایا۔ مکتوبات شریف کے دفتر ان کی تفصیلات سے لبریز ہیں۔ حضرت شیخ فرید الدین عطار اس سلسلہ عالیہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

تو نقشِ نقشبنداں را چہ دانی

تو طفلی و کارِ مرداں را چہ دانی

آٹھ بنیادی اصطلاحاتِ سلسلہ

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قَدَسَ سِرُّهُ الْعَزِيزُ کے مندرجہ ذیل آٹھ اصطلاحی کلمات میں جو طریقہ نقشبندیہ میں سنگِ میل کا درجہ رکھتی ہیں۔

۱۔ نظر بر قدم

اس اصطلاح کے دو معنی ہیں۔ ایک ظاہری اور دوسرے باطنی۔ ظاہری معنی یہ ہیں کہ راستہ چلتے اور شہر و صحرا میں آتے جاتے سالک اپنی نظر کو پشتِ قدم پر رکھے کہ وہ نامناسب جگہ پر نہ پڑے اور پریشانی خیال کا موجب نہ بنے اور باطنی معنی یہ ہیں کہ سالک کی رفتار سیر و سلوک میں اتنی تیز ہونی چاہئے کہ جس مقام پر نظر پہنچے فی الفور قدم بھی وہاں پہنچ جائے۔ مولانا جامیؒ حضرت خواجہ بہاؤ الدینؒ کی شان میں فرماتے ہیں۔

بسکہ ز خود کردہ بہ سرعت سفر باز نماندہ قدمش از نظر

یعنی منزلِ ہستی کو اتنی تیزی سے طے فرمایا کہ قدمِ نظر سے پیچھے نہیں رہا۔ جس مقامِ بلند پر نظر پہنچی قدم بھی وہاں فی الفور پہنچ گیا۔ سالک کو چاہئے کہ نیچی نظر رکھ کے چلا جائے۔

خوئے سگاں ہست بہر سونگاہ شیر سر افگندہ رود سوائے راہ

یعنی کتوں کی عادت ہوتی ہے کہ ہر طرف دیکھتے ہیں، شیر سر کو جھکا کر راستہ میں چلتا ہے۔

۲۔ ہوش در دم

اس سے مراد یہ ہے کہ جو سانس اندر سے باہر نکلے وہ حق تعالیٰ کی طرف توجہ، حضور اور آگاہی سے خالی نہ ہو۔ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی قَدَسَ سِرُّهُ فرماتے

ہیں کہ اس طریق میں ذکر و شغل کی بنیاد سانس پر رکھنی چاہئے کہ کسی سانس کو ضائع نہ ہونے دیا جائے۔ سانس کی آمد و رفت اس کا درمیانی وقفہ بھی ذاتِ باری تعالیٰ کے حضور میں گزارنا چاہئے تا آنکہ یہ کیفیت ایک ملکہ کی حیثیت اس طور پر حاصل کر لے کہ اس میں کسی تکلف اور تصنع کا عمل دخل نہ رہے۔

۳۔ سفر در وطن

اس سے مراد سیرِ نفسی ہے۔ یعنی سالک کا اپنی ذات کے اندر سفر کرنا اور ناپسندیدہ صفاتِ بشریہ سے پاکیزہ صفاتِ ملکوتیہ کی طرف بڑھتے ہوئے مقاماتِ عشرہ یعنی توبہ، انابت، صبر، شکر، قناعت و رع، تقویٰ، تسلیم، توکل اور رضا پر فائز ہونا۔ سیرِ آفاقی بھی اس کے ضمن میں طے ہو جاتی ہے۔ رباعی

یارب چه خوش است بے دہان خندیدن
بے واسطہ چشم جہاں را دیدن
بنشین و سفر کن کہ بہ غایت خوب است
بے منت یا گردِ جہاں گردیدن

۴۔ خلوت در انجمن

حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب نقشبندؒ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کے طریقہ کی بنیاد کس چیز پر ہے؟ آپ نے فرمایا خلوت در انجمن پر یعنی ظاہر میں خلق کے ساتھ اور باطن میں حق تعالیٰ کے ساتھ زندگی کا اس انداز پر گزارنا کہ خلقِ خدا کے ساتھ روابط سالک کو مطلوبِ حقیقی سے باز نہ رکھ سکیں۔

از دُروں شو آشنا و از بروں بیگانہ وش
این چنین زیبا روش کم می بود اندر جہاں

رِجَالٌ لَا تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ

وَأَقَامِ الصَّلَاةَ وَآيَتَاءِ الزَّكَاةِ... (النُّور، 24: 37)

(اللہ کے اس نور کے حامل وہی مردانِ (خدا) ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت نہ اللہ کی یاد سے غافل کرتی ہے اور نہ نماز قائم کرنے سے اور نہ زکوٰۃ ادا کرنے سے) (ترجمہ عُرْفَانِ الْقُرْآن)

۵۔ یاد کرد

شیخ نے مرید کو جو ذکر تلقین فرمایا ہے، اسم ذات ہو یا نفی و اثبات، لسانی ہو یا قلبی ہر وقت اس میں مشغول رہے اور یہ شعر اس کا ترجمانِ حال بن جائے۔

دائم ہمہ جا ، باہمہ کس ، درہمہ کار

می دار نہفتہ چشمِ دل جانب یار

۶۔ بازگشت

اس سے مراد یہ ہے کہ ذاکر دورانِ ذکر جس طرح زبان دل سے اللہ اللہ یا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ رہا ہے اسی طرح اپنے باطن میں خشوع و خضوع کے ساتھ کہے ” خداوند! مقصود من توئی و رضاے تو، ترک کردم دنیا و آخرت را برائے تو، محبت و معرفتِ خوددہ“ شروع میں اگر سالک خود کو اس قول میں صادق نہ بھی جانتا ہو تب بھی کہے۔ کیونکہ اس سے تضرع و زاری اور ندامت و خجالت کے احساس میں اضافہ ہوگا۔ پھر رفتہ رفتہ اس قول میں صداقت کے آثار انشاء اللہ آشکارا ہو جائیں گے۔

۷۔ نگاہ داشت

اس سے مراد یہ ہے کہ سالک ذکر کی حالت میں خطرات و وساوس سے دل کی حفاظت کرتا رہے اور خیالات پریشان سے دل کو متاثر نہ ہونے دے۔ ایک گھنٹہ یا دو گھنٹے یا اس سے زائد وقت تک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خیال نہ آئے۔ اور اس کی مشق یہاں تک کرے کہ ماسوا اللہ بالکل فراموش ہو جائے۔

۸۔ یاد داشت

اس سے مراد یہ ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کی طرف ذوق و جدانی کے طور پر دائمی حضور و آگاہی حاصل ہو جائے۔ اسی کو حضور بے غیبت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اہل تحقیق ذات باری تعالیٰ کی محبت کے سلسلہ میں جس شہود اور غلبہ کے قائل ہیں اس سے بھی یہی ملکہ یاد داشت مراد ہے۔ اور نسبت خاصہ نقشبندیہ بھی اسی کو کہا جاتا ہے۔

لطائف کا بیان

حضور قبلہ عالم خاص طور پر لطائف کے تزکیہ پر زور دیتے تھے۔ بیشتر آپ ان کی تشریحات اور وضاحت بھی فرمایا کرتے تھے۔

صوفیائے کرام نے کائنات کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک حصہ عرش سے اوپر جس کو عالم امر کہتے ہیں۔ اور دوسرا حصہ عرش سے نیچے جسے عالم خلق کہتے ہیں اور اس کی طرف قرآن حکیم میں اشارہ ہے۔ ((اَلَا لِهٖ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ))۔ عالم خلق کو پانچ لطائف میں تقسیم کیا گیا ہے۔ نفس اور اربعہ عناصر اور عالم امر کو بھی اسی طرح پانچ لطائف میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا لطیفہ قلب

یہ بائیں پستان کے دو انگشت نیچے ہے۔ اس کا لقب صنوبر رکھا ہے اس لئے کہ صنوبر کے پھل کی طرح الٹا ہے۔ اس مقام میں سالک تمام افعال کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اس میں اللہ جل شانہ کے سوا اس کا تعلق سب سے منقطع ہو جاتا ہے اس لئے لحظہ بھر بھی خدا کے سوا کسی کی یاد نہیں کرتا۔

حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ اسی لطیفہ کے تزکیہ کی طرف زیادہ توجہ دیا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے جس کا یہ لطیفہ درست ہو گیا اس کے لئے باقی لطائف آسان ہیں۔ یہ لطیفہ زیر قدم آدم علیہ السلام ہے۔ لطیفہ قلب سے ولایتِ آدم علیہ السلام کا تعلق ہے سالک اس راہ سے ہی خدا سے واصل ہوتا ہے اسے آدمی المشرب کہتے ہیں۔ یہ ایک درجہ ولایت کے پانچ درجنوں میں سے ہے۔ اس لطیفہ کے نور کا رنگ زرد ہے۔ جو سالک اس لطیفہ میں کامیاب ہو جاتا ہے وہ اولیاء کی صف میں داخل ہو جاتا ہے۔

حضور قبلہ عالم فرمایا کرتے تھے جو اس لطیفہ کا سبق یاد کر لیتا ہے اس کی منہ سے جو بات نکلتی ہے وہ اللہ تعالیٰ پوری فرمادیتے ہیں۔ اور اسی لطیفہ کے ذریعے آدمی اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ حضور قبلہ عالم اسی کے مراقبہ پر زور دیا کرتے تھے، یعنی آدمی ہر وقت یہ جانے کہ وہ جو کچھ کرتا یا سوچتا ہے خداوند تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ ((اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى))

اور اسی لطیفہ قلب کی طرف حدیث شریف میں اشارہ ہے کہ جسم میں ایک ٹکرا ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے۔ جب وہ خراب ہوتا ہے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ اس کی تشریح فرماتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ” اَلَا هٰی الْقَلْبُ “۔ (خبردار، وہ دل ہے)

دوسرا لطیفہ روح

اس کا مقام داہنے پستان کے دو انگشت نیچے ہے۔ اس لطیفہ کا نور سرخ ہے اور یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زیر قدم ہے۔ اور اس لطیفہ میں کامیاب ہونے والے کو ابراہیمی المشرب کہتے ہیں۔ یہ ولایت کے درجوں میں دوسرا درجہ ہے۔

تیسرا لطیفہ ستر

مقام وسط سینہ کے قریب قلب کی جانب ہے۔ اسکی ولایت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیر قدم ہے اور اس کے نور کا رنگ سفید ہے۔ اس میں کامیاب ہونے والے کو موسوی المشرب کہتے ہیں یہ ولایت کا تیسرا درجہ ہے۔

چوتھا لطیفہ خفی

اس کا مقام روح اور وسط سینہ کے درمیان ہے اور اس کی ولایت زیر قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ اس میں کامیاب ہونے والے کو عیسوی المشرب کہتے ہیں۔ یہ مقام ولایت کا چوتھا درجہ ہے۔ اس لطیفہ کے نور کا رنگ سیاہ ہے۔

پانچواں لطیفہ اخفی

اس کا مقام وسط سینہ ہے۔ اور اس کی ولایت سیدنا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیر قدم ہے۔ اس مقام والے کو محمدی المشرب کہتے ہیں۔ اس لطیفہ کے نور کا رنگ سبز ہے۔ اس لطیفہ والے کا مقام ولایت کا پانچواں درجہ ہے۔

اسم ذات یا نفی اثبات سے تزکیہ

حضور قبلہ عالم ان لطائف کے تزکیہ اور تہذیب کے سلسلہ میں فرمایا کرتے تھے کہ ان کا تزکیہ اسم ذات کے ذکر یا نفی اثبات کے ذکر سے ہوتا ہے۔ جس کا طریقہ آپ یوں بیان

فرمایا کرتے تھے، آنکھیں اور کان بند کر کے اپنے خیال کو دل پر جمالو۔ اور دل پر خیال جما کر لفظ اللہ کا ورد پکائیں۔

اس ورد کے دوران سانس کے اندر اور باہر آنے کے متعلق حضور قبلہ عالم کچھ نہیں فرماتے تھے۔ صرف دل میں اللہ اللہ کرنے کی تلقین فرماتے۔ اور فرماتے ذکر میں زبان کو جنبش نہ ہو۔ ساتھ ہی آپ فرماتے تھے کہ شروع میں اپنے شیخ کا تصور کرو، اور بعد میں تمام ماسوا اللہ سے خیال کو منقطع کر کے ذات الہی کے تصور میں مستغرق ہو جائیں۔

پھر جب لطیفہ قلب پورا ہو جائے تو لطیفہ روح پر توجہ دیں۔ بعد ازاں لطیفہ سر، لطیفہ حنفی اور اخفی کی منزلیں طے کریں۔ اس کے بعد لطیفہ نفس کی طرف توجہ دیں جو چھٹا لطیفہ ہے۔ جس کا عالم خلق سے تعلق ہے۔ حضور قبلہ عالم نے فرمایا اس کا مقام سر کے وسط میں ہے۔ گو بعض لوگوں نے پیشانی کا وسط یا زیر ناف بھی بتایا ہے۔ اس کے بعد لطیفہ قلب کی طرف توجہ ہو۔ جو اربعہ عناصر سے مرکب ہے، جس کا مقام تمام بدن انسانی ہے۔ اور اس کے ذریعہ جسم کے ہر بال اور تمام عروق سے اللہ اللہ سنائی دیتا ہے۔ اس کو سُلْطَانُ الْأَذْكَارِ بھی کہتے ہیں۔

سلسلہ نقشبندیہ میں تزکیہ لطائف

سلسلہ نقشبندیہ میں سیر کی ابتداء قلب سے ہے جو عالم امر سے ہے۔ بہر خلاف باقی مشائخ کرام کے، جو شروع میں تزکیہ کی ابتداء نفس سے کرتے ہیں، قالب یعنی وجود عنصری کو پاک فرماتے ہیں بعد ازاں عالم امر میں آتے ہیں۔ لیکن سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی تعلیم یہ ہے کہ پہلے عالم امر کے پانچ لطائف کا اچھی طرح سے تزکیہ کر کے عالم خلق کے پانچ لطائف نفس اور اربعہ عناصر کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ اس لئے کہ جب عالم امر کے پانچ لطیفوں کا تزکیہ ہو جاتا ہے تو عالم خلق کے لطائف کا تزکیہ خود

بخود ہو جاتا ہے۔ کیونکہ عالمِ خلق کے لطائفِ نفس اور اربعہ عناصر ہیں۔ اصل ان کی وہی لطائف امر ہیں۔ اس طرح پر کہ نفس کی اصل قلب ہے اور ہوا کی اصل روح ہے اور پانی کی اصل سر ہے اور آگ کی اصل خفی ہے۔ خاک کی اصل اخفی ہے۔ یعنی جب پانچ لطائف کا ترکیب ہو جائے گا تو نفس اور اربعہ عناصر کا ترکیب خود بخود ہو جائے گا۔ اسی لئے بزرگانِ دین فرماتے ہیں باقی سلاسل کی جو انتہاء ہے سلسلہ نقشبندیہ کی ابتدا ہے۔

نقلی مسنون عبادات

تہجد

حضور قبلہ عالم مریدین کو تہجد کی ترغیب دیتے تھے کیونکہ قبلہ عالم کا منشا یہ تھا کہ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہو۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو کثرت سے لوگ حاضر خدمت ہوئے میں بھی حاضر ہوا۔ جب میں نے حضور کے چہرہ کو غور سے دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ منہ جھوٹوں کا منہ نہیں۔ راوی کہتے ہیں پہلی بات جو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی یہ ہے، ”فرمایا اے لوگو! سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو اور رات میں نماز (تہجد) پڑھو جب لوگ سوتے ہوں، سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے“

اس سلسلہ میں حضرت مولانا حافظ محمد عالم صاحب نے عرض کیا کہ تہجد پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کچھ لوگ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک دفعہ قُلْ شَرِيف پڑھتے ہیں اور آخری رکعت میں بارہ مرتبہ اور بعض لوگ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد بارہ مرتبہ قُلْ هُوَ اللهُ پڑھتے ہیں اور آخر رکعت میں ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم نے فرمایا لیکن میں کہتا ہوں ہر رکعت میں تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھی

جائے تاکہ ہر رکعت میں قرآن ختم ہونے کا ثواب حاصل ہو۔ نیز آپ نے فرمایا یہ ضروری نہیں کہ سورۃ اخلاص ہی پڑھی جائے، اگر بارہ رکعتیں نہ پڑھی جائیں تو آٹھ رکعت بھی کافی ہیں، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد کی آٹھ (۸) رکعت بھی ادا فرماتے تھے۔

اشراق، چاشت اور اڈابین

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ تہجد کے علاوہ نماز اشراق، چاشت اور مغرب کے ساتھ اڈابین کے نوافل بڑی پابندی اور خضوع و خشوع سے ادا فرماتے تھے۔ اور مریدین کو بھی مذکورہ بالا نمازوں کی ادائیگی کی تلقین فرماتے تھے۔

ذکر و مراقبہ

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ جب اپنے عقیدت مندوں میں بیٹھتے تو اکثر مراقبہ میں رہتے اور مریدین بھی بالکل خاموشی سے بیٹھتے، کبھی کبھی بات چیت بھی فرماتے۔ حضور قبلہ عالم فرائض و واجبات اور سنن کے بعد نفلی عبادتوں میں مراقبہ کو ترجیح دیتے اور فرماتے باقی نفل عبادتوں سے ثواب ملتا ہے جبکہ مراقبہ سے خدا ملتا ہے۔

درود و سلام کی کثرت

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی وقت خدا کی یاد اور ذکر و فکر سے خالی نہیں گذرتا تھا آپ اپنے معمولات و وظائف نہایت پابندی سے ادا فرماتے۔ جب سے جناب سالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس عاشق صادق کی تیمارداری کے لئے حالت بیداری میں کرم فرمائی کی تب سے آخری عمر تک حضرت پیر قدھاری نے اپنے وظائف میں درود و سلام کی تعداد بہت زیادہ کر لی تھی۔ آپ کی اس متبرک خلوت گاہ کو صاحبزادگان نے گوشہ درود کی عظیم یادگار بنا دیا ہے۔

ختم مبارک خواجگان نقشبندیہ

- 1- الحمد شریف _____ ۷ مرتبہ
- 2- درود شریف _____ ۱۰۰ مرتبہ
- 3- سورہ الم نشرح _____ ۷۹ مرتبہ
- 4- قل شریف _____ ۱۰۰۱ مرتبہ
- 5- درود شریف _____ ۱۰۰ مرتبہ
- 6- الحمد شریف _____ ۷ مرتبہ

ثواب اس ختم شریف کا مشائخ نقشبندیہ کی ارواح طیبات کو بخش کر ان سے امداد طلب کی جائے۔ تین روز کے اندر انشاء اللہ المولیٰ مدعا پورا ہوگا۔ رفع حاجات، مہمات، دفع دشمن، ردِ بلا و قحط، ظالم کے ظلم سے حفاظت اور کشائشِ رزق کے لئے ختم خواجگان نقشبندیہ بہت مؤثر ہے پڑھ کر ہزاروں حاجات پوری ہوں گی۔ انشاء اللہ!

تین ہزار مرتبہ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف از حد نافع ہے۔

نماز قضاے حاجات

چار رکعت نماز قضاے حاجات کا پڑھنا از حد مفید اور نافع ہے، ترکیب نمازیوں ہے۔

پہلی رکعت میں: سورہ فاتحہ اور سورہ ملانے کے بعد ایک سو (۱۰۰) دفع ((لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ - فَاسْتَجِبْنَا لَهُ وَنَجِّنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُجِي الْمُؤْمِنِينَ))

دوسری رکعت میں: اسی طرح ایک سو مرتبہ ((رَبِّ إِنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ))

تیسری رکعت میں: سورت ملانے کے بعد ((وَأَفْوِضْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ))

چوتھی رکعت میں: اسی طرح سو مرتبہ ((حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ))

بعد از سلام: سجدہ میں ایک سو مرتبہ ((رَبِّ إِنِّي مَغْلُوبٌ فَأَنْتَ الصِّرَاطُ))

دعا میں: اس کے بعد بارگاہ رب العزت میں خضوع و خشوع سے دعا مانگی جائے۔ انشاء اللہ المولیٰ بطفیل نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی مشکلات بہت جلد حل ہو جائیں گی۔

فیض کا طالب ہوں میں یہ فیض کی سرکار ہے
فیض ظاہر فیض باطن فیض کا دربار ہے

پیر قند ہاری تمہارے فیض کا طالب ہوں میں
ہم گداؤں پر تمہارا فیض گو ہر بار ہے

فیض کا طالب ہوں دنیا سے غرض مجھ کو نہیں
فیض مل جائے تو سمجھوں میرا بیڑا پار ہے

بابرکت شجرہ طریقت پڑھنے کی شرعی دلیل

لَوْ قُرِّئَتْ هَذَا لِإِسْنَادٍ عَلَى هَجْنُونَ لَبَرَأَ (ابن ماجہ: حدیث نمبر ۶۵)
اگر (مبارک ناموں کی) یہ سند پڑھ کر کسی پاگل پر دم کی جائے تو وہ ٹھیک ہو جائے۔

شجرۃ طیبہ نقشبندیہ مجددیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ
 الْمُرْسَلِينَ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ - أَمَّا بَعْدُ فَهَذِهِ سِلْسِلَتِي
 مِنْ مَشَائِخِي فِي الطَّرِيقَةِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ الْمَجْدِدِيَّةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالَى
 عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ - إِلَهِي بِحُرْمَتِ شَفِيعِ الْمُنْذِبِينَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ
 سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَمَاوَنَا وَمَلْجَأَنَا حَضْرَتُ مُحَمَّدٍ
 رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ - إِلَهِي بِحُرْمَتِ خَلِيفَةِ
 رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ حَضْرَتُ أَبِي بَكْرٍ
 الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ - إِلَهِي بِحُرْمَتِ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ
 سَلْمَانَ فَارِسِي رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ - إِلَهِي بِحُرْمَتِ حَضْرَتِ قَاسِمِ بْنِ
 مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ - إِلَهِي بِحُرْمَتِ
 حَضْرَتِ إِمَامِ جَعْفَرِ الصَّادِقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ - إِلَهِي بِحُرْمَتِ
 سُلْطَانِ الْعَارِفِينَ حَضْرَتِ خَوَاجَةِ بَايَزِيدِ بُسْطَامِي رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ -
 إِلَهِي بِحُرْمَتِ حَضْرَتِ خَوَاجَةِ أَبُو الْحَسَنِ خَرْقَانِي رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ -
 إِلَهِي بِحُرْمَتِ حَضْرَتِ خَوَاجَةِ أَبُو عَلِيٍّ فَاْرَمِدِي رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ -

- إِلَهِي بِحُرْمَتِ حَضْرَتِ خَوَاجَةِ أَبُو يُوسُفَ هَمْدَانِي رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ -
 إِلَهِي بِحُرْمَتِ حَضْرَتِ خَوَاجَةِ عَبْدُ الْخَالِقِ نَجْدَوَانِي رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ -
 إِلَهِي بِحُرْمَتِ حَضْرَتِ خَوَاجَةِ مُحَمَّدٍ عَارِفِ رَيُّو كَرَمِي رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ -
 إِلَهِي بِحُرْمَتِ حَضْرَتِ خَوَاجَةِ مُحَمَّدُودِ أَنْجِيرِ فَعْنَوِي رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ -
 إِلَهِي بِحُرْمَتِ حَضْرَتِ خَوَاجَةِ عَزِيزَانَ عَلِي رَامِيَّتِي رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ -
 إِلَهِي بِحُرْمَتِ حَضْرَتِ خَوَاجَةِ مُحَمَّدِ بَابَا سَمَاسِي رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ -
 إِلَهِي بِحُرْمَتِ حَضْرَتِ خَوَاجَةِ سَيِّدِ أَمِيرِ كَلَالِ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ -
 إِلَهِي بِحُرْمَتِ حَضْرَتِ خَوَاجَةِ الْخَوَاجِكَانِ پِيرِ پِيرَانَ حَضْرَتِ سَيِّدِ
 شَاهِ بَهَاؤُ الدِّينِ شَاهِ نَقِشْبَنْدِ بُخَارِي رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ - إِلَهِي بِحُرْمَتِ
 حَضْرَتِ خَوَاجَةِ عَلَاؤُ الدِّينِ عَطَّارُ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ - إِلَهِي بِحُرْمَتِ
 حَضْرَتِ خَوَاجَةِ مَوْلَانَا يَعْقُوبِ چَرَخِي رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ - إِلَهِي بِحُرْمَتِ
 حَضْرَتِ خَوَاجَةِ عَبِيدُ اللَّهِ أَحْرَارُ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ - إِلَهِي بِحُرْمَتِ
 حَضْرَتِ خَوَاجَةِ مُحَمَّدِ زَاهِدُ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ - إِلَهِي بِحُرْمَتِ حَضْرَتِ
 خَوَاجَةِ دَرُوَيْشِ مُحَمَّدِ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ - إِلَهِي بِحُرْمَتِ حَضْرَتِ خَوَاجَةِ
 مَوْلَانَا أَمَكْنَكِي رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ - إِلَهِي بِحُرْمَتِ حَضْرَتِ خَوَاجَةِ بَاقِي
 بِاللَّهِ دِهْلَوِي رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ - إِلَهِي بِحُرْمَتِ حَضْرَتِ خَوَاجَةِ
 الْخَوَاجِكَانِ إِمَامِ رَبَّانِي مُجِدِّدِ أَلْفِ ثَانِي الشَّيْخِ أَحْمَدِ فَارُوقِي سَرْهَنْدِي

رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ - إِلَهِي بِحُرْمَتِ قِيَوْمِ الثَّانِي عُرْوَةِ الْوُثْقَى حَضْرَتُ
 خَوَاجَه مُحَمَّدٌ مَعْصُومٌ سَرْهَنْدِيُّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ - إِلَهِي بِحُرْمَتِ
 حَضْرَتِ مِيَاں عَبْدِ الْحَكِيمِ قَنْدَهَارِيِّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ - إِلَهِي بِحُرْمَتِ
 حَضْرَتِ نُورِ مُحَمَّدٍ قَنْدَهَارِيِّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ - إِلَهِي بِحُرْمَتِ حَضْرَتِ
 شَيْرُ مُحَمَّدٍ قَنْدَهَارِيِّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ - إِلَهِي بِحُرْمَتِ حَضْرَتِ مُلَا مُحَمَّدٍ
 عَالِمِ قَنْدَهَارِيِّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ - إِلَهِي بِحُرْمَتِ حَضْرَتِ مُلَا رَاحِمِ دِلْ
 قَنْدَهَارِيِّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ - إِلَهِي بِحُرْمَتِ زُبْدَةِ الْأَصْفِيَاءِ سَيِّدِ
 الْأَتْقِيَاءِ سُلْطَانِ الْعَارِفِينَ مَظْهَرِ نُورِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سَيِّدِي وَ
 مُرْشِدِي وَ شَيْخِي وَأَمَامِي مَقْبُولِ حَضْرَةِ الصَّمَدِي سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
 حَضْرَتِ خَوَاجَه پير سَيِّدِ فَيْضِ مُحَمَّدِ شَاهِ صَاحِبِ بُخَارِيِّ
 نَقْشَبَنْدِيِّ قَنْدَهَارِيِّ عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْبَارِي - إِلَهِي بِحُرْمَتِ حَضْرَتِ
 الْحَاجِّ پير سَيِّدِ حُسَيْنِ عَلِيِّ شَاهِ نَقْشَبَنْدِيِّ قَنْدَهَارِيِّ رَحْمَةُ اللَّهِ
 عَلَيْهِ - اللَّهُمَّ زِدْنَا فَيُوضَ هَذِهِ الْمَشَائِخِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ الْمُجَدِّدِيَّةِ وَعَلَى
 رُؤْسِ الْمُسْتَرَشِدِينَ وَ الْمُتَوَسِّلِينَ - يَا نُورُ نُورِ قَلْبِي بِنُورِ مِعْرِفَتِكَ
 بِحُرْمَةِ خَوَاجَاں هَذِهِ السِّلْسِلَةِ الشَّرِيفَةِ الطَّيِّبَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ -



(فارسی) شجرہ شریفہ

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ رضی اللہ عنہم

الہی عاصی و مسکین زارم
 بحق ذاتِ خود بخشی خطایم
 طفیل سیدِ فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
 طفیل حضرت صدیق صادق
 مراد عشق خود دیوانہ سازی
 طفیل تاسم و جعفر بہر حال
 طفیل بایزید بادشاہ
 طفیل بوعلی صاحبِ ناز
 طفیل عبد حنالق غجدوانی
 طفیل خواجہ محمود کامل
 طفیل خواجہ بابا سماسی
 طفیل خواجہ میر کلام
 طفیل نقشبند یعقوب چرخ
 طفیل خواجہ احرار و زاہد
 طفیل خواجہ امکنگی پیر
 غریب و بے کس و بس خاکسارم
 بدرد و غم سراپا کن فنا یم
 ہچشمِ مرحمت بنگر بحالم
 طفیل حضرت سلمان عاشق
 بشمعِ روئے خود پروانہ سازی
 بود حالم موافق گشتہ باوتال
 طفیل بو الحسن عالم پناہ
 طفیل یوسف گنجینہ راز
 طفیل عارفِ سرمعانی
 عزیزانِ علی صاحبِ دل
 الہی عفو کن جملہ معاصی
 بنورِ معرفت بخشی کمال
 گنہ گارم خداوند اب بخشی
 طفیل خواجہ درویش و عابد
 منم افتادہ مسکین دست من گیر

طفیل خواجہ نور محمد
 طفیل شیر محمد خواجہ قیوم
 طفیل ملا رحم مقتدائے
 طفیل عالم علم شریعت
 طفیل نور چشم اولیائے
 طفیل شیخ حقانی پیرم
 طفیل سید فیض محمد
 طفیل شہ حسین علی مکرم
 بسوزی آل چناں ز آتش درد
 سرا بخشی دلے نور علی نور
 خدایا از طفیل خواجگانم
 الہی سر بر عنرق گناہم
 ز بد کرداری خود سینہ ام چپاک
 الہی جز تو کس ہرگز ندارم
 طفیل باقی باللہ آں شہ ہند
 طفیل شاہ عبد الحکیم پر نور
 بہ بخشی جلوہ از نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 طفیل ملا عالم "سر مکتوم
 ہی خواہم ز تو یا رب لقائے
 طفیل محزن راز طریقت
 عزیز خاطرے کل اصفیائے
 بکار دین و دنیا دست گیرم
 ز سرتا پا غریق عشق احمد صلی اللہ علیہ وسلم
 دلم را پاک کن از حب عالم
 کہ گردد از غم دنیاے دوں سرد
 کز ہر لمحہ آید جلوہ طور
 بدہ از مکر نفسانی امانم
 ترخم آر بر حال تباہم
 سر از شرمندگی افگندہ بر خاک
 کہ بخشد برم ہائے بے شمارم
 طفیل شیخ احمد و قیوم "سر ہند
 ز قلبم خواب غفلت جملہ کن دور

مراہر چند برم از حد بروں است

مگر دانم کہ عفو تو فنزوں است

(اردو) منظوم شجرہ مبارکہ

خاندان نقشبندیہ مجددیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

فضل کر یارب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مصطفیٰ کے واسطے
 دور کر رنج دلی ہے سخت مجھ کو بے کلی
 پیر کی سچی محبت دل میں بس جاتے میرے
 میں بہت حیران ہوں کر رحم کی مجھ پر نظر
 پیر کی الفت سے پیدا میرے دل میں جذب ہو
 جذب سے ہو جائیں طے سارے مقامات سلوک
 الفت دنیا سے دوں دل سے نکل جاتے میرے
 نفس و شیطاں کے فریبوں سے الہی لے بچا
 دل ہو روشن اور ہو ذکر الہ ورد زبان
 دم بدم بڑھتا رہے دل میں میرے شوق الہ
 اسوہ حسنہ رہے ہر دم میرے پیش نظر
 عشق احمد صلی اللہ علیہ وسلم میں رہے جلتا یہ میرا جان و دل
 پیر کی الفت سے ہووے سز و حدت آشکار
 ذکر و شکر اللہ سے غافل نہ گزرے ایک دم
 شاہ مجدد الف ثانی "خواجہ معصوم حق"

صدق دے صدیق اکبرؑ باصفا کے واسطے
 حضرت سلمانؑ و قاسمؑ اولیا کے واسطے
 جعفر صادقؑ امام الاولیاء کے واسطے
 با یزیدؑ و بو الحسنؑ نور الہدے کے واسطے
 یوسفؑ ہمدانی مجذوب خدا کے واسطے
 عبد خالقؑ خواجہ عارف حق نما کے واسطے
 شیخ محمود علیؑ پیر ہدیٰ کے واسطے
 خواجہ بابا سماسیؑ با وفا کے واسطے
 شاہ کلالؑ و نقشبندؑ با خدا کے واسطے
 شاہ علاؤ الدینؑ و چرنیؑ رہنما کے واسطے
 خواجہ احرارؑ و زاہدؑ مقتدا کے واسطے
 شیخ درویش محمدؑ ماہ لقا کے واسطے
 خواجہ امکنگیؑ طالب رضا کے واسطے
 شیخ باقی باللہؑ اس شیخ الوریٰ کے واسطے
 شیخ سرہندی حبیب کبریا کے واسطے

دشمنان راہ حق سے یا اللہ محفوظ رکھ
 حشر میں حاصل ہو مجھ کو ساتھ اپنے پیر کا
 پیر کی نظر کرم سے زندہ ہو یہ دل میرا
 درد و عشق پیر میں کیجیو عطا مجھ کو کمال
 فیض کے ہاتھوں سے مجھ کو میوہ مقصد کھلا
 میری قسمت میں بھی کر دید حسین ابن علیؑ
 حال میرا قال کے یارب موافق کیجیو
 اس غلام خستہ جاں کی سن لو اب فریاد کو
 کر قبول اب تو دعا میری یہ اے رب رحیم
 حضرت عبد الحکیمؒ با صفا کے واسطے
 خواجہ نور محمدؒ ماہ لقا کے واسطے
 حضرت شیر محمدؒ بانوا کے واسطے
 عالم ملا رحمؒ پڑ عطا کے واسطے
 حضرت فیض محمدؒ مقتدا کے واسطے
 صدقہ حسین علی شاہؒ بادشہ کے واسطے
 انبیاءؑ و اولیاء و اصفیا کے واسطے
 دست بستہ ہے کھڑا یہ التجا کے واسطے
 سہروردی، قادری و چشتیا کے واسطے

عاجز و مسکین ہوں میں عاصی و خاطی بھی ہوں

بخش مجھ کو اے خدا سب اولیاء کے واسطے

یا اللہ امداد کر اب وقت ہے امداد کا
 پیر قندھاری حضرت فیض محمدؒ ماہ لقا کے واسطے
 یا الہی دے حضوری صدقہ حسین ابن علی
 حضرت حسین علی شاہؒ بادشاہ کے واسطے

ختم شریف باجارت

سید الاتقیاء، زبدۃ الاصفیاء، امام الاولیاء، سلطان العارفین، مظہر نور رب
العالمین، مقبول بارگاہ صدی، غوثِ دوراں، قیومِ زماں، قبلہء عالم، سیدنا و مرشدنا
، شیخنا و امامنا، حضرتنا و مولانا خواجہ سید پیر فیض محمد شاہ صاحب
بخاری نقشبندی مجددی قندھاری رحمۃ اللہ علیہ الباری

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ، بسم اللہ شریف ۱۰۰ مرتبہ، سورہ فاتحہ
۱۰۰ بار، سورہ اخلاص ۱۰۰ بار، کلمہ طیبہ ۱۰۰ بار، اسم ذات
ہزار ۱۰۰۰ بار، درود شریف ۱۰۰ بار، شجرہ شریف ایک بار

شجرہ شریف باجارت

سراج الصوفیاء، زبدۃ الفقراء، نقیب العرفاء، راہبر شریعت و طریقت، محبوبِ مشائخ،
مخدومِ خلایق، مردِ مقبول، فناء فی الرسول ﷺ، صاحبِ حضوری، نقش پیر قندھاری جناب
صاحبزادہ الحاج سید پیر حسین علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی (اول
سجادہ نشین) فیض آباد شریف چک ۴۱۱ گ ب، نزد تانڈلیا نوالا، فیصل آباد

***** محمد اللہ *****

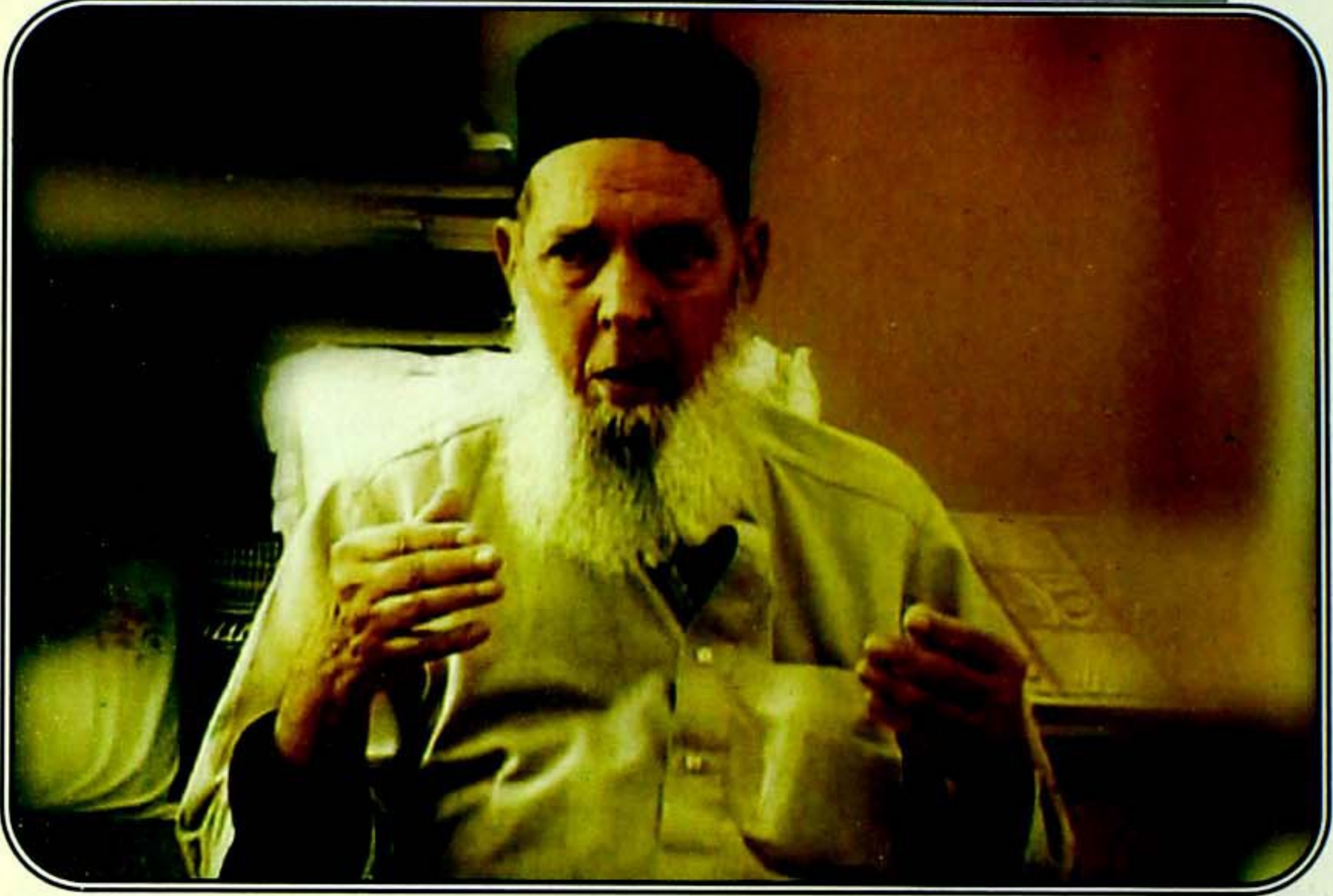
غوثِ دوراں، قیومِ زماں، قبلہِ عالم خواجہ سید پیر فیض محمد شاہ صاحب
بخاری نقشبندی مجددی المعروف حضرت پیر قندھاریؒ



سراج الصوفیاء، نقیب العرفاء، راہبر شریعت و طریقت صاحبزادہ الحاج سید
پیر حسین علیشاہ صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی



صاحبزادہ الحاج سید پیر حسین علیشاہ صاحب "نقشبندی مجددی قندھاری
 اول سجادہ نشین آستانہ عالیہ فیضیہ قندھاریہ فیض آباد شریف، تاندلیانوالہ



فیض قندھاری

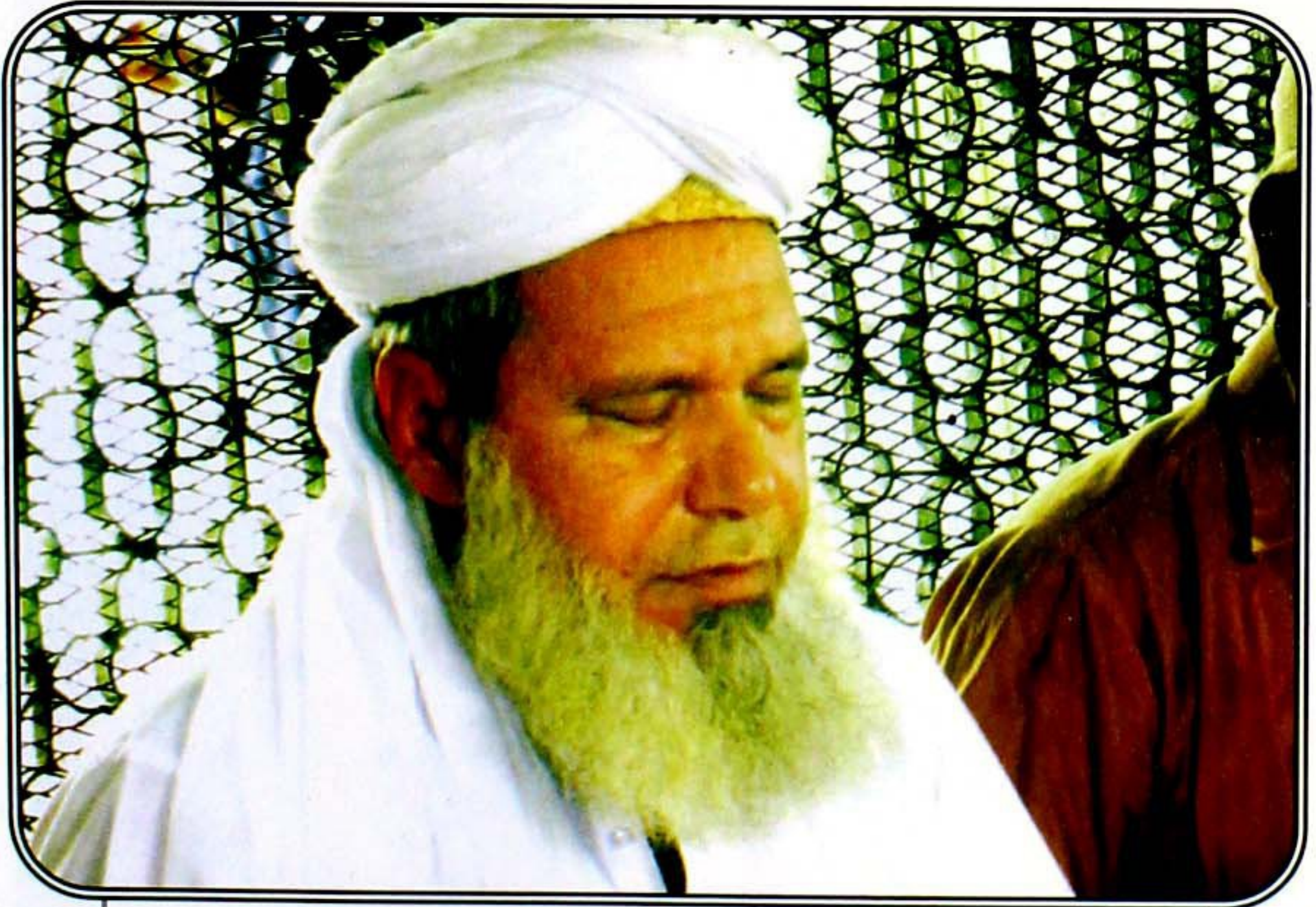


خلافائے کرام صاحبزادگان والاشان (مذہبہم العالی و دامت برکاتہم)

صاحبزادہ الحاج سید پیر حسین علیشاہ صاحب نقشبندی مجددی قندھاریؒ

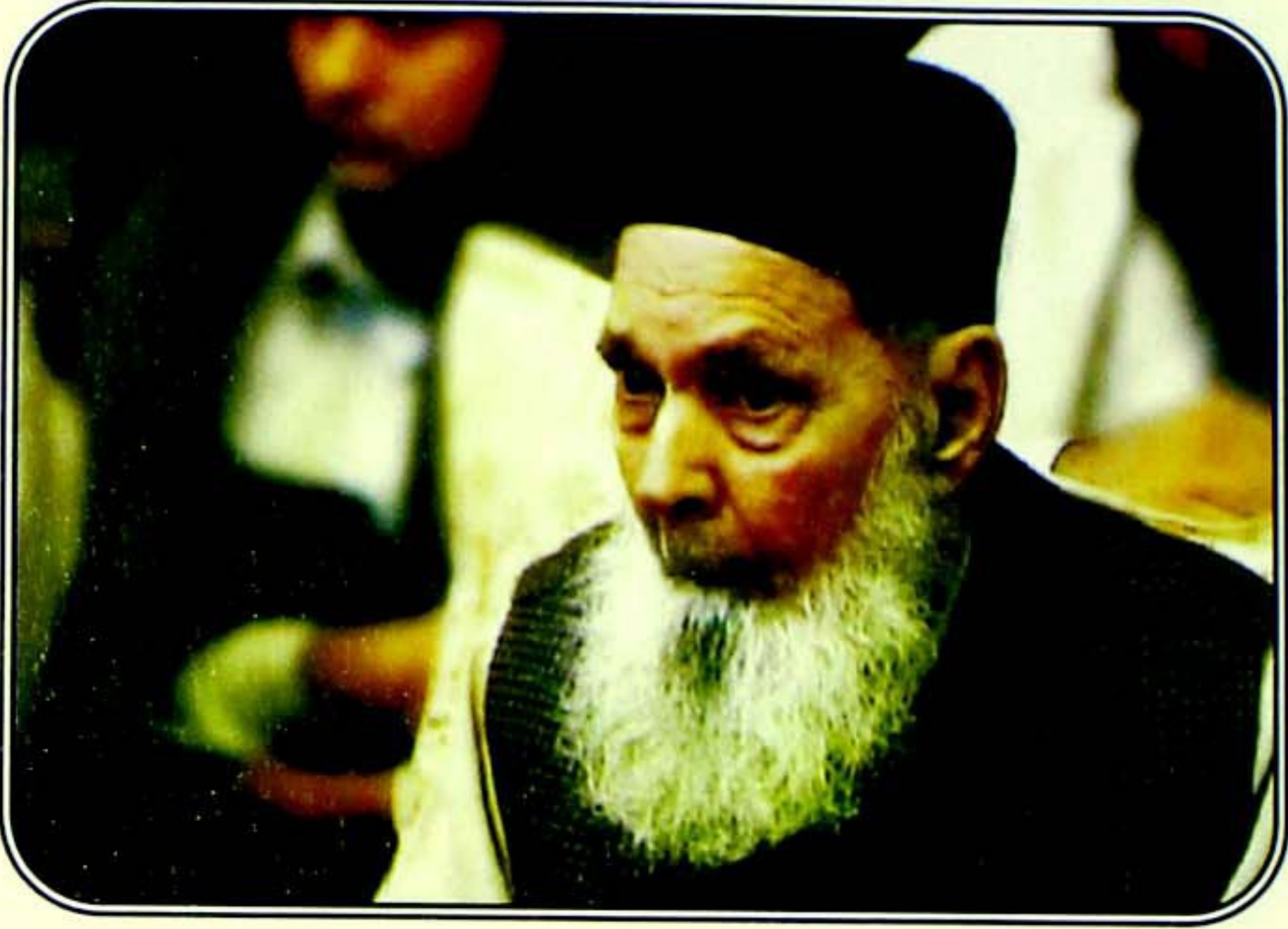


فیض قندھاریؒ

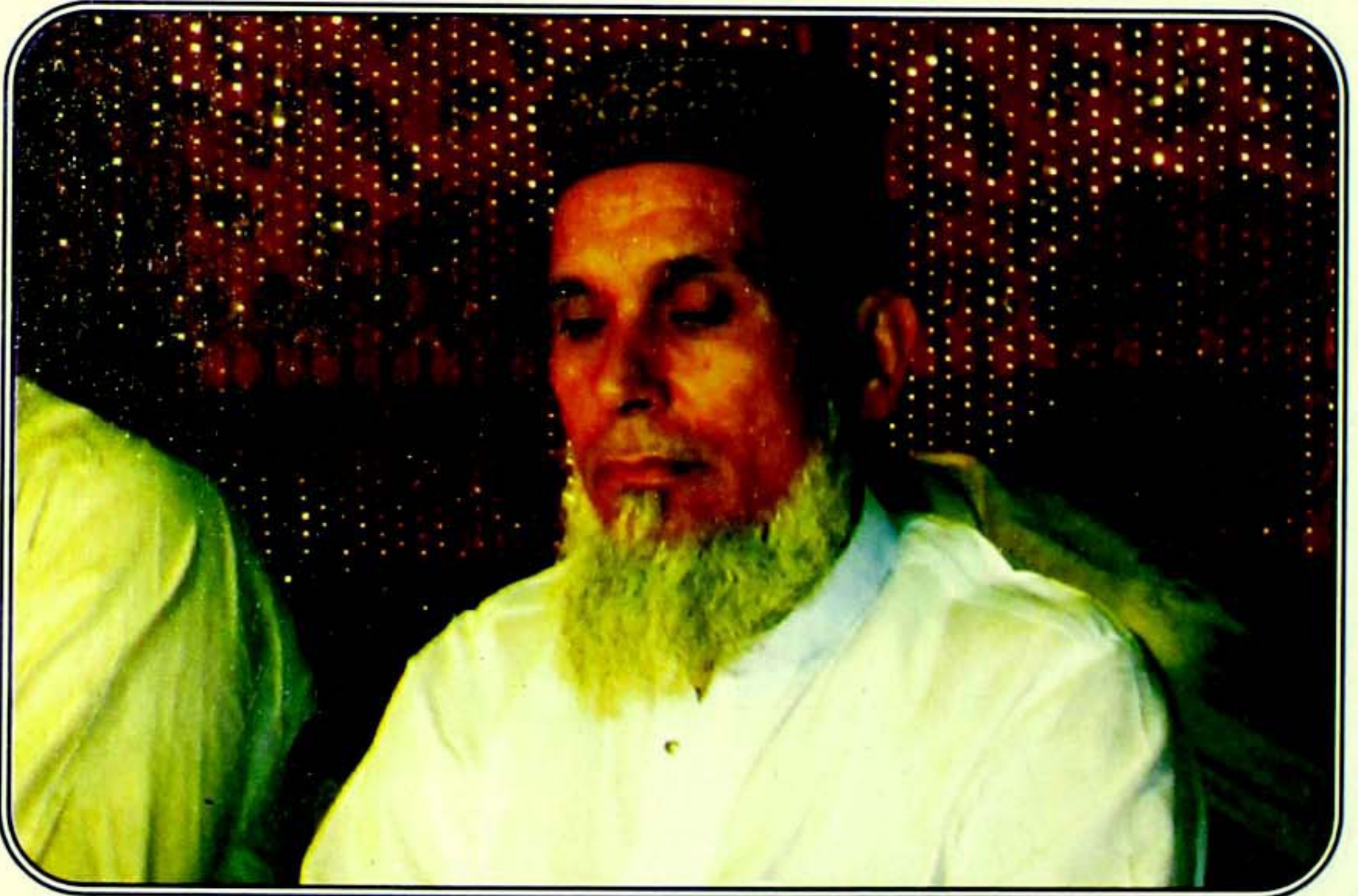


حلیم الطبع پیر طریقت صاحبزادہ عبدالواحد شاہ قندھاری صاحب مڈکلہ
(131 گارڈن بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن لاہور)

صاحبزادہ الحاج سید پیر حسین علیشاہ صاحب نقشبندی مجددی قندھاریؒ



فیضِ قندھاریؒ



قلندرِ جلالی پیرِ طریقت صاحبزادہ عبدالواحد شاہ قندھاری صاحب مدظلہ
(پنجاب کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور)



حضرت صاحبزادہ سید حسین علی شاہؒ اپنے مرشد حضرت پیر قندھاریؒ کے پہلو میں آرام فرما ہیں

فیضِ قندھاریؒ



مستغرق عشق رسول ﷺ صاحبزادہ پیر رضا حسین شاہ قندھاری
صاحبِ مدظلہ (مہتمم جامعہ فیضیہ قندھاریہ آستانہ عالیہ فیض آباد شریف)

قلندرقندھاری حضرت صاحبزادہ سید پیر عبدالغفور شاہ صاحب نقشبندی
مجددی قندھاری مزار اقدس آستانہ عالیہ فیضیہ قندھاریہ فیض آباد شریف



فیض قندھاری



ابن قلندر مسافر حریمین خلیفہء نقشب قندھاری صاحبزادہ سید پیر پرویز شاہ صاحب
قندھاری مدظلہ العالی دامت برکاتہ (128 علی بلاک، نیوگارڈن ٹاؤن لاہور)



قبلہ پیر سید حسین علی شاہؒ کی زینت صد اہل محفل عرس کا نورانی سماں

of Marola Sharif.

May his would rest in eternal peace in heaven in nearness to Allah.

The tomb of Hazrat Sayyed Muhammad Faiz Shah (R.A.) is located at Faizabad and is the visiting centre of devotees and disciples from every nook and corner of the country. They are profusely rewarded with spiritual grace and blessings of the Saint. The holy Urs is held on October 17th every year and pilgrims flock, thereto in thousands to participate in the holy function.

Indeed they die not who die in the way of Allah. Hazrat Pir Qandhari's spirit still seems to proclaim:-

Foreget not yet the tried intent,

Of such a truth as I have meant, My great travail so gladly spent Forget not yet.

3. Hazrat Maulana Khan Muhammad of Dharor (R.A.) (Faisalabad).
4. Hazrat Hakim Muhammad Latif (R.A.) of Chah Miran, (Lahore).
5. Hazrat Qari Sayyed Abdul Wahid Shah (R.A.) of Village Mehlokee (Okara).
6. Hazrat Moullana Sayyed Talib Hussain Shah of Village Tangowali (Sargodha)
7. Hazrat Moullana Abdul Majeed (R.A.) of Kunree (Sindh).
8. Hazrat Moullana Abdul Majeed (R.A.) OF Rakhwala Near Pattoki (Kasur)

SAD DEMISE

On 6th January 1961 (18th of Rajab) Friday at about mid-night Pir Sahib awakened the dervishes commanding them to keep awake. He took a draught two of coffee. He was much weakened on account of vomiting and motions. He kept repeating the name of Allah and passed away to eternal rest at quarter past four, in the small hours of the morning.

His dead body was given immediate washing and his funeral prayer was led by Sufi Muhammad Siddique

Hazrat Faiz Muhammad Shah agreed to his wedding at the age of seventy by a close devotee, the step also being in conformity with the Sunnat of the Holy Prophet (Allah's blessing and peace be upon him and his progeny), was blessed with three sons and three daughters. The eldest born Sayyed Abdul Karim Shah died young. The second son Pir Sayyed Hussain Ali Shah is at the *monastery* while the third Sayyed Abdul Ghafoor Shah alive are the Shrine Superior.

Hazrat Faiz Muhammad Shah first settled down at Shahdara, a suburb of Lahore. He first found it hard to reconcile himself to a settled life after 50 years wandering as a roving mendicant, but soon he came round to it. He was a man of *scanty* means whereas his guest-room was also crowded with disciples and visitors. Later he shifted to Faizabad Chak No. 411 GB Tandalianwala in Faisalabad district which is so-named after him, and gave himself upto preaching and guiding people in the way of Allah with his mystic knowledge and spiritual attainment.

Spiritual Successors:

1. Pir Hazrat Sahibzada Sayyed Hussain Ali Shah Sahib, Kandlari, at Faiz Abad, Tandlianwala, Faisalabad.
2. Hazrat Sufi Muhammad Siddique, at Marola Sharif (Okara).

warmth of Ahrar (his spiritual ancestor - Hazrat Khawaja Abaid Ullah Ahrar).

He is the protector of the faith's heritage in which Allah did caution him at the right moment.

During his sojourn¹ Sayyed Faiz Muhammad Shah (R.A.) visited many holy Shrines of highly venerated² Saints performing Chilla or forty day seclusion³ for mystic communion⁴ at most of them namely Hazrat Kaka Sahib (R.A.) N.W.F.P. Hazrat Data Ganj Bakhsh (R.A.), Hazrat Mian Mir (R.A.), Hazrat Shah Muhammad Ghaus (R.A.) at Lahore, Hazrat Musa Pak Shaheed at Multan, Hazrat Baqi Billah (R.A.), Hazrat Mehboob-i-Ilahi (R.A.), Hazrat Amir Khusro (R.A.) etc., at Delhi, Hazrat Khawaja Mueen-ud-Din Chishti (R.A.) at Ajmer and gained a lot of spiritual beneficence. He visited Sirhind for a second time to pay homage to his *patron* saint as Head of his own Order.

As a wandering mendicant he went roaming through the provinces of Baluchistan, Sind, the Frontier, the Punjab, C.P. and U.P. He also visited the states of Bahawalpur, Patiala, Jaipur, Jammun and Kashmir etc. Throughout his journey he inspired thousands of devotees and disciples thirsty for truth and guidance who wanted to reform themselves.

- 1- Temporary Stay.
- 2- Considered Worthy or regarded with deep respect.
- 3- Privacy avoidance of intercourse
- 4- Sharing, participation, fellowship(esp. between branches or body professing one faith.

various branches of knowledge and learning. He followed the unorthodox way of a malang or wandering ascetic mendicant and in 1870 undertook a journey to India to visit the Shrine of Mujaddid at Sirhind.

Hazrat Fiaz Muhammad Shah at Sirhind.

The young *ascetic* reached Sirhind via Rawalpindi and Jhelum where he stayed for one month each. He spent the Chillah i.e. forty days' seclusion for mystic communion at the Shrine of Hazrat Mujaddid-alf-Sani (R.A.) (the Renovator of the Second *Millennium* of Islam) and was eminently enriched by the spiritual Faiz of the great Saint.

Hazrat Mujaddid-Alf-i-Sani (R.A.) enjoys a unique place in the Naqshbandi Mujaddidia order and Ulema and Sufi of all orders bow their heads in acknowledgement of his piety, spiritual eminence and his devotion and service to Islam.

Iqbal has paid the following homage the illustrious saint Before the Mujaddid (R.A.);

I presented myself at the tomb of Sheikh Mujaddid, the dust which is all sunshine under the sky; the stars get dimmed before these particles of dust as this dust entombs the great mystic who refused to bow before Emperor Jehangir; (and) in whose heated breath is the

Hazrat Faiz Muhammad Shah (R.A.) was a born-sanit. He was barely five years old when it was discovered to the deep concern of his parents and the whole family that he secretly slipped away every night from his sleeping-bed to offer prayer and perform spiritual exercise by the riverside. The terrified parents tried to check this dangerous trend in the child but later they gave up the attempt after their repeated failures.

Right from his child-hood days young Faiz Muhammad was reserved by nature and took no interest in idle sports and vain¹ pursuits. He was given to contemplation and meditation and the remembrance of his Real Master throughout day and night.

He left his home in the way of Allah in quest of a saint-guide seeking augury² from spiritual dreams. Hazrat Mulla Rahem Dil (R.A.) appeared to him twice in dream and guided him. The zealous disciple soon discovered the spiritual guide, revealed to him in his dream, in a small mosque in a village called Sofa Ghazala many miles away from his own native village.

Sayyed Faiz Muhammad was already well-versed in the Quranic lore³ and elements⁴ of Islamic literature when he set out for abroad to satisfy his thirst for

- 1- Useless or to no purpose.
- 2- Pertaining to (anticipation) 2 significant of the future ceremony promise.
- 3- Doctrine, facts on subject.
- 4- Dements or first principles of a of knowledge or some subject

Sayyed Faiz Muhammad Shah (R.A.)

Rightly belongs to the band of such luminaries of Islam as dedicated their whole lives for the cause of Allah and Islam

Biographical Sketch: (birth and Family Background)

Born into a Sayyed family with both his father and mother being Hasni Sayyed by caste, Sayyed Faiz Muhammad Shah (R.A.) first saw the light of day in 1850 in village 'Qilla Sayyeddan' in the mofussil of the famed city of Kandhar in Afghanistan. His revered father Sayyed Amir Muhammad Shah (R.A.) and his grand-father named Sayyed Khan Muhammad Shah (R.A.) before him were Muslims of saintly character known for their piety and devotion.

Sayyed Faiz Muhammad Shah (R.A.)'s great grand-father had earlier migrated to Qilla Sayyeddan (at forty miles' distance from Kandhar) from Bukhara. He settled their in and took to farming as his ancestral profession. He also adopted gardening in keeping with the new environment and its convention. He set aside a vast plantation for growth of musk-melon, pomegranate, vine and other indigenous fruits and these orchards still flourished at the time young Faiz Muhammad Shah migrated to India (now called Indo-Pak Sub-continent) in 1870 at the age of twenty. As a wandering dervish he spent fifty long years (1870 - 1920) in travel, trouble and travail¹ of spiritual and mystic experience and inner truth.

1- Painful or laborious efforts

been given the status equal to that of the Prophets of Bani Israel (surname of Hazrat Yaqub - on him be peace) and the presence of Ulema as holy mentors and spiritual guides has been regarded sufficient as a substitute for the prophets. For the past 14 centuries these Ulema (saints, *divines* and *seers*) have been playing the role of the messengers of Allah in spreading Islam and purifying the hearts of mankind by bringing them out of darkness into light.

A short period (spent) in the company of God friends is better than sincere worship of a hundred years.

Ibn-i-Arabi says "ilm" belongs to the intellect and ma'arif or initiative knowledge to the soul.

The traveller on the path of 'Shariat' is the knower, the follower on the path of the 'Tariqa' is the perceiver, and the traveller on the path of 'Haqiqa' is the taster.

If it were not for thee, o Muhammad, We would not have created the heavens". (Al Quran):

* If the Ruhe-Azam had not manifested itself, the arwah of the world could not have manifested themselves.

(MUJADDID-ALIF-I-SANI R.A.)

The man who revives a 'sunnat' that has fallen into obsolescence gets the recompense of a hundred years. Imagine the reward of one who revives a Farz or a Wajib".

(Mujaddid Alif-i-Sani R.A.)

BISMIL-LAA HIR-RAHMAA-NIR-RA-HEEM

Hazrat Pir Faiz Muhammad Shah (R.A.)

(born 1850 - died 1961)

Lives of great men all remained us,

We can make our lives sublime,

And departing leave behind us,

Footprints on the sands of time.

Footprints that perhaps another,

Sailing over life's solemn main.

A forlorn and ship-wreaked brother,

Seeing shall take heart again. (Long fellow)

Need of a Mentor (Spiritual Guide)

It is the belief of the Muslims that Islam is the last code of life revealed to Hazrat Muhammad (Allah's blessing and peace be upon him and his progeny), and that he is the Last Prophet (Khatim-un-Nabi' in) in the series of one lac and twenty four thousand prophets sent by Allah from time to time before him; that in the nations (Ummat) of the past, prophets used to be sent to renew religion. In this nation i.e. (Islam) which is the last of all nations, when the Prophet of Islam is the last Messenger of Allah, its Ulema have

SAYINGS OF THE HOLY PROPHET

(Allah's blessing and peace be upon him)

Knowledge of God is my Capital

Reason is the root of my Faith;

Love is my Foundation;

Enthusiasm is my House,

Remembrance of God is my Friend;

Firmness is my Treasure;

Sorrow is my Companion;

Science is my Weapon;

Patience is my Mantle;

Contentment is my Booty;

Poverty is my Pride;

Devotion is my Art;

Conviction is my Power;

Truth is my Redeemer;

Obedience is my Sufficiency;

Struggle is my Manner; and

My pleasure is in my Prayer

(Translated by a German Scholar)

DEDICATION

Lo: my worship and my sacrifice,
 And my living and my dying
 Are for Allah, Lord of the Worlds.

Cattle (AL-QURAN)

THANKS - GIVING

(HAMD)

Without you o Beloved, I cannot see;

Your goodness towards me I cannot reckon;

Tho' every hair of my body becomes a tongue,

A thousandth part of the thanks due to you,

I cannot tell.

Abu Saeed Fazal Ullah

bin Abdul Khair

(Born 1 Muharram 357 A.H.)

A LIFE – SKETCH OF
HAZRAT SAYED
FAIZ MUHAMMAD SHAH
(R.A)

Known As
PIR KANDHARI
(Allah's Mercy be upon him)

of
FAIZABAD

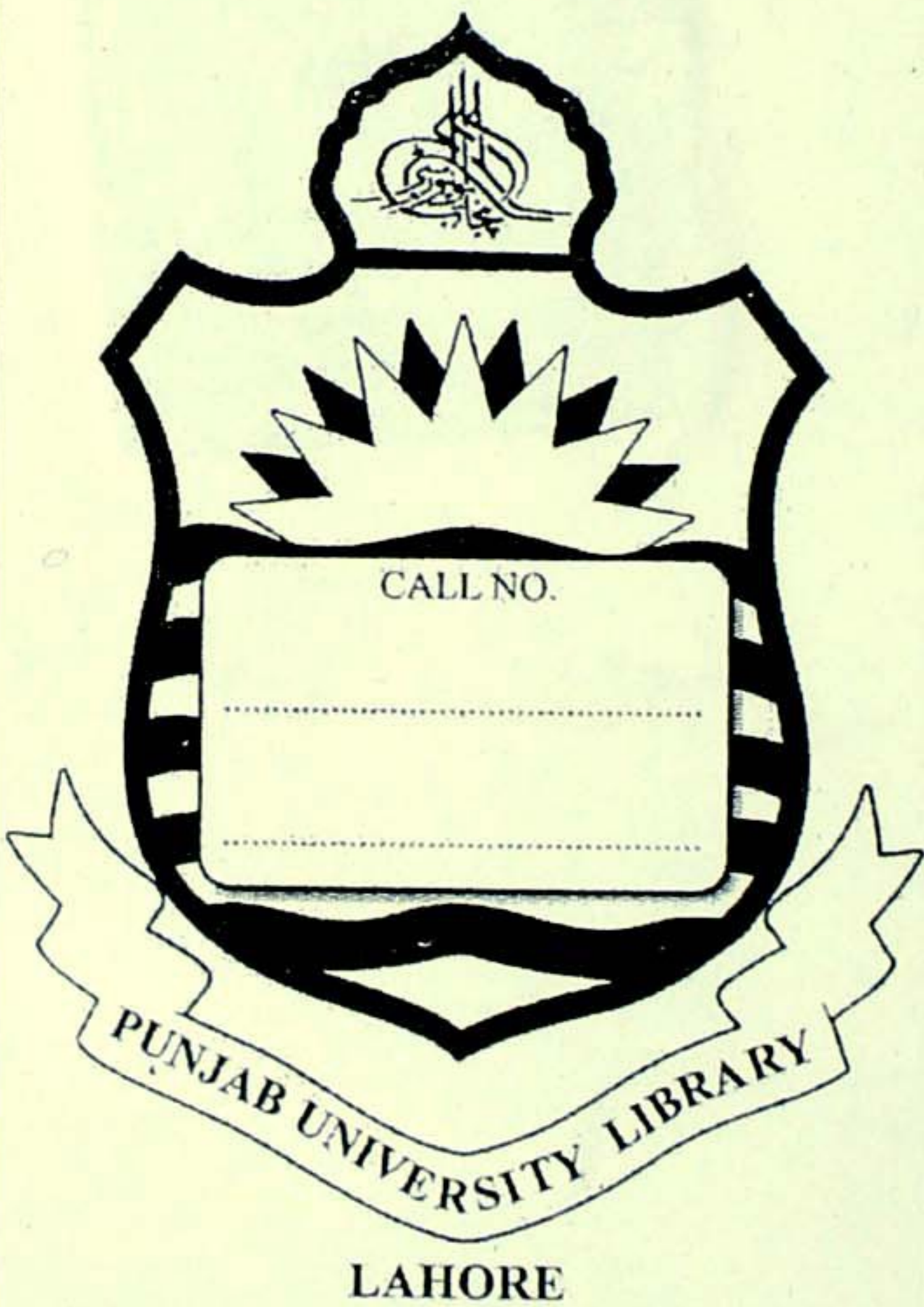


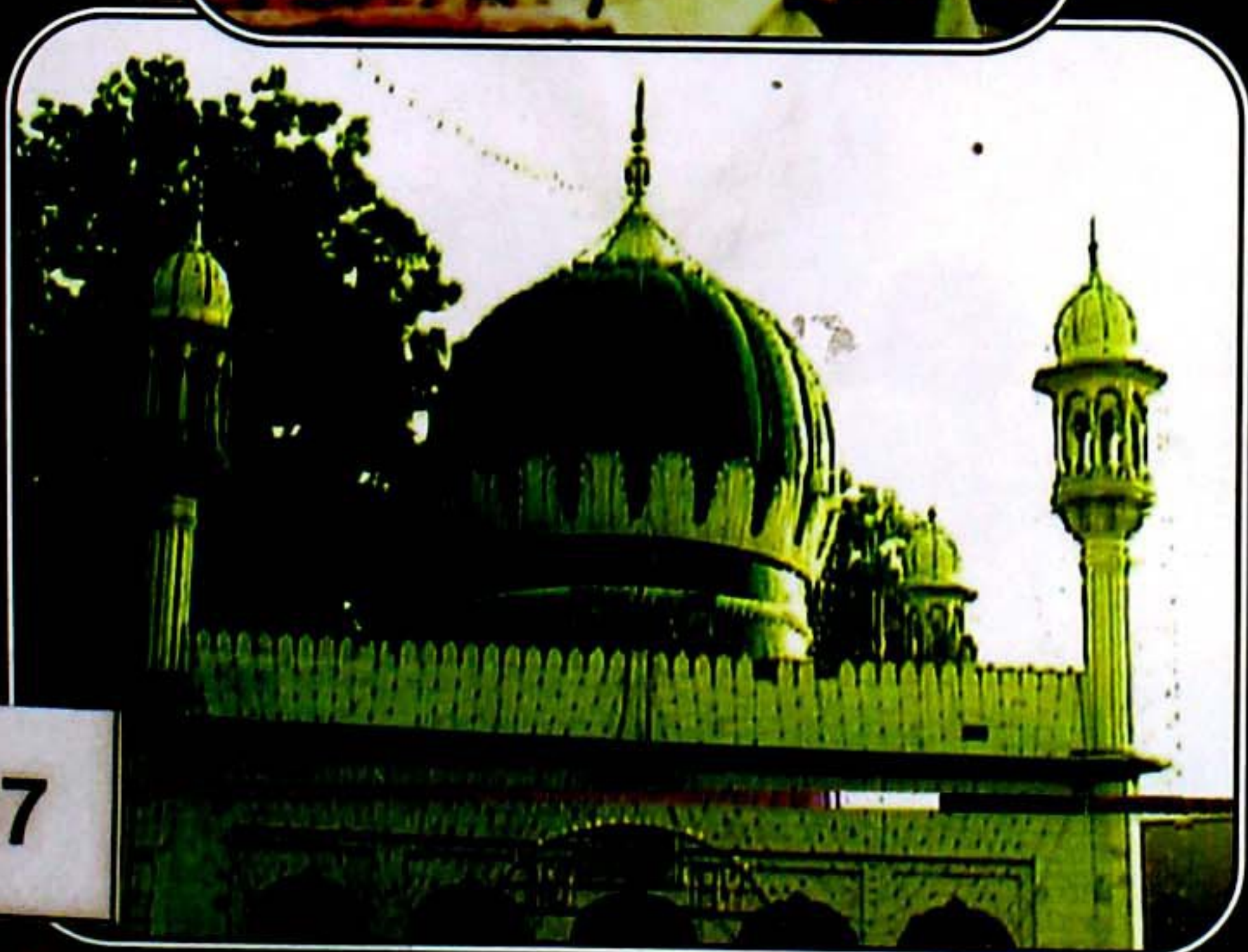
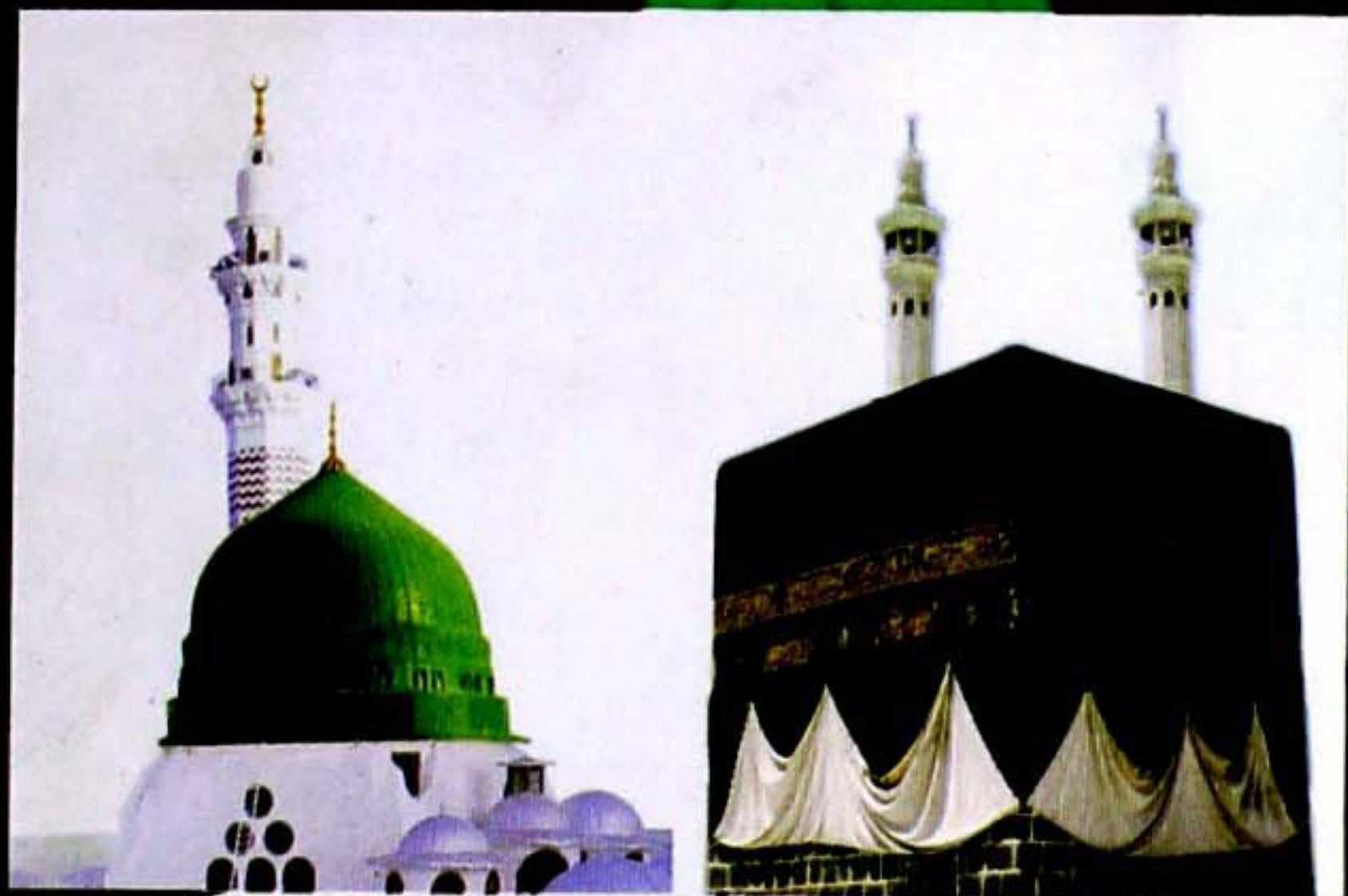
NEAR TANDLIANWALA
DISTRICT FAISALABAD
PUNJAB (PAKISTAN)

ذخیرہ پروفیسر محمد اقبال مجددی

جو 2014ء میں پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو

ہدیہ کیا گیا۔





1797